# انتساب

اپنی والدہ محترمہ کے نام

جس نے توحید کے سائے، درُود پاک کی چھاؤں اور صوم وصلوٰۃ کی ٹھنڈی ہواؤں تلے میری پرورش فرمائی، مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے فضل وکرم، اور میری والدہ، بھائیوں اور بہنوں کی دعاؤں سے مجھے گمراہی کے گھٹاٹوپ اندھیروں، شیطانی راستوں اور دنیا کی رعنائیوں سے ہٹا کر صراطِ مستقیم اور منہج سلف صالحین پر لا کھڑا کیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے، میرے اہل خانہ، میرے والدین اور میری بہنوں کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

Khofe Elahi se behne wali anso
www.altoheed.com

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

# فہرستِ مضامین


❀ مقدمہ .......... ۱۳
❀ تقریظ .......... ۲۵
❀ مقدمہ مؤلف .......... ۲۷

## باب نمبر۱ آنکھ! ایک زہریلا تیر ۳۱

❀ آنکھ عظیم نعمت ہے .......... ۳۱
❀ نگاہ نیچی رکھنے کا حکم .......... ۳۳
❀ نظر نیچی کیوں؟ .......... ۳۶
❀ آنکھ کا زنا .......... ۳۶
❀ نظر کی خرابی، دل کی خرابی ہے .......... ۳۷
❀ نظر کی حفاظت کیسے؟ .......... ۳۸
❀ نظر نیچی رکھنا ایک عبادت ہے .......... ۴۴
❀ نظر کی حفاظت کے لیے مسنون وظیفہ .......... ۴۸

## باب نمبر۲ گریہ، زاری کرنا ۴۸

❀ گریہ زاری کی اقسام .......... ۴۹
❀ سب سے افضل اور قابل تعریف گریہ .......... ۵۰
❀ کم ہنسنا، زیادہ رونا .......... ۵۳
❀ میت پر بین کرنا حرام ہے نہ کہ آنسو بہانا .......... ۵۵


Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alitoneed.com

❀ خشیتِ الٰہی سے آنسو بہانے کے متعلق اقوال سلف ........................ ۵۷

باب نمبر۳ دل کی نرمی کے اسباب ٦١

پہلا سبب: کلام الٰہی میں تدبّر ٦١

❀ رسول اللہ ﷺ کا قرآن میں غور کرنا اور آنسو بہانا ........................ ٦٢

❀ صحابہ اور سلف صالحین کا کلامِ الٰہی میں تدبر کرنا اور رونا ........................ ٦۴

دوسرا سبب: نصیحت وموعظت پر کان دھرنا ٦٦

❀ نصیحت کا معنی ........................ ٦٦

❀ نصیحت کرنا رسول اللہ ﷺ کا وظیفہ تھا ........................ ٧٠

❀ سلف صالحین کا نصیحت وموعظت سن کر آنسو بہانا ........................ ٧٠

❀ نصیحت کب نفع دیتی ہے؟ ........................ ٧٣

تیسرا سبب: اپنی لغزشوں پر یاددہانی اور ندامت ٧٣

❀ سلف صالحین کا اپنی لغزشوں پر آنسو بہانا ........................ ٧۴

چوتھا سبب: انابت الٰہی ٧٦

❀ انابت اور توبہ کا معنی ........................ ٧٦

❀ توبہ کا حکم ........................ ٧٦

❀ سبب توبہ ........................ ٧٧

❀ توبہ کی شروط ........................ ٧٧

❀ توبہ کی فضیلت ........................ ٧٩

❀ بے مثال توبہ کے چند واقعات ........................ ٨١

❀ مغفرت طلب کرنے کے لیے چند دعائیں ........................ ٨٣

Khofe Elahi se behne waly ansoo
www.altohead.com

❀ گناہوں کو دھو دینے والے اعمال ........ ۸۴

پانچواں سبب: کثرت نوافل ۹۰

❀ نفل کا معنی ومفہوم ........ ۹۰

❀ نوافل کی فضیلت ........ ۹۰

❀ چند نفلی عبادات کا بیان ........ ۹۴

چھٹا سبب: دنیا سے بے نیازی ۱۰۰

❀ دنیا کی زندگی محبوب اور دلپسند ........ ۱۰۰

❀ دنیا وآخرت کی بھلائی مانگنا ........ ۱۰۱

❀ دنیا کی حقیقت ........ ۱۰۲

❀ دنیا کی وقعت ........ ۱۰۲

❀ دنیا سے محبت اور موت سے نفرت ........ ۱۰۴

❀ ثواب دنیا ........ ۱۰۵

❀ حیات دنیا کیا ہے؟ ........ ۱۰۷

❀ دنیا کی زندگی پر مطمئن ہونا ........ ۱۱۱

❀ طالب دنیا کا انجام ........ ۱۱۱

❀ دنیا میں منہمک نہ ہو جاؤ بلکہ اس سے بے نیازی برتو ........ ۱۱۲

❀ رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے نیازیاں ........ ۱۱۴

ساتواں سبب: موت کو یاد کرنا اور فکر آخرت ۱۱۷

❀ موت کو یاد کرنا ........ ۱۱۷

❀ آخرت پر یقین رکھنے کا مفہوم ........ ۱۱۹

❀ فکرِ آخرت ........ ۱۱۹

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

❀ زیارتِ قبور اور اس کے فوائد ........ ۱۲۳
❀ موت کے بعد پیش آنے والے ہولناک مناظر کا بیان ........ ۱۲۴
❀ عذاب قبر سے پناہ مانگنا ........ ۱۲۷
❀ اثبات عذابِ قبر ........ ۱۲۷
❀ جہنم سے پناہ مانگنا ........ ۱۳۱
❀ آخرت کے صدمات کے بارے میں چند اقوال ........ ۱۳۵
آٹھواں سبب: خشیتِ الٰہی ۱۳۹
❀ خشیتِ الٰہی کا معنی ........ ۱۳۹
❀ خشیتِ الٰہی کی فضیلت ........ ۱۳۹
❀ جنات، حیوانات، جمادات اور فرشتوں کا خوفِ الٰہی ........ ۱۴۲
❀ خوفِ الٰہی سے رونے کا ثواب ........ ۱۴۳
❀ خشیتِ الٰہی سے رونے کے ثمرات ........ ۱۵۰
نواں سبب: ذکر و محبت الٰہی ۱۵۳
❀ اللہ کی محبت کی فرضیت ........ ۱۵۳
❀ اللہ کی محبت کے اسباب ........ ۱۵۵
❀ ذکر اور محبت میں آنسو بہانے کی فضیلت ........ ۱۸۵
باب نمبر ۴ انبیاء علیہم السلام کے آنسو ۱۸۸
❀ سیّدنا آدم علیہ السلام کے آنسو ........ ۱۸۹
❀ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آنسو ........ ۱۹۱
❀ سیّدنا داوٗد علیہ السلام کے آنسو ........ ۱۹۲
❀ سیّدنا یعقوب علیہ السلام کے آنسو ........ ۱۹۴


Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

## باب نمبر۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو ۱۹۶


- نبی کریم ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر بے اختیار رونے لگے...... ۱۹۶
- رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان کا ہار دیکھا تو بے اختیار آنسو بہانے لگے.................... ۱۹۷
- رسول اللہ ﷺ اپنے جگر گوشہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر پر بیٹھ کر رونے لگے...... ۱۹۷
- سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے کی وفات پر نبی کریم ﷺ کے آنسو.......... ۱۹۸
- نبی کریم ﷺ کا اپنے بیٹے سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی جدائی میں آنسو بہانا...... ۱۹۸
- نبی کریم ﷺ کے سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مرض پر آنسو بہہ نکلے........... ۱۹۹
- نبی کریم ﷺ کو جب تین سپہ سالاروں کی شہادت کا علم ہوا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے.................... ۲۰۰
- اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ملاقات کے شوق میں رسول اللہ ﷺ کے آنسو بہہ جانا.................... ۲۰۱
- رسول اللہ ﷺ کا اپنی اُمت پر خوف کے آنسو بہانا.................... ۲۰۱
- فکر آخرت سے رسول اللہ ﷺ کا ساری ساری رات روتے رہنا.......... ۲۰۲
- نبی ﷺ کا غزوۂ بدر کے دن درخت کے نیچے آنسو بہانا.................... ۲۰۲
- سورج کو گہن لگنے پر نبی ﷺ کا تضرع و عاجزی سے آنسو بہانا........... ۲۰۳
- نبی کریم ﷺ کا اپنی اُمت پر شفقت کے طور پر آنسو بہانا.................... ۲۰۴
- عذاب کا منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے آنسو بہہ جانا.................... ۲۰۶


## باب نمبر۶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آنسو ۲۰۸


- فضائل صحابہ.................... ۲۰۸

❀ صحابہ وخلفاء راشدین کا احترام ایمان کی نشانی ہے ............ ۲۱۱
❀ صحابہ کی عیب جوئی غیبت ہے ............ ۲۱۲
❀ خلفاء راشدین کے متعلق مہاتما گاندھی کے تاثرات ............ ۲۱۳
❀ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۱۴
❀ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۲۷
❀ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۰
❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۱
❀ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۲
❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۳
❀ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۶
❀ سیدنا ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۷
❀ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۷
❀ سیّدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۸
❀ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۹
❀ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۳۹
❀ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۴۲
❀ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۴۳
❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۴۴
❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۴۵
❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۴۷
❀ سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۴۸
❀ سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے آنسو ............ ۲۴۹


Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

- سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آنسو ........ ۲۵۰
- سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے آنسو ........ ۲۵۱
- سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے آنسو ........ ۲۵۲
- سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے آنسو ........ ۲۵۳

## باب نمبر ۷ صحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسو

- سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنسو ........ ۲۵۵
- سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کے آنسو ........ ۲۵۶
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے آنسو ........ ۲۵۷
- سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے آنسو ........ ۲۶۵

## باب نمبر ۸ سلف صالحین کے آنسو ۲۶۷

- سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۶۷
- محمد بن المنکد ر رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۶۷
- سیار بن وردان رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۶۸
- عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۶۸
- احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۶۹
- فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۶۹
- سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۶۹
- عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۷۰
- محمد بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۷۰
- ابو الحسین محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........ ۲۷۱


Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

❀ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........................ ۲۷۳
❀ مروان بن رباب الاسدی رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........................ ۲۷۳
❀ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........................ ۲۷۵
❀ عمرو بن شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........................ ۲۷۵
❀ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........................ ۲۷۶
❀ عطاء السلمی رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........................ ۲۷۶
❀ یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو ........................ ۲۷۷
❀ محمد بن إدریس الشافعی رحمہ اللہ کے آنسو ........................ ۲۷۸
❀ ثابت البنانی رحمہ اللہ کے آنسو ........................ ۲۷۸
❀ وہیب بن الورد رحمہ اللہ کے آنسو ........................ ۲۷۸

## باب نمبر۹ صالحات کے آنسو ۲۸۰

❀ معاذہ بنت عبداللہ رحمہا اللہ کے آنسو ........................ ۲۸۰
❀ منیفہ بنت أبی طارق رحمہا اللہ کے آنسو ........................ ۲۸۰
❀ عجردہ بصریہ رحمہا اللہ کے آنسو ........................ ۲۸۱

## باب نمبر۱۰ اہل جہنم کا آنسو بہانا ۲۸۲

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alhadeed.com

# مقدمہ

(محدث العصر، عالمی مبلغ، فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ)

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ (النساء: ۱)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (الأحزاب: ۷۰-۷۱)

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، أَلضَّلَالَةُ فِي النَّارِ."

اللہ رب العزت کی نعیم جلیلہ میں سے ایک گرانقدر نعمت یہ ہے کہ وہ اپنے کسی بندے کو اپنی خشیت عطا فرما دے، اور اس کے ظاہر و باطن کو اپنی خشیت کے نور سے منور فرما دے، طبرانی اوسط

میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کو منجیات میں شمار کیا ہے:

((وَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ : فَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاء ، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنیَ ، وَخَشْيَةُ اللّٰهِ تَعَالیٰ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَة)) ❶

''یعنی'' نجات دینے والے تین عمل ہیں: (۱) ہر غضب و رضا میں حق و انصاف کی بات کہنا (۲) ہر فقر و غنی میں میانہ روی اختیار کرنا (۳) اور ہر ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اختیار کیے رہنا۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک دعاءِ ماثور میں اللہ تعالیٰ سے انہی تین چیزوں کا سوال فرمایا:

((أَسئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَوْ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا ، وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى)) ❷

ہر غیب اور شہادت میں اللہ تعالیٰ کی خشیت سے مراد یہ ہے کہ بندے کا ہر سرّی و مخفی معاملہ اور ظاہری و اعلانی امر پر اللہ تعالیٰ کی خشیت کا پورا رنگ ہو اور تقویٰ کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہو۔

ظاہراً و علانیۃً خشیت کا روپ دھارنے والے ہیں، لیکن سرّاً و خفیۃً خشیت کا مظاہرہ کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ واضح ہو کہ خشیت الٰہی ہر حال میں مطلوب ہے، بندے کا ظاہر بھی خشیت کے ساتھ ہو باطن بھی۔

کھلم کھلا معصیتوں کا ارتکاب، خشیت فی الشہادۃ کے مقام کے منافی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

---

❶ طبرانی اؤسط، رقم: ٥٥٨٤،صحيح الجامع الصغير، رقم: ٣٠٤٥،سلسلة الأحاديث الصحيحة،رقم: ١٨٠٢.

❷ رواه الإمام احمد فى مسنده والنسائي في سننه من حديث عمار بن ياسرؓ والسيوطى في الدر المنثور: ٢٩٤/٦.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aroheed.com

(( كُلُّ أُمَّتِي مُعَافِيْ إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ )) [1]

''یعنی پوری اُمت معافی کی مستحق ہے، سوائے علی الاعلان گناہ کرنے والوں کے۔''

اسی طرح سرّاً و باطناً بھی خشیت کے مقام و متقاضیات کی حفاظت ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ان لوگوں کی پہاڑوں کے حجم کے برابر نیکیاں ''ھباءً منثورا'' کر دی جائیں گی جو لوگوں کے سامنے تو نیک اعمال کرتے تھے، مگر خلوت میں اللہ تعالیٰ کی حدوں کو پامال کر دیا کرتے تھے۔

((وَلٰكِنَّهُمْ اَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْ بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوْهَا)) [2]

ان نصوص سے واضح ہوا کہ جس طرح ظاہراً و علانیۃً خشیت و تقویٰ کے مقام کی حفاظت ضروری ہے، اسی طرح سراً و باطناً بھی خشیت الٰہی کی صفتِ عظیم سے متصف ہو کر رہنا ضروری ہے۔ بلکہ یہ ایک انتہائی اہم مطلوب ہے، جس کی شریعت نے توجہ بھی دلائی اور بے تحاشہ اجر و ثواب کے وعدے بھی فرمائے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَo ﴾

(الأنبياء: ٤٩)

''ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے اُسے بغیر دیکھے ڈرتے تھے، اور جو قیامت کے تصور سے کانپتے تھے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ o ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ط ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِo ﴾ (ق: ٣٣، ٣٤)

''جو رحمٰن سے، اُسے بن دیکھے ڈرتا تھا، اور اس کی طرف رجوع کرنے والا دل لے

---

[1] أخرجه البخاري في الصحيح، برقم: ٦٠٦٩ من حديث أبي هريرة رضي الله عنه.

[2] أخرجه ابن ماجة في السنن برقم: ٤٢٤٥، وصححه الألباني في سلسلة الأحاديث الصحية، رقم: ٥٠٥.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

کر آیا ہے۔ تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ دن اُن کے لیے ہیشگی کا ہوگا۔''

تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ﴾ (المائدہ: ۹۴)

''تاکہ اللہ ظاہر کر دے کہ کون اُس سے بغیر دیکھے ڈرتا ہے۔''

اور سورۃ الملک میں ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌo ﴾

(الملك: ۱۲)

''بیشک جو لوگ اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر و ثواب ہے۔''

تنہائیوں کی خشیت کا عظیم صلہ و ثواب جاننے کے لیے سورۃ السجدہ کی آیت (۱۶۔۱۷) پر خوب غور وخوض کیا جائے، یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک عجیب نظارہ ومظاہرہ ہے۔

﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo ﴾ (السجدہ: ۱۶،۱۷)

''رات میں ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو اس کے عذاب کے ڈر سے اس کی جنت کی لالچ میں پکارتے ہیں، اور ہم نے انہیں جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کے نیک اعمال کے بدلے آنکھوں کی ٹھنڈک پہنچانے والی کون سی نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔''

واضح ہو کہ راتوں کے اندھیروں میں نرم وگرم بستروں سے علیحدہ ہو کر، اللہ رب العزت کے ساتھ راز و نیاز یقیناً ایک سرّی عمل ہے جو کہ اخلاص کا مظہر اتم ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی محبت

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

اور پیار کا انداز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جزاء بھی انتہائی مخفی رکھی ہوئی ہے۔ ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ﴾ (السجدہ: ۱۷)

چنانچہ چھپا کر نیکیاں کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا پروگرام مخفی کر کے رکھا ہوا ہے اس کی حقیقت، ماہیت یا کیفیت کا نہ کسی کو علم ہے نہ اندازہ نہ تصور، سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) [1]

تب ہی آگے ارشاد فرمایا: ﴿ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ یعنی یہ ان کے اخلاص سے پر مخفی عمل کی، ہماری محبت پر مخفی جزا ہے جو ان کے عمل کے عین مطابق ہے۔ واضح ہو کہ تنہائی کے اس خوف وخشیت کے ساتھ۔ جس کی اساس قلب انسانی۔ اگر آنکھوں کے آنسو بھی شامل ہو جائیں تو یہ ایک ایسی عظیم سعادت ہے جس کی عظمت کے ادراک کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ تو انبیاء و مرسلین کی قابل اتباع و امتثال سنت ہے۔ سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء کا ذکر کر کے فرمایا:

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۙ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ ۡ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ ﴾

(مریم: ۵۸)

''یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے اپنا خاص انعام کیا تھا، جو آدم کی اولاد اور ان کی اولاد سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا، اور جو ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے تھے، اور وہ ان میں تھے جنہیں ہم نے ہدایت دی تھی اور جنہیں

[1] أخرجه الامام احمد فى مسند: ۴۳۸/۲۵

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforeed.com

ہم نے چن لیا تھا، جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت ہوتی تھی تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے زمین پر گر جاتے تھے۔''

اہل علم کی خشیت اور ان کا تقویٰ ان کی کثرتِ بکاء کا آئینہ دار ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا۝ ﴾ (بنی اسرائیل: ۱۰۷، ۱۰۹)

''بے شک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا تھا، جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب ہر عیب سے پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے، اور وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر کر روتے ہیں، اور قرآن ان کے خشوع کو اور بڑھا دیتا ہے۔''

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حقیقی خشیت، علماء کرام کا وظیفہ و خاصہ بیان فرمائی ہے، اور ظاہر ہے علماء کرام ہی انبیاء کے وارث ہیں، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ)) [1]

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ ﴾ (فاطر: ۲۸)

''بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ ﴾ (الأحزاب: ۳۹)

---

[1] أخرجه أبو داؤد في سننه، برقم: ٣٦٤١ وصححه العلامه الألبانيؒ

Khofe Elahi se behne waly aanso www.alfaheed.com

''وہ انبیاء جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے رہے اور اس سے ڈرتے رہے، اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے۔''

امام مسروق جو علماء تابعین میں سے ہیں، فرمایا کرتے تھے:

(( كَفىٰ بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَ اللّٰهَ )) ❶

''کسی شخص کے عالم ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ خشیت الٰہی اختیار کیے ہوئے ہو۔''

خلوتوں اور تنہائیوں میں خشیت الٰہی سے بہنے والے آنسوؤں کی زبردست فضیلت، صحیح بخاری و مسلم کی اس حدیث سے بھی عیاں ہوتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے سات قسم کے ان انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے سائے عظیم نعمت کا ذکر کیا، جس سائے سے لطف اندوز ہونے والے انسان کے لیے پچاس ہزار سال کے برابر طویل دن یوں گزر جائے گا جیسے محض ایک نماز کا وقت۔ ان سات انسانوں میں ایک انسان کا ذکر ان الفاظ سے وارد ہے:

((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) ❷

''وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہی ہوگا جو تنہائی میں اسے یاد کر کے رو پڑے۔''

(( عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَي مُسْلِمٍ أَبَدًا)) ❸

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی خشیت سے رونے والا شخص جہنم میں نہیں جا سکتا تا آنکہ تھنوں سے نکلنے والا دودھ دوبارہ تھنوں

---

❶ سنن دارمی، رقم: ۳۲۱.

❷ أخرجه البخاری فی الصحیح برقم: ٦٨٠٦ و مسلم فی الصحیح برقم: ٢٣٨٠

❸ رواه أحمد والترمذی وأبو داؤد والحاکم وسنده صحیح ، راجع جامع الترمذی ، کتاب الجهاد ، رقم الحدیث: ١٦٣٢.

Khofe Elahi se behne way aanso www.atoneed.com

میں داخل ہو جائے، اور کسی مسلمان کی ناک میں اللہ کی راہ میں پہنچنے والا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہوسکتا۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) ❶

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مؤمن بندے کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ خوف سے آنسو ٹپکے خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر کیوں نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دے گا۔''

خشیت الٰہی، رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ مبارکہ ہے، بلکہ کائنات میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی خشیت آپ ﷺ کو حاصل ہے۔ صحیح بخاری میں اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک طویل حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مذکور ہے:

((فَوَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)) ❷

''یعنی اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا، اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔''

آپ ﷺ کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

(( فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ )) ❸

---

❶ سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، رقم الحديث : ٤١٩٧ .

❷ صحيح بخارى، كتاب الأدب، رقم الحديث : ٦١٠١ .

❸ راجع، سنن أبى داؤد، كتاب الصلاة، رقم: ٩٠٤ ، سنن ترمذى، ابواب الشمائل المحمديه، رقم الحديث: ٣٢١ .

Khofe Elahi se behne waly ansoo
www.alhoeed.com

''رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز نکلتی تھی، جیسے چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا سے نکلتی ہے۔''

آپ ﷺ قیام اللیل میں آیاتِ تخویف بار بار دہرایا کرتے اور رویا کرتے تھے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار آپ کے کہنے پر سورۃ نساء کی تلاوت کی، جب قیامت کا یہ منظر آیا:

﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴾ (النساء: ٤١)

''پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنائیں۔''

تو آپ ﷺ کی ہچکیاں بندھ گئیں اور مزید تلاوت سننے کی سکت بھی نہ رہی۔ [1]

آپ ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے:

(( يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا )) [2]

''اے اُمت محمد ﷺ! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم بہت زیادہ رونے لگو اور بہت کم ہنسو۔''

ایک حدیث میں ہے کہ:

(( وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تُجَأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ )) [3]

''بستروں کی لذتیں اور نیندیں بھول جاؤ اور گھر والوں کو چھوڑ کر جنگلوں میں جا نکلو اور مسلسل آہ و بکا کرتے رہو۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٣٥٨٢،صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ٨٠٠.

[2] صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، رقم: ٦٦٣١.

[3] سنن ابن ماجه ، کتاب الزهد ، رقم الحدیث: ٤١٩٠.

Khofe Elahi se behne waly Aanso
www.altoheed.com

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُمورِ نجات کا سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ)) [1]

''یعنی اپنی زبان کو قابو میں رکھ، اور زیادہ تر وقت اپنے گھر میں گزار اور اپنے گناہوں پر خوب رو۔''

اللہ تعالیٰ کے لیے یہ آنسو تیری پذیرائی اور انتہائی قدر و منزلت کے مستحق ہیں، بشرطیکہ ان آنسوؤں کا محرک محض اللہ تعالیٰ کا خوف ہو۔

اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے بیان کردہ وعدوعید کے نصوص پر توجہ دی جائے، نیز اس کی سخت پکڑ، انتقام اور قہر وغلبہ پر غور کیا جائے۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ''اے ابن آدم! کیا تیرے اندر اللہ تعالیٰ سے محاذ آرائی کی طاقت ہے؟ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا دراصل اس سے اعلانِ جنگ کر رہا ہے۔''

بعض علماء سلف کا قول ہے: اس ضعیف پر تعجب ہوتا ہے جو اس قوی کی نافرمانی کرے۔'' [2]

اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی ہمیشہ مراقبت کا یقین ہو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر بندے کے تمام ظاہری اور پوشیدہ اعمال سے باخبر ہے، اور کسی لحظہ، کسی بندے کا ظاہر و باطن اس سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ مَا يَكُونُ مِنْ نَّجْوَى ثَلاَثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلاَ خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ﴾ (المجادلہ : ۷)

''جب بھی تین اشخاص آپس میں سرگوشی کرتے ہیں تو وہ چوتھا اُن کے ساتھ ہوتا ہے، اور جب پانچ اشخاص ایسا کرتے ہیں تو وہ چھٹا ان کے ساتھ ہوتا ہے، اور چاہے اس

---

[1] جامع الترمذي، كتاب الزهد، رقم الحديث: ٢٤٠٦، سلسة الأحاديث الصحيحة، رقم: ٨٨٨.

[2] مجموع رسائل ابن رجب: ١٦٤/١ .

Khofe Elahi se behne waly aansu www.aforeed.com

سے کم افراد ہوں یا زیادہ، اور جہاں کہیں بھی ہوں، وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔''

اور سورۃ النساء میں فرمایا:

﴿ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴾

(النساء: ۱۰۸)

''وہ لوگوں سے چھپانا چاہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نہیں چھپاتے، حالانکہ وہ تو اُن کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ ایسی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں جسے وہ پسند نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ اُن کے کیے کو خوب جانتا ہے۔''

زیرِ نظر کتاب ''خوفِ الٰہی سے بہنے والے آنسو'' اپنے موضوع میں ایک مکمل کتاب ہے جس میں موضوع سے متعلق تقریباً ہر بات تفصیلاً اجمالاً مذکور ہے، رقائق کے باب میں یہ ایک عظیم اور مؤثر اضافہ ہے۔ یہ تصنیف لطیف ہمارے دو انتہائی عزیز بھائیوں اور دوستوں کی مخلصانہ مساعی کا نتیجہ ہے، ہم ان کی اس عظیم کاوش کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور ان کے اضافہ علم وعمل کے لیے ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں۔

ان میں سے ایک محترم بھائی ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ ہیں جو منہج سلف صالحین کے نور سے منور، علماء کے محبّ اور زمرۂ محدثین کے سچے خادم ہیں۔ حدیث کی نشر واشاعت کے جذبہ سے سرشار ہیں، اور چونکہ اخلاص وتقویٰ کی دولت سے مالا مال ہیں ﴿ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ (الحدید: ۲۱) لہٰذا ان کے دل سے نکلی ہوئی باتیں سیدھا پڑھنے والوں کے دلوں میں داخل ہو جاتی ہیں، فجزاء اللہ عنا و عن المسلمين خير الجزاء

دوسرے ہمارے انتہائی قابل احترام ساتھی فضیلۃ الشیخ حامد محمود حفظہ اللہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم وعمل کے رسوخ واتقان سے نوازا ہے، بڑی لگن، محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے علم اور بالخصوص حدیث رسول ﷺ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ بہت سی عربی اور اُردو کتب کے

مصنف ہیں اور بہت سی کتب زیر طباعت و زیر تالیف ہیں۔ آج کے پرفتن دور میں جنہیں اشتغال بالسنۃ اور اہتمام بالعلم النافع کی توفیق مل جائے وہ بڑے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور محترم حافظ صاحب کی جملہ جہو دمساعی کا محور و مدار یہی نکتہ ہے، اللہ تعالیٰ ان پر مزید علم نافع اور عمل صالح کے دروازے کھول دے اور دل کو تقویٰ واخلاص سے معمور فرمادے۔ وجعله سندا لخدمة الاسلام والمسلمين ، وحفظه ورعاه و سدد خطاه

زیر نظر کتاب اس سے قبل بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے، اب بہت سے فوائد وزوائد کے ساتھ دوبارہ ہدیہ قارئین کی جارہی ہے، ہم نے اسے چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھا اور اسے انتہائی نافع پایا۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہی اصل علم ہے، بقول امام مالک رحمہ اللہ ((لَيْسَ الْعِلْمُ بِكَثْرَةِ الْمَسَائِلِ وَلٰكِنَّ الْعِلْمَ خَشْيَةُ اللّٰهِ))

اور ان شاء اللہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت میں اضافہ کے تعلق سے انتہائی ممد و معاون ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کے مؤلفین و جملہ معاونین و مساعدین کو اجر جزیل سے نوازے، اور اس کتاب کو ان کی میزان میں حسنات کا ذخیرہ بنادے اور اس کا نفع عام فرمادے۔ وما ذلك على الله بعزيز . وأصلي وأسلم على نبيه و خليله محمد و على آله و صحبه و أهل طاعته أجمعين .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

٦/٨/٢٠٠٧ م

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aansu
www.altoheed.com

# تقریظ

(الشیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ، وَجَعَلَ لَهُ عَيْنَيْنِ وَّلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اَن گنت اور لاتعداد نعمتوں سے نوزا ہے۔ اگر کوئی فرد بشر ان نعمتوں کا احصاء وشمار کرنا چاہے تو اس کی ہمت جواب دے جاتی ہے۔ مالک الملک کی نعمتوں میں سے آنکھ نعمت عظمیٰ ہے، اور اس کی قدرت کا عظیم شاہکار اور لطیف کرشمہ ہے۔ اگرچہ یہ اپنے مدار (Orbet) میں ایک ہلکا سا حاسہ اور نازک تر حصہ ہے، لیکن صانع مطلق نے اس میں ایسی قوت، حدت، لطافت اور روانی رکھ دی ہے کہ لمحہ بھر میں نظامِ فلکی و ارضی کی بے بہا اشیاء کا نظارہ کر لیتا ہے۔

مالکِ ارض وسما نے اپنی کمال کاریگری کی طرف انسان کی توجہ مبذول کراتے ہوئے فرمایا:

﴿الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ○﴾ (الملک: ۳،۴)

''اللہ تعالیٰ ایسی ہستی ہے جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنائے، تم رحمٰن کی تخلیق میں کسی طرح کی بھی بدنظمی نہ پاؤ گے، پلٹ کر دیکھو، کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے، بار بار نگاہ دوڑاؤ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی۔''

معلوم ہوا کہ نگاہ، اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کرتی ہے، اور اللہ کی کمال کاریگری پر یہ

Khofe Elahi www.aansoo.com

ایک زندہ و پائندہ دلیل ہے۔ لیکن اگر انسان اس نگاہ سے صحیح اور کما حقہ فائدہ نہیں اُٹھاتا تو یہ سہم مسموم کا کام دیتی ہے، اور ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس لیے شرع میں نگاہ کی حفاظت اور اس کی آفات و بلیات سے بچنے پر بڑی تاکید کی گئی ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''خوفِ الٰہی سے بہنے والے آنسو'' میں اس اہم مسئلہ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

سچ یہ ہے کہ جو شخص فساداتِ قلبی کا مریض ہو جائے، وہ خالقِ حقیقی کو بھول جاتا ہے، اور کئی گمراہیوں اور ضلالتوں کی خاردار وادیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے لگتا ہے، اور رقتِ قلبی کے باعث آنکھ سے خشیتِ الٰہی کے آنسو بہتے ہیں، اور آدمی اپنے گناہوں کی سیاہیاں دھوڈالنے کے لیے رقتِ قلبی سے کام لیتا ہے۔ جو فرد یہ چاہتا ہے کہ اس کا دل نرم ہو، خشیتِ الٰہی سے لرز اُٹھے اور احساسِ ندامت میں اس کی آنکھ سے آنسو بہہ پڑیں اور وہ اپنے مالکِ حقیقی کو راضی کر لے تو وہ اس کتاب کا عمیق نظروں سے مطالعہ کرے، اور انبیاء و رسل علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف رحمہم اللہ اجمعین کی سیرتِ طیبہ اور حیاتِ برگزیدہ کو پڑھ کر اپنی عارضی زندگی کو سنوار لے، اور آخرت سیدھی کر لے، کیونکہ قیامت والے دن صحیح عقیدہ اور درست عمل ہی نجات کا وسیلہ و ذریعہ ہوگا۔

اس اُخروی زندگی کو سنوارنے کی خاطر محترم المقام، خادم الحدیث واہلہ ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا اور واجب الاحترام، فاضل ذی شان بھائی حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ نے اس میں کچھ جاندار اضافے، اس کی تحقیق و تخریج کا ان تھک کام کیا اور کتاب کو تحقیق و تعلیق سے چار چاند لگا دیے۔ یہ کتاب اس موضوع پر ایک مرجع کی حیثیت رکھتی ہے اور آثارِ سلف کا ایک گنجینہ، علم و حکمت کا خزینہ، رقتِ قلبی کا دفینہ اور غضِ بصر کا شاہکار نرینہ ہے۔

**مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ**

Khofe Elahi se behne waly aansoo
www.altoheed.com

# مقدمہ مؤلف

أَحْمَدُهُ، وَأُصَلِّيْ وَأُسَلِّمُ عَلىٰ رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ ﴾ (المائدہ: ۸۳)

''تم دیکھتے ہو کہ (حق شناسی کے اثر سے) ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں۔''

﴿ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ﴾

(بنی اسرائیل: ۱۰۹)

''اور وہ منہ کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے ہیں، اور اسے سن کر ان کی عاجزی وخشوع بڑھ جاتا ہے۔''

آنسو (اشک) دراصل وہ پانی ہے جو حالتِ تکلیف یا خوشی میں آنکھوں سے جاری ہو جاتا ہے۔ بندہ مومن کے آبدیدہ ہونے کے لیے کافی ہے، خواہ جنت کے حصول کی ترغیب ہو یا جہنم سے چھٹکارے کی ترہیب۔

خصوصاً خوف وخشیت الٰہی کے نمو پانے کے نتیجہ میں آنکھوں سے سیل رواں ہونا ناگزیر ہے بشرطیکہ قلب انسانی میں دھیما پن پایا جاتا ہو۔ دل کی نرمی اور رقت کی پیدائش کے کئی ایک

Khofe Elahi se behne waly aansoo
www.atoheed.com

اسباب ہوا کرتے ہیں:

**اوّلاً:** نصیحت وموعظت پر کان دھرنا ہے

**ثانیاً:** انابت الٰہی

**ثالثاً:** کثرت نوافل

**رابعاً:** دنیا سے بے نیازی

**خامساً:** کلام الٰہی میں تدبر

**سادساً:** اپنی لغزشوں پر یاددہانی، اور ندامت

**سابعاً:** فکرِ آخرت، اور موت کو بھولنے سے گریز

**ثامناً:** اللہ رب العزت کا ڈر

**تاسعاً:** ذکر ومحبت الٰہی

ان مذکورہ نو علتوں کا وجود چشم سے پانی کی رَو بہنے کو مستلزم ہے۔

﴿ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا ﴾ (التوبہ: ۸۲)

''وہ لوگ تھوڑا ہنسیں اور روئیں زیادہ۔''

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول نہایت مفید ہے:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّبْكِيَ فَلْيَبْكِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَبَاكِ .))[1]

''تم میں سے جو رونے کی استطاعت رکھتا ہے، پس اسے (خشیت الٰہی سے) رونا چاہیے، اور جو رونے کی طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم بناوٹی رونا رولے یعنی روہانسا منہ ہی بنالے۔''

---

[1] كتاب الزهد لابن المبارك، رقم: ٤٢

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altehreer.com

اس سے گریہ زاری اور آنسو بہانے کی تاکید مزید ثابت ہو جاتی ہے، دیارِ غیر میں اقامت کے دوران اتفاقاً ایک سفر میں جو میرے وطن عزیز سے ارسال کردہ آڈیو کیسٹوں کے حصول کے لیے تھا، مجھے ایک خطبہ بنام ''حشر کے دن کا منظر'' از شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ، سننے کا موقع میسر آیا، اور میرے ہم سفر رفقاء بشمول میرے تمام کی آنکھوں سے اشک کا بہاؤ تھم ہی نہ رہا تھا۔ چونکہ اس بیان میں تاثیر ہی ایسی تھی کہ میرے دیگر ساتھیوں پر بھی اس کے سماع کا یہ اثر تھا کہ تمام ساتھیوں کی آنکھیں بھر آئیں۔ اس بنا پر میرے گوشہ قلب میں ایک خیال نے انگڑائی لی جو کہ عزم صمیم سے تغیر کرتے ہوئے اب اس کتاب کی صورت میں پیش خدمت ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے اس کا نام ''خوفِ الٰہی سے بہنے والے آنسو'' رکھا ہے۔ اور اس میں تمام بحوث ومباحث اسی سے متعلقہ ہیں۔ مزید برآں ہم نے رقتِ قلبی کے اسباب وعلل کے ساتھ ساتھ انبیاء علیہم السلام اور خاص کر رسول مکرم سیدنا محمد ﷺ کے آنسوؤں کا تذکرہ کیا ہے، اور سلفی منہج کی رُو سے اور ذہن انسانی پر دستک دینے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات قلم بند کیے ہیں اور سلف صالحین کے رقت آمیز حالات اور ان کے آبدیدہ ہونے کا سپرد قلم وقرطاس کرنے کا مقصود یہ تھا کہ کہیں یہ پہلو تشنہ نہ رہ جائے تاکہ ہمیں اس سلسلہ میں بہترین وعمدہ قدوہ ونمونہ حاصل ہو جائے۔

آخر میں اس بات کی تذکیر ہے کہ ہم شریعت پر عمل پیرا ہو کر دوزخ سے نجات پا کر روزِ محشر حسرت اور بے جا اشک بہائی سے رہائی حاصل کر سکیں۔

مجھے اُمید واثق ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ ایمان کو تازگی وشادابی ملے گی، اور خوفِ الٰہی سے لبریز ہونے میں ممد ومعاون ثابت ہوگی، از روئے حدیث:

(( لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ . ))[1]

''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر گزار نہیں ہوتا۔''

---

[1] سنن أبی داؤد، کتاب الادب، باب فی شکر المعروف، رقم: ٤٨١١

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.ahlulhadeed.com

اپنے معاونین کی قدر دانی نہ کرنا ناسپاسی ہوگی، چونکہ شکرِ الٰہی اللہ کی نعمت کا اعتراف اس کی حمد وثناء کے ساتھ ہوتا ہے، جبکہ لوگوں کا شکریہ اللہ کی نعمت واحسان کا اعتراف دعا کے ساتھ ہوتا ہے۔لہٰذا میں بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہوں کہ کمپوزر، ناشر، خصوصاً مرتب ومخرج حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ جنہوں نے کتاب میں جاندار اضافے کیے، اس کی تحقیق وتخریج کا ان تھک کام کیا اور کتاب کو ترتیب وتعلیق سے چار چاند لگا دیے، اور جملہ معاونین خاص کر جناب ابومومن منصور احمد حفظہ اللہ اور بھائی محمد رمضان محمدی کی محنت شاقہ حوصلہ افزا ہے، کتاب کی طباعت ان کے حصہ میں آئی، جب کہ کمپوزنگ بھائی عبدالرؤف نے کی ہے، ان کو دنیا وآخرت میں کامرانی وکامیابی سے نوازے۔

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

باب نمبر:۱

# آنکھ! ایک زہریلا تیر

واضح رہے کہ آنکھ اللہ کی طرف سے نعمت عظمیٰ ہے، جو کہ انسان کو ذاتِ باری تعالیٰ کی قدرت کے کرشموں کا ادراک ومشاہدہ کراتی ہے، یہ ایک ہلکا سا حاسہ پل بھر میں انسان کو کائنات کے دل کش مناظر اور نظام فلکی وارضی کی بے شمار اشیاء کا نظارہ کرا لیتا ہے، علاوہ ازیں یہ آنکھ صانع مطلق کی کمال خوشنما کاریگری وتخلیق پر زندہ پائندہ دلیل ہے۔ اس کے برعکس انسان اگر اس سے فائدہ حسنہ حاصل نہ کر پائے، تو یہی آنکھ ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلے تیر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

خبردار! اپنی آنکھ کی بے پناہ حفاظت کیجیے، تاکہ یہ زہریلا تیر اپنی زہر آلودگی کا اثر آپ کے خانۂ قلب میں نہ پہنچا پائے۔

## آنکھ ایک عظیم نعمت ہے:

(( النِّعْمَةُ )) انعام، دولت، رزق، قابلِ قدر شے، آسودگی اور احسان وحسن سلوک کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے (( لَكَ عِنْدِيْ نِعْمَةٌ لَا تُنْكَرُ )) مجھ پر تمہارا ناقابل فراموش احسان ہے، (( النِّعْمَةُ )) کی جمع (( نِعَمٌ )) اور (( اَنْعُمٌ )) آتی ہے۔ [القاموس الوحید ص:۱۶۷۵]

اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر بے شمار احسان فرمائے ہیں، اور انہیں لاتعداد نعمتیں عطا کی ہوئی ہیں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ﴾ (النحل: ۱۸)

''اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو گے تو نہیں گن سکو گے۔''

اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے، چاہے وہ ظاہری ہوں، جیسے اچھی شکل وصورت، اور مناسب اعضائے انسانی، مثلاً کان، آنکھ وغیرہ، اور چاہے وہ باطنی ہوں، جیسے عقل و

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.atozeed.com

ادراک، علم ومعرفت اور دیگر بے شمار نعمتیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً﴾ (لقمان: ۲۰)

''اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں۔''

الغرض اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ﴾ (ابراهيم: ٣٤)

''اور تم نے اس سے جو کچھ مانگا تمہیں عطا کیا، اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو گے تو نہیں گن سکو گے، بے شک انسان بڑا ظالم، بڑا ناشکرا ہے۔''

انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت آنکھ بھی ہے جس کے ذریعہ سے آدمی دنیا کی رنگینیوں کو دیکھ کر لطف اندوز ہوتا ہے، آنکھ نہ ہو تو دن بھی رات ہی محسوس ہوتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ﴾

(یٰس: ٦٦)

''اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہوں میں ہی ان کی صورتیں بدل دیں۔ پھر وہ نہ آگے بڑھ پائیں، اور نہ پیچھے لوٹ سکیں۔''

اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کے متعلق اپنے بندوں سے سوال بھی فرمائیں گے کہ انہوں نے ان پر اپنے خالق ومالک کا شکر ادا کیا؟ یا نہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (التكاثر: ٨)

''پھر تم اُس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھے جاؤ گے۔''

مزید کان، آنکھ اور دل کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا﴾

(الإسراء: ٣٦)

Khofe Elahi se behne wale aansoo
www.atoneed.com

''یقیناً کان، آنکھ اور دل ہر ایک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

مراد کہ اللہ تعالیٰ ان اعضاء کو قوتِ گویائی عطا کرے گا، اور ان سے پوچھے گا کہ ان کے ذریعہ کن کن گناہوں کا ارتکاب کیا گیا تھا، تو جس نے دنیا میں ان اعضاء کا حق ادا کیا اور اپنے مالک وخالق کا شکر ادا کیا ہوگا وہ نجات پائے گا، اور جس نے ناشکری کی ہوگی وہ اس کی گرفت میں آ جائے گا۔ ایسے لوگ جو کہ اللہ کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتے، اور اپنے خالق و مالک کا شکر ادا نہیں کرتے اُن کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○﴾

(الأعراف : ۱۷۹)

''اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے، ان کے دل ایسے ہیں جن سے سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے دیکھتے نہیں، اور ان کے کان ایسے ہیں جن سے سنتے نہیں، وہ چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گم گشتۂ راہ ہیں، یہی لوگ درحقیقت بے خبر ہیں۔''

لہٰذا ہر نعمت کا شکر لازم ہے۔ امام ابوحازم سلمہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ اگر تو ان سے کوئی اچھی چیز دیکھے تو اس کا اظہار کرے، اور اگر بُری چیز دیکھے تو اس کی پردہ پوشی کرے۔''

## ا۔ نگاہ نیچی رکھنے کا حکم:

نگاہ کی حفاظت شیطان کی کمر توڑنے اور بنی نوع انسان میں اس کے لالچ کو ختم کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے، فتنہ کی ابتداء فضول نگاہ سے ہوتی ہے، اسی لیے اللہ رب کائنات نے فرمایا:

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.atohecom.com

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠﴾ (النور: ۳۰، ۳۱)

''اے میرے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، ایسا کرنا ان کے لیے زیادہ بہتر ہے، بے شک وہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے، اور اے میرے نبی! آپ ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر رہتا ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حکم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا میں نے حرام کر دیا ہے، ان پر نگاہیں نہ ڈالو، حرام چیزوں سے آنکھیں نیچی کرلو، اگر بالفرض اچانک نظر پڑ جائے تو بھی دوبارہ یا نظر بھر کر نہ دیکھو۔ (تفسیر ابن کثیر: ۳/۶۰۷)

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((يَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةَ))❶

''اے علی! ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد دوسری بار مت دیکھ کیونکہ تیرے لیے پہلی نظر معاف ہے، دوسری نہیں۔''

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا: (( أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِيْ )) ''کہ

---

❶ صحيح سنن ترمذى، كتاب الأدب، باب ماجاء فى نظرة الفجأة رقم: ۲۷۷۷، مسند أحمد رقم: ۲۲۹۷٤.

Khofe Elahi se behne wale aanso www.altoheed.com

میں اپنی نگاہ فوراً ہٹالوں۔'' ❶

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف فضل بن عباس رضی اللہ عنہما تھے جو خوبرو نوجوان تھے، خثعم قبیلہ کی ایک خوبصورت عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل پوچھنے آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب دے رہے تھے کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو وہ عورت اچھی لگی اور اس کی طرف دیکھنے لگے، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ فضل اس کی طرف دیکھ رہے ہیں، چنانچہ آپ نے ان کا رخ اپنے ہاتھ سے دوسری طرف موڑ دیا۔'' ❷

مزید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ ، فَقَالُوْا:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا ، فَقَالَ: "فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوْا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا: وَمَاحَقُّ الطَّرِيْقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❸

''راستوں پر بیٹھنے سے بچو، لوگوں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کام کاج کے لیے وہ تو ضروری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تو راستوں کا حق ادا کرتے رہو، انہوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ فرمایا نیچی نگاہ رکھنا، کسی کو ایذا نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب نظرة الفجأة رقم: ۲۱۵۹، سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فیما یؤمر به من غض البصر رقم: ۲۱۴۸، سنن ترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی نظرة الفجأة، رقم: ۲۷۷۶.

❷ صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، رقم: ۶۲۲۸.

❸ صحیح بخاری، کتاب الإستئذان، باب قول الله تعالیٰ: یأأیها الذین آمنوا لا تدخلو...... رقم: ۶۲۲۹.

Khofe Elahi se behne waly aansoo
www.aforheed.com

## ۲۔نظر نیچی کیوں؟

اس لیے کہ فتنہ کی ابتداء فضول نگاہ سے ہوتی ہے، اور اسلام کا مقصود پاک وصاف معاشرہ ہے، نیز طبیعت کو کشورِ تہذیب سے مزین کرنا بھی اسلام کا اہم مقصد ہے، تاکہ مرد کی مردانگی اور عورت کی نسوانیت کو انسانیت اور اسلام کے اہم مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

رسول کائنات ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ ، فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ . )) [1]

''عورت پردہ ہے، پس جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو اس کو شیطان جھانکتا ہے۔''

پس نگاہ کو نیچی رکھو، اسی میں عافیت ہے۔

## ۳۔آنکھ کا زنا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ ، وَالْفَرْجُ يَزْنِيْ)) [2]

''دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں، دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں، دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور انسان کی شرمگاہ بھی زنا کرتی ہے۔''

مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا ، مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَامَحَالَةَ ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ)) [3]

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الرضاع، باب استشراف الشيطان المرأة إذا خرجت، رقم: ۱۱۷۳۔ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ رقم: ۱۶۸۵

[2] مسند أحمد: ۱/۴۱۲، مسند أبي يعلى ، رقم: ۵۳٦٤۔ صحيح الجامع الصغير رقم: ٤١٥٠.

[3] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب قدر على ابن آدم حظه من الزنا وغيره، رقم: ٦٧٥٣.

Khofe Elahi se behne wale aanso
www.altoheed.com

''ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا جاتا ہے، جسے وہ لازمی پہنچے گا، پس آنکھوں کا زنا نظر بازی ہے۔''

نظر نیچی رکھنا شرمگاہ کی حفاظت کے لیے مقدم ہے، کیونکہ اکثر حادثات نظر ہی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ عرب شاعر کا کہنا ہے:

نَظْرَةٌ ، فَبْتِسَامَةٌ ، فَسَلَامُ فَكَلَامٌ ، فَوَعْدٌ ، فَلِقَاءُ

''پہلے نظر بازی، پھر مسکراہٹ، پھر سلام، پھر کلام، پھر وعدہ اور پھر ملاقات''

بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ: ((فَالنَّظْرُ بَرِيْدُ الزِّنَا .)) [1]

''نظر زنا کا مرسلہ ہے۔''

ایک دانش ور کا مقولہ ہے کہ: ''نظر دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی۔'' [2]

غیر محرم کو دیکھ لینے سے دل چاہے کتنا ہی باعفت ہو، اس کا اس عورت کے حسن اور خواہش میں جکڑا جانا لازمی ہے، کسی نے خوب کہا ہے:

آنکھیں صلاح کار ہیں جوشِ شباب کی
دو کٹنیاں ہیں، یہ دلِ خانہ خراب کی

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''دین کی حفاظت چار چیزوں میں ہے: نظر، دل، گفتگو اور پاؤں سے آمد و رفت کا خیال رکھنا۔'' [3]

## ۴۔ نظر کی خرابی، دل کی خرابی ہے:

گھر بچانا ہو تو دروازے پر پہرہ دیجیے
دل بچانا ہو تو نظریں بچاتے جائیے

---

[1] اضواء البیان. [2] مخزن اخلاق.
[3] الجواب الکافی، ص: ۱۱۷.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altcheed.com

بعض مسلم ماہرین نفسیات کا کہنا ہے:

''آنکھوں سے دل تک کا ایک راستہ ہے، جب آنکھ خراب اور فاسد ہو جاتی ہے تو دل خراب اور فاسد ہو جاتا ہے، پھر جس طرح کوڑا اچھینکنے کی جگہ نجاست اور گندگی کا مقام بن جاتی ہے اس طرح آنکھ کے فاسد مناظر کو دل تک پہنچانے کی وجہ سے دل گندگی کا مقام بن جاتا ہے، اور جہاں گندگی ہو وہاں معرفتِ الٰہی، محبتِ الٰہی اور انابت الٰہی کا سرور حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا۔'' [1]

## ۵۔نظر کی حفاظت کیسے؟

شرمگاہ کی حفاظت کا بہترین طریقہ غضِ بصر ہے، اب سوال یہ ہے کہ نظر کس طرح نیچی رکھی جائے، اور نظر کی حفاظت کیسے کی جائے؟ اس سلسلے میں کتاب وسنت نے کئی ایک تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اُن میں سے چند کا بیان ذیل کی سطور میں آ رہا ہے۔

☆......نظر کو پھیر لینا

بلا ارادہ اچانک نظر پڑ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی انسان اس کا مکلّف ہے، لیکن بعد میں نظر کو پھیر لیا جائے۔ چنانچہ سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ:

''اگر اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کروں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا:

((اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ)) [2]

''(اچانک نظر پڑ جائے) تو میں نظر پھیر لوں۔''

☆......نکاح کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

---

[1] تزكية النفوس، ص: ٢٨. [2] صحيح مسلم، كتاب الأدب، باب نظر الفجأة، رقم: ٥٦٤٤.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altohed.com

(( یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ !مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْیَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرَجِ )) ❶

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو استطاعت رکھے وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح آنکھوں کو نیچا کر دیتا ہے، اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔''

☆......روزے رکھنا

مذکور حدیث کے لفظ اس پر واضح نص کی سی حیثیت رکھتے ہیں، پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ))

''اور جو شخص خرچ کی طاقت نہ رکھے تو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ اس کی خواہش نفس ختم کر دے گا۔''

☆......خوفِ الٰہی

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۝ ﴾ (المؤمن: ۱۹)

''وہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھیدوں کو خوب جانتا ہے۔''

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے خبر دی ہے کہ اس کا علم تمام قسم کی اشیاء کو محیط ہے، کوئی بھی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے، وہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھیدوں کو خوب جانتا ہے، تاکہ لوگ نظر بازی کے ذریعے اس کی نافرمانی سے بچیں، اور تقویٰ اور عمل صالح کی راہ اختیار کریں۔

''خیانت نظر'' کی تفسیر کرتے ہوئے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی کسی کے گھر میں جائے، وہاں کوئی خوبصورت عورت ہو جسے لوگوں سے نظر بچا کر دیکھنے کی کوشش کرے

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح...... رقم: ۳٤۰۰.

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altohee.com

اور جب لوگوں کو اپنی طرف متوجہ پائے تو نظر نیچی کرلے، لیکن اسے یاد رہے کہ اللہ اس کے دل کا حال خوب جانتا ہے، [1]

یہ تصور (کہ اللہ دل کا حال خوب جانتا ہے) انسان میں اللہ کا ڈر پیدا کرتا ہے، اور انسان کے اندر خوفِ الٰہی آجائے تو نظریں جھک جاتی ہیں۔

☆......**اجنبی عورت سے سوال پردے کے پیچھے سے کرنا**

اگر اجنبی عورت سے کوئی چیز مانگنے کی ضرورت پیش آجائے تو پردے کے پیچھے سے سوال کرنا چاہیے۔ اللہ حکیم وبصیر نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ﴾ (الأحزاب: ٥٣)

''اور جب تم اُن (امہات المؤمنین) سے کوئی سامان مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو، ایسا کرنے سے تمہارے اور ان کے دل زیادہ پاکیزہ رہیں گے۔''

اس آیت کریمہ میں ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ ادب سکھایا گیا ہے کہ امہات المؤمنین سے اگر کوئی چیز مانگنی ہو تو بے دھڑک ان کے سامنے نہ چلے جائیں، ان کے ساتھ ادب واحترام کا تقاضا یہ ہے کہ دروازے کے اوٹ سے اور پردہ کے پیچھے سے کوئی چیز مانگی جائے، تاکہ ان کی بے پردگی نہ ہو جائے، اور اس کا فائدہ یہ بتایا کہ اس سے تمہارے اور امہات المؤمنین کے دلوں کی پاکی محفوظ رہے گی، اور شیطان کو ذہن میں بُرے خیالات پیدا کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔'' [2]

☆......**استیذان: (اجازت طلب کرنا)**

نظر بازی سے بچنے کے لیے اسلام نے اجازت طلب کرنے کا حکم فرمادیا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا۟

[1] تفسیر ابن کثیر: ٤/٥١٩، طبع مکتبہ قدوسیہ، لاہور [2] تیسیر الرحمٰن، ص: ١١٩٧.

Khofe Elahi se behne waly aansu www.altoread.com

﴿وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾

(النور: ۲۷)

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہو، یہاں تک کہ اطمینان حاصل کرلو، اور ان گھر والوں کو سلام کرلو، ایسا کرنا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

'' کیونکہ بعض اوقات آدمی اپنے گھر میں ایسی حالت میں ہوتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس حال میں اسے دیکھے! اب اگر کوئی شخص بغیر اجازت اس کے گھر میں چلا جائے تو کئی قسم کی اخلاقی اور سماجی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان تمام خرابیوں کا سد باب کرنے کے لیے کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

اگر کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کے گھر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے چاہیے کہ السلام علیکم کہے اور داخل ہونے کی اجازت مانگے، اور ایسا تین بار کرے، اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو، ورنہ واپس چلا جائے۔

آیت کریمہ میں ﴿حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا﴾ کا لفظ آیا ہے جس کا معنی اجازت لینا ہے، اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اجازت لے کر داخل ہونا مانوس انسان کی خصوصیت ہے، اور بغیر اجازت کے داخل ہونا وحشی جانور کا کام ہے کہ وہ کسی بھی گھر میں بغیر اجازت داخل ہو جاتا ہے۔'' [1]

اور اگر کوئی شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے بھی تو گھر والوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ یَفْقَؤُوْا عَیْنَهُ)) [2]

---

[1] تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۰۰۰.

[2] صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب تحریم النظر فی بیت غیر، رقم: ۵۶۴۲.

Khof e Elahi se behne waly aansoo www.altoheed.com

''جو شخص کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے تو ان گھر والوں کے لیے جائز ہے کہ وہ اس شخص کی آنکھ پھوڑ دیں۔''

☆...... **فحش اور عریاں تصویریں نہ دیکھنے سے اجتناب:**

نظر بازی سے بڑے بڑے فتنے اور اس کے برے نتائج نکلتے ہیں۔ آج کے اس پُر فیشن دور میں زیب و زینت، نمائش کا رجحان، عریانی و فحاشی پورے عروج پر ہے، عورتوں کا گھروں سے باہر انتہائی تنگ و چست لباس پہن کر نکلنا، فتنے سے خالی نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ)) [1]

''کتنی ہی عورتیں لباس تو پہنے ہوئے ہوں گی لیکن وہ ننگی ہوں گی۔''

اور غیر قوموں کی مشابہت کرتے ہوئے گھروں سے باہر آنا۔ برانگیختہ جذبات اور فضول و بے جا بناؤ سنگھار اور نیم عریاں بدن وغیرہ کا نتیجہ ایک ہی ہوتا ہے، حیوانی جذبات کا بھڑکنا، اور اگر شیطانی شہوت کو تسکین مہیا نہ کی جائے۔ تو پھر اعصاب اور ارادے بے لگام ہو جاتے ہیں، اور خطرناک اور گندی جنسی و جلدی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ شہوت کو تسکین نہ پہنچانے یا حرام طریقہ سے شہوت رانی کرنے کا نتیجہ ذہنی امراض بھی ہو سکتے ہیں۔ جذبات کو بھڑکانے والی اشیاء میں سے سرفہرست نگاہ ہے، پھر اشارات، مسکراہٹیں، کھیل کود، رومانوی مکالمات کے نتیجے میں بہنے والے آنسو بھی جذبات کو دو آتشہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، بہر حال جذبات کو قابو میں رکھنے اور فطرتِ سلیمہ کے تابع بنانے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ شہوانی جذبات کو برانگیختہ کرنے والی تمام اشیاء کو ختم کر دیا جائے۔ تب ہی جذبات کنٹرول ہوں گے۔ یہی وہ اسلامی منہج ہے، جس پر چل کر انسان کامیاب ترین زندگی بسر کر سکتا ہے۔ نیز طبیعت کو کشورِ تہذیب سے مزین کرنا بھی اسلام کا اہم مقصد ہے۔ تاکہ مرد کی مردانگی اور عورت کی نسوانیت کو انسانیت اور اسلام کے اہم مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ ہر وقت گوشت و خون کے لوتھڑوں کو آگے

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب التكبير والتسبيح عند التعجب، رقم: ٦٢١٨.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aftoread.com

پیچھے کرنے میں مشغول رہنا انسانیت کی تذلیل، قرآن وسنت کی توہین اور موروثی خباثت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ❶

اسی لیے سلف صالحین کے متعلق آتا ہے کہ:

''سلف فضول دیکھنے کو بھی حرام سمجھتے تھے۔'' ❷

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((لَایَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَی عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَاالْمَرْأَةُ إِلَی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ إِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَاتُفْضِيْ الْمَرْأَةُ إِلَی الْمَرْأَةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)) ❸

''کوئی مرد کسی مرد کو اور کوئی عورت کسی عورت کو برہنہ نہ دیکھے، اور نہ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے، اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔''

☆......اپنے آپ کو برہنہ دیکھنے سے نظر بچانا

رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا حکیم رضی اللہ عنہ بن معاویہ سے فرمایا:

((اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّامِنْ زَوْجَتِكَ أَوْمَا مَلَكَتْ یَمِینُكَ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَیْتَ اِنْ کَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِی بَعْضٍ؟ قَالَ:إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُرِیَهَا أَحَدًا فَلَاتُرِیَنَّهَا" قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنْ کَانَ اَحَدُنَا خَالِیًا؟ قَالَ "فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ یُسْتَحْیٰ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ)) ❹

---

❶ تفسیر فی ظلال القرآن: ٤/٢٥١٢.

❷ مدارج السالکین: ١٣٣، کتاب الزهد للامام أحمد، ص: ٢٥٥.

❸ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب تحریم النظرإلی العورات، رقم: ٧٦٨.

❹ صحیح سنن ترمذی، ابواب الاستئذان و الآداب، باب ما جاء في حفظ العورة، رقم: ٢٧٦٩۔ سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب التستر عند الجماع، رقم: ١٩٢٠.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.atoneonly.com

''اپنے ستر کو اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا ہر ایک سے محفوظ رکھو: (حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: جب قوم کے بعض آدمی بعض کے پاس ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں یہ طاقت ہے کہ کسی کو نہ دکھاؤ تو نہ دکھاؤ، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے پاک پیغمبر! اگر ہم میں سے کوئی بالکل تنہائی میں ہو تو......فرمایا: پس اللہ تعالیٰ سب لوگوں سے زیادہ اس کا حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔''

## ۶۔ نظر نیچی رکھنا ایک عبادت ہے:

مذکورہ احکامات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نظر نیچی رکھنا ایک عبادت ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ہر نیکی اور عبادت پر اللہ تعالیٰ دس نیکیوں کا اجر عطا فرماتا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (الانعام: ۱۶۰)

''جو شخص نیکی کرے گا تو اسے اس کا دس گنا ملے گا۔''

بہر کیف جو شخص اپنی نظر کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو گیا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل چند خوشخبریاں دی ہیں:

☆......نظر نیچی رکھنے سے جہنم کی آگ سے نجات مل جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لَايَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِى الضَّرْعِ ، وَلَايَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِىْ مِنْخَرَىْ مُسْلِمٍ أَبَدًا )) [1]

''اللہ کے ڈر سے رونے والی آنکھ جہنم میں نہیں جائے گی تا آنکہ دھویا ہوا دودھ

---

[1] صحيح سنن ترمذى، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فى فضل الغبار فى سبيل الله، رقم: ١٦٣٣. سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب الخروج فى النفير، رقم: ٢٧٧٤. مستدرك حاكم، رقم: ٧٧٤١.

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.altoheed.com

نتھنوں میں واپس ہو جائے، اور نہ ہی کبھی مسلمان کے نتھنوں میں فی سبیل اللہ غبار پڑنے والا اور جہنم کا دھواں اکٹھے ہو سکتے ہیں۔''

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( ثَـلاثَةٌ لا تَـرَى أَعْيُـنَهُـمُ النَّارُ ، عَيْنٌ حَرَسَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ . )) [1]

''تین قسم کی آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی: (ایک) وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی ہے، (دوسرے) وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑتی ہے، اور (تیسرے) اور وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ اشیاء (کو دیکھنے سے) رُک جاتی ہے۔''

## ☆ ......نظر جھکا کر رکھنے والے کے لیے جنت کی ضمانت

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((اضْمَنُوْا لِي سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ ، اُصْدُقُوْا إِذَا حَـدَّثْتُـمْ ، وَاَوْفُـوْا إِذَا وَعَـدْتُـمْ ، وَأَدُّوْا إِذَاأُوتُـمِـنْتُمْ ، وَاحفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ ، وَكُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ . )) [2]

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دے دیتا ہوں۔'' (۱) جب بات کرو تو سچ بولو۔ (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔ (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو، (۴) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ (۵) نگاہیں نیچی رکھو، (۶) اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روکو۔''

## ☆ ......نگاہ نیچی رکھنا عرشِ الٰہی کا سایہ ملنے کا باعث ہے

محشر میں جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کا سایہ نہیں ہوگا، اس دن اللہ تعالیٰ سات

[1] صحيح الترغيب والترهيب، رقم: ٣٣٢٦.

[2] مسند أحمد رقم: ٢٢٧٥٧، ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔ رقم: ٢٧١.

Khofe Elahi se behne wale ansoo www.altoheed.com

قسم کے لوگوں کو اپنے عرشِ عظیم تلے سایہ عطا فرمائیں گے، جن میں سے ایک شخص وہ بھی ہے جسے کسی حسین اور مالدار عورت نے گناہ کی طرف بلایا، لیکن اس نے کہا (( إِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ )) میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ [1]

☆......نظر جھکانا قبولیت دعا کا باعث ہے

رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ دور میں گزرے ہوئے تین مسلمان افراد کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''وہ کہیں جنگل میں جا رہے تھے کہ بارش نے آلیا، وہ ایک غار میں چھپ کر بیٹھ گئے، غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر آ گرا اور اس کا دروازہ بند ہو گیا۔ وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل سوچو جو تم نے محض اللہ کی رضا کے لیے کیا ہو، چنانچہ ایک نے کہا: یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے، میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا، شام کو گھر لوٹتا، دودھ دوھتا تو پہلے والدین کو پلاتا اور پھر اپنے بچوں کو، ایک رات میرے آنے تک وہ سو چکے تھے، میں نے انہیں بیدار کرنا پسند نہ کیا، اور سرہانے کھڑا ہو گیا، اور ان کو دودھ پلانے سے پہلے بچوں کو پلانا پسند نہ کیا، حالانکہ بچے پینے کے لیے ضد کرتے رہے، حتی کہ صبح ہو گئی، یا اللہ! تو جانتا ہے اگر یہ کام محض تیری رضا کے لیے میں نے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کا ایک حصہ ہٹا دیا، لیکن ابھی وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

دوسرے نے کہا: یا اللہ! میری ایک چچا زاد تھی، مجھے اس سے اتنی محبت تھی جتنی کوئی بھی مرد کسی عورت سے کر سکتا ہے، میں نے اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا، اس نے اس وقت تک کے لیے انکار کر دیا جب کہ سو دینار نہ دوں، میں نے سو دینار جمع کر لیے اور اس کے پاس پہنچا، جب میں اس سے اپنی خواہش پوری کرنے لگا، تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر

[1] صحیح بخاری کتاب الأذان، رقم: ٦٦٠. صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب إخفاء الصدقة، رقم: ٢٣٨٠.

Khofe Elahi se behne waly aansu
www.atoheed.com

اور لگی ہوئی مہر نہ توڑ، پس میں واپس چلا آیا، اے اللہ! اگر یہ کام میں نے محض تیری رضا کے لیے کیا تھا، تو تو ہماری مشکل آسان کر دے، چنانچہ پتھر کچھ اور ہٹ گیا، لیکن ابھی بھی وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو کام پر لگایا اور طے کیا کہ تمہیں فَرَق (تقریباً سوا چھ کلوگرام) [1] چاول دوں گا، کام ختم ہوا، اس نے مزدوری مانگی، میں نے اسے دے دی، وہ مزدوری کم سمجھ کر لیے بغیر چلا گیا۔ میں ان چاولوں سے کاشتکاری کرتا رہا، اور اس کی آمدنی سے ایک گائے خریدی اور ایک چرواہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ شخص آیا، اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر، اور ظلم نہ کر اور میری مزدوری ادا کر دے۔ میں نے کہا: یہ گائیں اور چرواہے سب تیرا مال ہے، لے جا۔ اس نے کہا ''مذاق نہ کر'' میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا بلکہ یہ سب تیرا مال ہے، چنانچہ وہ شخص لے کر چلا گیا۔ اے اللہ! اگر میں نے محض تیری رضا کے لیے یہ کیا تھا تو راستہ کھول دے، اللہ نے پتھر ہٹا دیا اور وہ وہاں سے نکل آئے۔ [2]

### ☆......مزید فوائد ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الجواب الکافی'' میں نگاہ نیچی رکھنے کے دس فوائد بیان کیے ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسا کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کی اطاعت ہے، زہر آلود تیر کا اثر دل تک نہیں پہنچتا، اللہ تعالیٰ سے اُنس ومحبت بڑھتی ہے، دل کو قوت وفرحت حاصل ہوتی ہے، دل کو نور حاصل ہوتا ہے، مومن کی عقل وفراست بڑھتی ہے، دل کو ثبات وشجاعت حاصل ہوتی ہے، دل تک شیطان کے پہنچنے کا راستہ بند ہو جاتا ہے، دل مطمئن ہو کر مفید اور کارآمد باتیں سوچتا ہے۔ نظر اور دل کا بڑا قریبی تعلق ہے، اور دونوں کے درمیان کا راستہ بہت ہی مختصر ہے، دل کی اچھائی یا خرابی کا دار ومدار نظر کی اچھائی یا خرابی پر ہے، جب نظر خراب ہوتی ہے تو دل

---

[1] دیکھئے: اسلامی اوزان، ص: ۶۲، از فاروق اصغر صارم رحمہ اللہ۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الأنبیاء، باب حدیث الغار، رقم: ۳۴۶۵. صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة والتوکل بصالح الأعمال، رقم: ۲۷۴۳.

خراب ہو جاتا ہے، اس میں نجاستیں اور گندگیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور اللہ کی معرفت و محبت کے لیے اس میں گنجائش باقی نہیں رہتی ہے۔

## ۷۔ نظر کی حفاظت کے لیے مسنون وظیفہ:

سیدنا شکل بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے کوئی ایسے کلماتِ دعا سکھایئے جن کے ذریعے میں اللہ کی پناہ حاصل کر سکوں، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا، کہو:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ، وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّ.)) [1]

''اے اللہ! میں اپنی سماعت، اپنی بصارت، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

[1] صحیح ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الإستعاذہ، ح: ۱۵۵۱. سنن نسائی، کتاب الإستعاذہ، باب الإستعاذہ من شرا لسمع والبصر، ح: ۵۴۴۶. مسند احمد، رقم: ۱۵۵۴۱.

باب نمبر:۲

# گریہ زاری کرنا

آنسو دراصل وہ پانی ہے کہ بوجہ خوشی یا تکلیف دل کے نرم ہو جانے پر تو آنکھوں سے جاری ہو جاتا ہے، مسلمان کے آبدیدہ ہونے کے لیے کافی ہے، خواہ جنت کے حصول کی ترغیب ہو یا جہنم سے چھٹکارے کی ترہیب، خصوصاً خوف وخشیت الٰہی کے نمو پانے کے نتیجہ میں آنکھوں سے سیل رواں ہونا ناگزیر ہے، بشرطیکہ قلب انسانی میں دھیما پن پایا جاتا ہو، اور دل کی نرمی کے اسباب مختلف ہیں، اسی بناء پر گریہ کی اقسام بھی مختلف ہوئیں، چنانچہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے آنسو بہانے اور رونے کی مختلف دس اقسام بیان کی ہیں:

## ا۔گریہ زاری کی اقسام:

۱۔ رحم دلی اور تسلی وتشفی دینے کی وجہ سے رونا۔

۲۔ محبت اور شوق میں رونا۔

۳۔ خوشی اور مسرت سے رونا۔

۴۔ پریشانی اور بے تابی (ناقابل برداشت درد کی وجہ) سے رونا۔

۵۔ غم کی وجہ سے رونا۔

۶۔ پست ہمتی اور کمزوری کی وجہ سے رونا۔

۷۔ نفاق کا رونا (اس حالت میں آنکھوں میں آنسو اور دل میں سختی پائی جاتی ہے)

۸۔ معاوضہ لے کر رونا (اکثر مرگ والے گھروں میں بعض عورتیں معاوضہ لے کر فضا کو غمگین بناتی ہیں۔)

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

۹ دوسرے کو دیکھ کر رونا (جب کوئی شخص دوسروں کو روتا دیکھتا ہے یا کسی وجہ سے لوگوں کو آہ وبکا کرتے دیکھتا ہے تو وہ خود بھی شور مچانا شروع کر دیتا ہے)

۱۰ خشیت الٰہی سے رونا [1]

## ۲۔سب سے افضل اور قابل تعریف گریہ:

لیکن سب سے افضل اور قابل تعریف گریہ وہ ہے کہ جب انسان اللہ کے ڈر سے اور اس کی محبت میں، یا پھر رسول اللہ ﷺ کی محبت اور چاہت میں آنسو بہائے، کیونکہ یہ عین ایمان واسلام ہے کہ آدمی اللہ سے ڈرتا رہے اور اس کی یاد میں اس سے ڈرتے ہوئے آنسو بہاتا رہے، اللہ تعالیٰ نے ان مومنوں کا جو کہ خشیت الٰہی سے روتے ہیں، ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا:

﴿ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۩ ﴾

(الاسراء: ۱۰۹)

''اور وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر کر روتے ہیں، اور قرآن اُن کے خشوع کو اور بڑھا دیتا ہے۔''

اور اگر دل سخت ہو جائے تو وہ اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے، اس میں اللہ کا ڈر نہیں رہتا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴾ (البقرہ: ۷۴)

''پھر اس کے بعد تمہارے دل پتھر جیسے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے، بعض پتھروں سے تو نہریں بہہ نکلتی ہیں، اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل

[1] زاد المعاد: ۱/ ۱۷۷، ۱۷۸.

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.kitabosunnat.com

آتا ہے، اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال سے غافل نہ جانو۔''

''اس چشم دید واقعہ کا تقاضا تھا کہ بنی اسرائیل کے دلوں میں نرمی پیدا ہوتی، اور اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاتے، لیکن ان کے دلوں کی سختی کی گواہی اللہ نے دے دی کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ اور ان کے دل کی سختی کی مثال پتھر کی سختی سے اس لیے دی کہ پتھر لوہے سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے، کیونکہ لوہا تو آگ میں پگھل جاتا ہے، پتھر نہیں پگھلتا۔ پھر اللہ نے بتایا کہ پتھر ان کے دلوں سے بہتر ہے، اس لیے کہ بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں جن سے نہریں جاری ہوتی ہیں، بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے چشمے جاری ہو جاتے ہیں، اور بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کے ڈر سے لڑھکتے ہوئے نیچے آ جاتے ہیں!''[1]

اور جب دل سخت ہو جاتا ہے تو پھر اس قرآن جیسی عظیم کتاب (جسے اگر کسی پہاڑ پر اُتار دیا جاتا تو آپ اسے اللہ کے حضور جھکا ہوا، اور اس کے خوف سے پھٹا ہوا پاتے) سے بھی استہزاء کرنے لگ جاتا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝ ﴾

(النجم: ۵۹، ۶۰)

''کیا تم اس قرآن سے تعجب کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو، روتے نہیں۔''

کفار دلوں کی سختی کی وجہ سے قرآن سن کر ہنستے اور استہزاء کرتے ہیں، اور اس کے برعکس مومنین اور اللہ کے برگزیدہ پیغمبر دلوں کی نرمی کی وجہ سے اللہ کی آیات سن کر سجدے میں گر پڑتے ہیں اور آنسو بہاتے ہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا

---

[1] تیسیر الرحمٰن، ص: ٤٧.

Khotbat-e-Elahi se behne wale aansoo www.ahlehadeeth.com

وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ○
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ
فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ○﴾ (مریم: ۵۸ تا ۶۰)

''یہ وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا تھا، وہ آدم کی اولاد سے اور ان لوگوں سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، اور ابراہیم علیہ السلام اور اسرائیل کی اولاد سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت عطا کی تھی اور برگزیدہ کیا تھا۔ جب انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات سنائی جاتیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے۔ پھر ان کے بعد ان کی نالائق اولاد ان کی جانشیں بنی، جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے۔ وہ عنقریب گمراہی کے عذاب سے دوچار ہوں گے۔ البتہ جس نے توبہ کر لی، ایمان لائے اور اچھے عمل کیے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی ذرہ بھر حق تلفی نہ ہوگی۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی طریقہ تھا کہ قرآن کو سن کر غور فرماتے، اور اللہ کے خوف سے رو پڑتے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ جب کہ قرآن حکیم آپ پر اُترا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے علاوہ دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں، چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ نساء پڑھی، یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا:

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ
شَهِيدًا ○﴾ (النساء: ۴۱)

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alforeed.com

''پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے، اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے۔''

تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس اب کافی ہے۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ [1]

## ۳۔ کم ہنسنا، زیادہ رونا:

زیادہ ہنسنے سے انسانی دل مردہ ہو جاتا ہے، اسی لیے کثرتِ ضحک کو بنظر کراہت دیکھا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ قہقہہ مار کر نہیں ہنستے تھے، بلکہ مسکرایا کرتے تھے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

(( مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى تُرَى مِنْهُ لَهَوَاتُه ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ . )) [2]

''کہ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو اس طرح قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے گلے کے کوے نظر آنے لگیں، آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔''

چونکہ زیادہ ہنسنا غفلت کی دلیل ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

﴿ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ﴾ (التوبہ: ۸۲)

''پس چاہیے کہ وہ (لوگ) ہنسیں تھوڑا، روئیں زیادہ۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

---

[1] صحيح بخاری، کتاب التفسیر، تفسير سورة النساء، باب فكيف اذا جئنا ......، رقم: ٤٥٨٢ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل استماع القرآن...... رقم: ٨٠٠.

[2] صحيح بخاری، کتاب الأدب، باب التبسم والضحك، رقم: ٦٠٩٢ ـ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب تبسمه صلى الله عليه وسلم، رقم: ٨٩٩.

Khofe Elahi se bahne waly aanso
www.altaseed.com

﴿ وَتَضۡحَكُوۡنَ وَلَا تَبۡكُوۡنَ ۝ ﴾ (النجم : ٦٠)

''اور تم ہنستے ہو، اور روتے نہیں ہو۔''

**افادہ** :......علاوہ ازیں کھلکھلا کر اور ٹھٹھے مار کر ہنسنے سے انسان کا وقار اور اس کا دبدبہ ختم ہو جاتا ہے، اس لیے باوقار، سنجیدہ اور اصحابِ شرف وفضل اس طرح ہنسنے سے گریز کرتے ہیں، گو ان کے لبوں پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی ہے۔ مطلب یہ کہ ہنسنے میں بھی دائرہ ادب سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا . )) [1]

''اگر تم وہ باتیں جان لو جن کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو تھوڑا، اور روؤ زیادہ۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، إِنَّ السَّمَاءَ أَطَّتْ، وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ . )) [2]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم، لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا" رقم: ٦٤٨٥.

[2] سنن ترمذي، رقم: ٢٣١٢، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، رقم: ٤١٩٠۔ علامہ الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ سوائے آخری جملہ ''کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا'' کے۔ کیونکہ یہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altafseer.com

''بے شک میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان (اللہ کے خوف سے) چرچرا رہا ہے، اور اسے چرچرانا ہی چاہیے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمان میں چار انگشت (تقریباً ۳ انچ) جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ اپنی پیشانی اللہ کے حضور رکھے سجدہ نہ کر رہا ہو، اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم، اور روتے زیادہ۔ بستروں پر بیویوں سے لطف اندوز نہ ہو سکتے، اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہوئے میدانوں کی طرف نکل جاتے۔'' (حدیث کے راوی سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کاش! میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔''

## ۴۔ میت پر بین کرنا حرام ہے نہ کہ آنسو بہانا:

یاد رہے کہ جس طرح مسکرانے کی حد متعین ہے اسی طرح رونے کی بھی حد متعین ہے کہ جب کوئی وفات پا جائے تو اس کی میت پر اور کسی کے فراق میں جاہلیت کے بول نہ بولے جائیں، ایسے رویا جائے کہ آنسو نکل آئیں، اور یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ دل کو صدمہ پہنچے تو آنسو نکل آتے ہیں، اور یہ ممنوع نہیں۔ چنانچہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی معیّت میں ان کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہیں بے ہوشی کی حالت میں پایا، آپ نے پوچھا: کیا ان کا انتقال ہو گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے اختیار رو پڑے۔ جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو ان پر بھی گریہ طاری ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے عذاب دیتا ہے، اور نہ دل کے غم

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altafhaq.com

کے سبب۔ لیکن وہ تو اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا، یا رحم فرماتا ہے۔[1]

البتہ اگر ایسے موقعوں پر زبان سے جزع وفزع کا اظہار کرے گا تو پھر گنہگار ہوگا۔ چنانچہ سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نسیبہ (نون پر پیش اور زبر دونوں طرح مروی ہے) بیان کرتی ہیں کہ:

(( أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوْحَ . ))[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم بین نہیں کریں گے۔"

اور اگر کوئی شخص اپنے ورثاء کو بین کرنے کی وصیت کر گیا ہو یا گھر والوں کی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ کسی کی وفات پر بین کریں، اور جاہلیت کے بول بولیں، تو اس میت کو عذاب ہوگا، سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

(( مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . ))[3]

"جس پر بَین کیا جائے تو اس کو قیامت والے دن بَین کیے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔"

بَین کرنا کبیرہ گناہ ہے، جس سے توبہ نہ کی جائے اور اللہ نے بھی معاف نہ کیا تو اس سے مخصوص قسم کا عذاب ہوگا۔ چنانچہ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب البکاء عند المریض، رقم: ١٣٠٤۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت رقم: ٩٢٤

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما ینهی عن النوح والبکاء، رقم: ١٣٠٦۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحة، رقم: ٩٣٦.

[3] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما یکره من النیاحة رقم: ١٢٩١۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب المیت یعذب ببکاء أهله، رقم: ٩٣٣.

(( اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرْبٍ . ))❶

''نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کا کرتہ، اور خارش کی زرہ ہوگی۔''

لہٰذا زبان سے صرف إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا چاہیے۔ یا انسان ایسے کلمات ادا کرے، جن میں اللہ کی تقدیر و قضا پر راضی رہنے کا اظہار ہو تو انسان مستحق اجر ہوگا۔

عَلٰى كُلِّ حَالٍ اللہ کے خوف سے رونا، انسان کو دنیا میں اللہ کی نافرمانی سے روکتا ہے، جس کا صلہ آخرت میں اللہ کی رضا مندی، اور اس کی نعمتوں بھری جنت ہے۔ اللہ سے مناجات کے وقت اور اللہ کی بارگاہ میں حاضری کے تصور سے رونا بڑی سعادت کا باعث ہے، مگر جس کو اللہ اس سے نواز دے۔

ایں سعادت بہ زور بازو نیست
تانہ بخشند خدائے بخشندہ

## ۵۔ خشیت الٰہی سے آنسو بہانے کے متعلق اقوال سلف:

اللہ کے خوف سے آنسو بہانا ایمان کا جزء ہے، اور خشیت الٰہی سے رونا آگ کے سمندروں کو بجھا دیتا ہے، اسی وجہ سے علماء نے اُمت محمدیہ کے افراد کو آگ سے بچانے کے لیے رونے کے متعلق ترغیب دلانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، چنانچہ سیدنا اُبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْكِيَ فَلْيَبْكِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَبَاكَ ))❷

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب التشديد في النياحة، رقم: ٢١٦٠.

❷ الزهد للإمام وكيع، رقم: ٢٩، الزهد لابن المبارك، رقم: ٤٢، الزهد للإمام أحمد، رقم: ٦٥٠. الزهد لابن أبي شيبة ١٣/ ٢٦١، اس کی سند صحیح ہے۔

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

''تم سے جو رونے کی استطاعت رکھتا ہے، پس اسے (خشیت الٰہی سے) رونا چاہیے، اور جو رونے کی استطاعت نہیں رکھتا تو کم از کم بناوٹی رونا رولے۔''

حسن بصری رحمہ اللہ قرآنِ مجید کی یہ آیت تلاوت فرماتے:

﴿ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ ﴾

(النجم: ۵۹، ۶۰)

''کیا تم لوگ اس قرآن کو سن کر تعجب کرتے ہو، اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔''

اور کہتے اللہ کی قسم! اس معاملہ میں سب سے زیادہ عقل مند وہ شخص ہے جو (اللہ کے ڈر سے قرآن کریم کے وحی الٰہی ہونے کا یقین رکھتے ہوئے) رو پڑے، پس تم اپنے دلوں کو رلاؤ، اور اپنے بُرے اعمال پر ندامت کے آنسو بہاؤ، اگرچہ آدمی سخت دل ہی کیوں نہ ہو بہر حال اس کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بھر آنا چاہیے۔

اُبوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( عَوِّدُوْا أَعْيُنَكُمُ الْبُكَاءَ وَقُلُوْبَكُمُ التَّفَكُّرَ . )) [1]

''آنکھوں کو رونے، اور دل کو فکر کرنے کی عادت ڈالو۔''

مزید فرماتے ہیں:

''دنیا میں فکر کرنا آخرت کے سامنے حجاب ہے، اور آخرت کی فکر انسان کو حکمت بخشتی ہے اور اس کے دل کو زندہ کر دیتی ہے۔''

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو وعظ کرتے ہوئے یہی فرمایا:

(( طُوْبٰى لِمَنْ بَكَى عَلَى خَطِيْئَتِهِ، وَخَزَنَ لِسَانَهُ، وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ )) [2]

''جنت میں اس شخص کے لیے طوبیٰ (درخت کا سایہ) ہے جو اپنی خطاؤں پر

---

[1] احیاء العلوم للغزالی: ٤/ ٤٢٥.

[2] حسن السمت فی الصمت رقم: ٦٥۔ الزهد للإمام أحمد، رقم: ٣٠٣۔ الزهد للإمام وكيع، رقم: ٣١، ٢٥٥۔ اس کی سند صحیح ہے۔

Khofe Elahi se behne waly aansu www.altoheed.com

ندامت کے آنسو بہائے، اپنی زبان کی حفاظت کرے، اور اس کا گھر اس کو وسیع ہو جائے۔‘‘

ھناد بن السری الکوفی فرماتے ہیں:

’’اللہ سے خائف شخص کے کئی مقامات ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ زیادہ تر آنسو بہائے۔‘‘ [1]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تلاوتِ قرآن کے وقت رونا عارفین (باللہ) کی صفت اور صالحین کا شیوہ ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ مجھے خوفِ الٰہی سے ایک آنسو بہانا ایک ہزار دینار صدقہ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ [2]

عون بن عبداللہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ انسانی جسم کے جس حصے پر خوفِ الٰہی سے بہنے والے آنسو لگ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس حصے پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ [3]

ابن سماک رحمہ اللہ اپنے نفس کو کوستے تھے، اور اسے مخاطب کر کے فرماتے: تم زاہدوں کی سی باتیں کرتے ہو، اور منافقوں کا سا عمل، اے نفس! اس کے باوجود تم جنت کی خواہش رکھتے ہو، اور اس کے طلبگار رہو، ہائے افسوس! ہائے افسوس! وہ (جنت) تو ان لوگوں کے لیے ہے جو اعمالِ صالحہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ [4]

مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک دن وعظ و نصیحت کرتے ہوئے گفتگو کی تو حوشب رحمہ اللہ نے رونا شروع کر دیا، چنانچہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ان کے کندھے پر اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوبشر! روتے رہو، کیونکہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ بندہ روتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کا آقا اس پر رحم فرماتا ہے یعنی اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔ [5]

---

[1] الزهد لهناد بن السری، رقم: ۲۶۷، ۲۶۸.
[2] دموع الصالحين، ص: ۲۲.
[3] سير أعلام النبلاء: ۱۰۳/۵.
[4] سير أعلام النبلاء: ۳۲۸/۸.
[5] السير: ۳۶۲/۵.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altohed.com

اور یزید بن میسرۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''رونا سات اقسام پر ہے، لیکن خشیت الٰہی سے آنسو بہانا آگ کے سمندروں کو بھی بجھا دیتا ہے۔'' ❶

یہ توفیق صرف اللہ سے ملتی ہے کہ انسان اس کے ڈر اور خشیت سے آنسو بہا دے۔ ابراہیم بن عبداللہ الکتانی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ سلف کا کہنا ہے: رونا دس اجزاء پر مشتمل ہے، نو (۹) ریا کاری کے لیے ہیں، اور ایک حصہ اللہ عزوجل کے لیے ہے، اور اگر سال میں صرف ایک مرتبہ انسان خلوص نیت سے اور اس سے ڈرتے ہوئے رو دے تو یہ بھی بہت ہے۔ ❷

اس کا مطلب ہے کہ اس کی نجات کے لیے کافی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(( لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبْنُ فِي الضَّرْعِ . )) ❸

''وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے ڈر سے رو دیا، یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔''

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

---

❶ حلية الاولياء: ۱۰/۱۱۸.

❷ حلية الاولياء: ۷/۱۱.

❸ صحيح سنن ترمذی، ابواب الجهاد، باب ما جاء فی فضل الغبار فی سبيل الله، رقم: ۱۶۳۳۔ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ مستدرك حاكم: ۴/۲۶۰.

باب نمبر:٣

# دل کی نرمی کے اسباب

## پہلا سبب:......کلام الٰہی میں تدبّر

ہم اپنی اور آپ کی بھلائی اور کامیابی کے لیے آئندہ کی سطور میں وہ اسلامی ذرائع اور شرعی وسائل ذکر کریں گے جو کسی کے دل کو نرم کر دینے والے ہوتے ہیں، شاید کہ کوئی قاری انہیں پڑھے، اس کا دل نرم ہو جائے اور وہ تنہائی میں خشیتِ الٰہی سے آنسو بہادے اور اس کی اور ہماری نجات ہو جائے۔ ان شاء اللہ

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے جسے پیارے پیغمبر سیّدنا محمد ﷺ کے قلب اطہر پر نازل کیا گیا، اور اس میں علم وحکمت کے ایسے خزانے اور ایسا کھلا ہوا حق بیان کیا گیا ہے جو اگلی کتابوں میں موجود نہیں۔

اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے، کیونکہ عرب بلاغت کی انتہائی بلندی پر پہنچنے کے باوجود قرآن جیسی ایک چھوٹی سورت لانے سے عاجز رہے، تو کوئی عقل مند آدمی اس کے اللہ کی کتاب ہونے میں شبہ کیسے کرے گا۔

یہ لوگوں کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا وہ قرآن ہے جس میں ہدایت اور ندامت کے آنسو بہا کر نجات حاصل کرنے کے لیے غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں غور وفکر کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے جو انداز اختیار کیا ہے وہ یہ ہے:

﴿ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴾ (سورة محمد: ٢٤)

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل ہیں۔''

اسی لیے رسول اللہ ﷺ لوگوں کو قرآنِ مجید میں غور کرنے کی دعوت دیتے اور تبلیغ

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.aftabeed.com

فرماتے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھا تھا اس نے کہا: ''یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ غلام ہیں وہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، میری نافرمانی اور حکم عدولی کرتے ہیں۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوتا ہے تو میں انہیں جھڑکتا اور مارتا ہوں۔ آپ بتائیے میں انہیں کیسے درست کروں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا: ''انہوں نے تمہاری کیا نافرمانی کی، کیا حکم عدولی کی اور انہوں نے تمہارے ساتھ کیا غلط بیانی کی؟ ان تمام کو ماپو اور جو سزا تم انہیں دیتے ہو اسے بھی ماپو۔ اگر تمہاری سزا میں ان کی غلطیوں کا پلڑا برابر ہے تو یہ درست ہے۔ اگر تمہاری دی گئی سزا کی مقدار ان کی غلطیوں سے کم ہے تو یہ بھی تمہارے فائدے میں ہے۔ لیکن اگر تمہاری دی گئی سزا کی مقدار ان کی غلطیوں سے زیادہ ہے تو یہ تمہارے خلاف ہے۔ اتنا سنتے ہی وہ شخص پچھلی طرف گر پڑا اور دھاڑیں مار کر رونا شروع کر دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اسے کہا: ''کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پڑھی؟

﴿ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ ﴾ (الانبياء: ٤٧)

''اور ہم یوم قیامت انصاف کا میزان رکھیں گے لہٰذا کسی کی کچھ بھی حق تلفی نہ ہوگی، اور اگر چہ ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا۔

اس شخص نے جواب دیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے اس سے قبل اپنے لیے اور اس کے (غلاموں) لیے اس سے اچھی چیز نہ دیکھی تھی۔ میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر اپنے تمام غلاموں کو آزاد کرتا ہوں۔'' ❶

## ا۔ رسول اللہ ﷺ کا قرآن میں غور کرنا اور آنسو بہانا:

☆ رسول اللہ ﷺ خود بھی قرآن مجید کو پڑھ کر اور سن کر خوف الٰہی سے روتے اور آنسو

❶ صحيح سنن ترمذی، ابو اب تفسير القرآن، باب سورة الأنبياء رقم، ٣١٦٥، مسند احمد: ٢٨٠/٦، صحيح الترغيب والترهيب، باب فی ذكر الحساب رقم، ٥٠

Khofe Elahi se behne wale aansoo www.altoheed.com

بہاتے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں باب قائم کرتے ہیں ((بَابُ البکاء عند قرائة القرآن)) ''قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت (غور کرنا اور خوف الٰہی سے) رونے کا بیان۔''

اور اس کے تحت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت لائے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((اِقْرَأْ عَلَيَّ، قَالَ قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتَّى بَلَغْتُ ﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَآءِ شَهِيدًا ﴾ قَالَ لِي كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ.)) [1]

''میرے سامنے قرآنِ مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کیا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں کیا تلاوت کروں؟ آپ پر ہی تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں۔ فرماتے ہیں: پھر میں نے سورہ نساء پڑھی اور جب آیت: ﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيدًا ﴾

''پس وہ منظر کیسا ہوگا جب ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے، اور آپ کو (اے رسول!) ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔''

پر پہنچا، تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) **كُفَّ** فرمایا یا **اَمْسِكْ** راوی کو شک ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، حديث رقم: ٥٠٥٥.

Khofe Elahi se bahne wale aansoo www.altoheed.com

## ۲۔صحابہ اور سلف صالحین کا کلام الٰہی میں تدبّر کرنا اور رونا:

☆ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو ایک خط دے کر نجاشی کے پاس بھیجا اور نجاشی نے خط پڑھ کر سیّدنا جعفر بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ موجود دیگر مہاجرین کو بلا بھیجا، اور اپنے علماء اور زاہدوں کو بلا لیا، سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم کی تلاوت کی تو نجاشی اور اس کے تمام ساتھی قرآن پر ایمان لے آئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے انہی لوگوں کی حالت اور ایمانی کیفیت بیان کرنے کے لیے آپ ﷺ کی مدنی زندگی میں یہ آیات نازل ہوئیں:

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَآ أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰٓ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدہ: ۸۳)

''اور جب وہ لوگ رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ قرآن سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ حق کے عرفان کی وجہ سے اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔''[1]

☆ اور محمد بن ناجیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے فضیل رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز پڑھی سورۃ (الحاقہ) کی تلاوت کرتے ہوئے جب وہ ﴿ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴾ (الحآقه: ۳۰) ''حکم ہوگا، اسے پکڑلو پھر اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔''

پر پہنچے تو رو رو کر نڈھال ہو گئے، اور ان کے بیٹے پر غشی طاری ہوگئی، اور وہ مجھ پر گر پڑا۔[2]

☆ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے:

---

[1] تفسیر ابن ابی حاتم، تفسیر ابن کثیر: ۲/ ۱۱۸-۱۲۰.

[2] سیر أعلام النبلاء (۸/ ٤٤).

Khofe Elahi se behne waly
www.alitcheed.com

﴿إِذِ الْأَغْلَٰلُ فِيٓ أَعْنَٰقِهِمْ وَالسَّلَٰسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝﴾ (غافر: ٧١-٧٢)

''جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی جس سے پکڑ کر وہ کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے، اور پھر جہنم کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔''

تو بار بار اسی آیت کو پڑھتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی۔ [1]

☆ سلف صالحین میں سے کسی کے متعلق علامہ ابن الخراط رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب '' الصلاۃ والتھجد'' کے (ص: ٢٧٧) پر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ رات کی نماز پڑھ رہے تھے کہ قراءت کرتے ہوئے سورۃ آل عمران کی (اس) آیت پر پہنچے:

﴿وَسَارِعُوٓا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَٰوَٰتُ وَالْأَرْضُ﴾

(آل عمران: ١٣٣)

''جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف، اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔''

تو بار بار اسے پڑھتے اور روتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی، انہیں پوچھا گیا کہ جس آیت میں جنت کی چوڑائی کا ذکر ہو وہ تو نہیں رُلاتی، تو انہوں نے جواب دیا اس کی چوڑائی مجھے کیا نفع دے گی جب اس میں میرے لیے ایک قدم برابر جگہ نہ ہو۔ (لہٰذا میں رو پڑا ہوں۔)

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly anso
www.aloneed.com

---

[1] حلية الأولياء: ١/ ٥١، احياء العلوم: ١/ ٣٥٥، تنبيه الغافلين، ص: ٤٤٠.

دوسرا سبب:

## نصیحت وموعظت پر کان دھرنا

### ا۔ نصیحت کا معنی:

نصیحت کا معنی خیر خواہی، کسی کے ساتھ ہمدردی کرنا، ایسی بات بتانا جس میں اس کا مفاد ہو۔ (القاموس الوحید ص: ١٦٥٥)

علامہ قسطانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(( وَالنَّصِيْحَة مِنْ نُصْحَةِ الْعَسْلِ إِذَا صَفَّيْتَهُ مِنَ الشَّمْعِ ، أَوْ مِنَ النُّصْحِ وَهُوَ الْخِيَاطَةُ بِالنُّصْحَةِ . ))

''یعنی لفظ نصیحت ''نُصُحَةِ الْعَسُل'' سے مأخوذ ہے، جب شہد موم سے الگ کرلیا گیا ہو، یا نصیحت سوئی سے سینے کے معنی میں ہے جس سے کپڑے کے مختلف ٹکڑے جوڑ جوڑ کر ایک کردیئے جاتے ہیں۔''

اسی طرح نصیحت بمعنی خیر خواہی سے مسلمانوں کا باہمی اتحاد مطلوب ہے اور انہیں راہِ مستقیم پر لانا مقصود ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ، لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ، وَلأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَعَامَّتِهِمْ)) [1]

'' دین سچے دل سے اللہ کی فرمانبرداری، اور اس کے رسول، اور مسلمان حاکموں، اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔''

[1] صحيح بخاری / كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم الدين النصيحة ...... مسلم كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة حديث رقم: ١٩٦

Khofe Elahi se behne wale aanso www.altohoed.com

اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾ (التوبة: ٩١)

''جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خیر خواہی میں رہیں۔''

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خیر خواہی یہ ہے کہ انسان ان کی تعظیم کرے۔ زندگی بھر ان کی فرمانبرداری سے منہ نہ موڑے، اللہ کی کتاب کی اشاعت کرے، حدیث نبوی ﷺ کو پھیلائے، اس کی اشاعت کرے، اور اللہ و رسول ﷺ کے خلاف کسی پیر، مرشد، مجتہد، امام اور مولوی کی بات ہرگز نہ مانے۔

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے جب اصل ہے تو نقل کیا ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ ﴾ (الحديد: ١٦)

''کیا ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا ہے کہ اُن کے دل اللہ کی یاد سے، اور جو حق (یعنی قرآن) نازل ہوا ہے اسے سن کر نرم ہو جائیں، اور ان لوگوں کی مانند ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی، پھر اُن پر ایک لمبی مدت گذر گئی، اس لیے اُن کے دل سخت ہو گئے، اور (آج) اُن میں سے اکثر فاسق ہیں۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ یہ آیت مومنین کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ انتھیٰ

''سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''قرآن نازل ہوتے ہی تیرہ سال کا عرصہ نہ ہوا تھا جو مسلمانوں کے دلوں کو اس طرف نہ جھکنے کی شکایت کی گئی۔''

Khofe Elahi se behne... www.aiteemeed...aanso

اور سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''چار سال ہی گزرے تھے کہ ہمیں یہ حکم جاری ہوا۔'' ❶

گویا آیت کے نازل کرنے کا مقصد ایمان والوں کو یہ رغبت دلانی ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی جائے، یا اللہ تعالیٰ کا ذکر آئے تو صداقتِ ایمانی کا تقاضا ہے کہ اُن کے دلوں میں رقت وخشوع پیدا ہو۔

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام، اللہ کی نگاہ میں محبوب ترین لوگ تھے، اور وہ اللہ کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے تھے، اور ان کے دلوں پر قرآن سن کر بہت زیادہ رقت وخشوع طاری ہو جاتا تھا، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں خشوعِ قلب کے متعلق حکم دیا، تو پھر دیگر مسلمانوں کو زیادہ ڈرتے رہنا چاہیے اور قرآن سن کر خشوعِ قلب کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

آیت کے دوسرے حصے ﴿ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ ﴾ میں مومنوں کو یہود ونصاریٰ کی طرح ہو جانے سے منع کیا گیا ہے، جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی طرح تورات وانجیل نازل فرمایا، لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ ان کتابوں سے ان کا رشتہ کمزور ہوتا گیا، اور وہ انبیاء کی تعلیمات کو فراموش کرتے گئے، جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے دلوں سے خشیت الٰہی جاتی رہی، اُن میں سختی پیدا ہو گئی، اور انہوں نے تورات وانجیل کو بدل ڈالا، اور ان کے احکام پر عمل کرنا ترک کر دیا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ اس آیت کریمہ میں مومنوں کو یہود ونصاریٰ کے مانند ہو جانے سے منع فرمایا گیا ہے، جنہوں نے مرورِ زمانہ کے ساتھ معمولی دنیاوی فائدوں کے لیے اللہ کی کتاب کو بدل دیا، اسے پس پشت ڈال دیا۔ انسانوں کے خود ساختہ اقوال کو دین، اور علماء واحبار کو معبود بنالیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے دل سخت ہو گئے، اور اللہ کے کلام کو بدل دینا ان کی عادت بن گئی، اس لیے اللہ نے مسلمانوں کو کسی بھی معاملے میں ان کی مشابہت سے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب التفسير، باب ألم يأن للذين آمنو...... رقم: ٣٠٢٧

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aficheed.com

روکا ہے۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے یہود کی اسی حالت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ ﴾ (المائدہ: ۱۳)

''پھر ہم نے ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی، اور ان کے دل سخت کر دیے (جس کے نتیجے میں) وہ اللہ کے کلام میں تحریف پیدا کرنے لگے، اور انہیں جو نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے۔''

## ۲۔ نصیحت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ تھا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ ﴾ (الأعلیٰ: ۹)

''پس آپ نصیحت فرمائیں اگر نصیحت نفع بخش ہو۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (الذّٰریات: ۵۵)

''اور آپ نصیحت فرمائیں، کیونکہ آپ کا نصیحت کرنا مومنوں کے لیے فائدہ مند ہوگا۔''

''لطائف المعارف'' میں ہے کہ نصیحت یا سرزنش بالکل ایک کوڑے کی طرح ہے جیسے کوڑا جسم پر اثر کرتا ہے اسی طرح سرزنش یا نصیحت دل پر ٹھوکر لگاتی ہے اور اثر انداز ہوتی ہے۔ جب لوگوں کو نصیحت کرنا چھوڑ دیا جائے تو اس کا اثر بھی رُک جاتا ہے۔ البتہ درد کے احساس کا تعلق چوٹ کی شدت سے ہے، لہٰذا جب کسی کو زور سے چوٹ لگتی ہے تو اس کا اثر بھی زیادہ عرصہ تک رہتا ہے۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر ۶/ ۱۲۹۔ ۱۳۰.

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.altoheed.com

## ۳۔سلف صالحین کا نصیحت وموعظت سن کر آنسو بہانا؟

سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

(( وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ . ))[1]

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بڑی پُر اثر وعظ ونصیحت فرمائی جسے سن کر ہمارے دل کانپ اٹھے، اور ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔''

سیّدہ اُسماء بنت اَبی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے امتحان کا ذکر کیا جہاں انسان جانچا جاتا ہے، جب رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر کر رہے تھے تو مسلمانوں کی ہچکیاں بندھ گئیں۔[2]

## ۴۔نصیحت کب نفع دیتی ہے؟

۱۔ جب نصیحت درحقیقت نفع بخش ہو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ ﴾ (الأعلیٰ: ۹)

''پس آپ نصیحت فرمائیں اگر نصیحت نفع بخش ہو۔''

۲۔ جب نصیحت دل سے کی جائے، اسلاف میں سے بعض کا قول ہے ''نصیحت یا سرزنش اس وقت مؤثر ہوتی ہے جب یہ دل سے کی جائے، اور جس نصیحت کی بنیاد صرف قول ہو تو ایک کان سے داخل ہوکر دوسرے سے نکل جاتی ہے۔''

۳۔ نصیحت کرنے والے کا خود بھی اس نصیحت پر عمل ہو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ (الصّف: ۲،۳)

---

[1] صحیح سنن ترمذی، ابواب العلم، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدعة رقم: ۲۶۷۶.

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء في عند القبر، رقم: ۱۳۷۳.

Khof e Elahi se behne waly aansoo www.allahoheed.com

''اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو۔ یہ بات اللہ کو بہت ہی زیادہ ناپسند ہے کہ تم وہ بات کہو جس پر خود عمل نہیں کرتے۔''

۴۔ جسے نصیحت کی جارہی ہے وہ مومن ہو اور خشیت الٰہی اس کے دل میں ہو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝﴾ (الأعلیٰ: ۱۰)

''جو آدمی اللہ سے ڈرے گا وہ نصیحت قبول کرے گا۔''

۵۔ اس آدمی کو نصیحت نفع دیتی ہے جو عقل سے بہرہ ور ہو جس سے کام لے کر تائب إلی اللہ ہوگا، اور چوکنا دل و دماغ کے ساتھ سوچنے والا ہو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝﴾ (قٓ: ۳۷)

''یقیناً اس میں اس آدمی کے لیے عبرت ونصیحت ہے جس کے پاس دل ہے، یا کان لگا کر سنے درآنحالیکہ اس کا دماغ حاضر ہو۔''

۶۔ جب نصیحت موقع محل کے مطابق کی جائے، اور جسے نصیحت کی جارہی ہے وہ نصیحت کا طالب ہو تو بھی نصیحت نفع بخش بن جاتی ہے۔ سیّدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور آپ سے کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ مجھے کچھ رشد و ہدایت کی بات بتلایئے، اور آپ کے پاس (اس وقت) سردارانِ مشرکین مکہ بیٹھے تھے، اس لیے آپ ان سے منہ پھیرنے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ'' عَبَسَ'' نازل فرمائی:

﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝﴾ (عبس: ۱-۱۲)

’’نبی ترش رو ہو گئے اور انہوں نے منہ پھیر لیا کہ ان کے پاس اندھا (ابن ام مکتوم) آ گیا اور آپ کو کیا معلوم کہ شاید اس کی اصلاح ہو جاتی۔ یا نصیحت کی بات سنتا تو وہ نصیحت اسے کام آتی، لیکن جو شخص بے پرواہ ہوتا ہے اس پر آپ توجہ دیتے ہیں، حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں اگر وہ اصلاح پذیر نہیں ہوتا۔ اور جو آدمی آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے، اور اپنے رب سے ڈرتا ہے تو آپ اس کی طرف سے بے رخی برتتے ہیں۔ ہرگز نہیں بے شک قرآن ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے۔‘‘

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

تیسرا سبب:

## اپنی لغزشوں پر یاددھانی اور ندامت

جب آدمی اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے تو اس کا دل نرم ہو جاتا ہے، اور خود بخود اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سھل بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: آپ فضیل کو نہیں دیکھتے کہ اس کے آنسو رکتے ہی نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا:

(( إِذَا قَرِحَ الْقَلْبُ نَدِيَتِ الْعَيْنَانِ . )) ❶

''جب کسی انسان کے دل کو (گناہ) زخمی کر دیں تو آنکھیں خود بخود آنسو بہانا شروع کر دیتی ہیں۔''

ہر کسی کو اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہانے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، چنانچہ سیّدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! نجات کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جواب دیا:

((اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ)) ❷

''اپنی زبان کی حفاظت کرو، اور تمہارے لیے تمہارا گھر کشادہ ہونا چاہیے (کہ فضول بیٹھک کی بجائے اپنے گھر میں بیٹھے رہو) اور اپنے گناہوں پر (ندامت کے) آنسو بہایا کرو۔''

خضر علیہ السلام کے پاس جب سیّدنا موسیٰ علیہ السلام پہنچے تو انہوں نے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو یہی نصیحت فرمائی:

---

❶ سير أعلام النبلاء: ٨/ ٤٣٩.

❷ سنن ترمذی، ابواب الزهد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، رقم: ٢٤٠٦، سلسلة الصحيحة، رقم: ٨٨٨.

Khof e Elahi se behne way aansoo
www.altohod.com

(( وَلَا تَضْحَكْ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، وَالْزَمْ بَيْتَكَ ، وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ . ))[1]

''صرف خوش کن معاملہ پر ہنسو، اپنے گھر کو لازم پکڑو، اور اپنی خطاؤں پر (خشیت الٰہی سے) ندامت کے آنسو بہاؤ۔''

اور سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو یہی فرمایا:

(( طُوْبٰى لِمَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ ، وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ ، وَبَكٰى مِنْ ذِكْرِ خَطِيْئَتِهِ . ))[2]

''اس شخص کے لیے طوبیٰ ہے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اور اس کا گھر اس کو وسیع لگا اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہائے۔''

## سلف صالحین کا اپنی لغزشوں پر آنسو بہانا:

عطاء الازرق رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے کہ ایک رات وہ نماز پڑھنے کے لیے کسی ویران جگہ چلے گئے، ایک چور ان کے درپے ہوگیا، چنانچہ عطاء اللہ، مجیب الدعوات سے دعائیں کرنے لگے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محفوظ رکھ لے، اس دعاء کی وجہ سے اس چور کے ہاتھ پاؤں خشک لکڑی کی طرح ہوگئے، اور اس نے زور زور سے رونا شروع کردیا۔ اور بار بار کہہ رہا تھا کہ اللہ کی قسم! میں کبھی دوبارہ یہ کام نہیں کروں گا! جب عطاء رحمہ اللہ نے اس کی بے بسی دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ آزاد ہوگیا، اور پھر عطاء رحمہ اللہ کے پیچھے پیچھے ہولیا، اور کہنے لگا کہ میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہو؟ اس کے استفسار پر عطاء رحمہ اللہ نے کہا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جو رات کے وقت نماز پڑھنے کے لیے ویران ویران

---

[1] كتاب الزهد للإمام احمد، ص: ٩٣، حلية الأولياء: ١٤٤/٨، بسند صحيح.

[2] الزهد للإمام أحمد، ص: ٨٥، رقم: ٣٠٣، كتاب الزهد لإبن المبارك، رقم: ١١٣، كتاب الزهد للإمام وكيع: ١/ ٢٥٩، رقم: ٣١، روضة العقلاء لابن حبان، رقم: ٥٣، معجم صغير طبرانى: ٧٨/١، معجم اوسط: ١٣١/١، مسند الشاميين، رقم: ١٠٢، وسنده صحيح.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altcheed.com

جگہوں پر چلا جاتا ہے؟ تو اس نے کہا: ہاں! وہ عطاء السلمی ہے، پس وہ چور ویران جگہ کی طرف عطاء السلمی کے پاس گیا، اور عرض کیا! کہ میں اپنے فلاں فلاں جرم سے تائب ہو کر آپ کے پاس آیا ہوں، پس میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے معاف کر دے، اس پر عطاء السلمی رحمہ اللہ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے، اور رو رو کر کہنے لگے: تمہارا بھلا ہو، میں وہ عطاء الازرق نہیں ہوں۔ [1]

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

[1] دموع الصالحین، ص ۱٤۷

چوتھا سبب:

# انابتِ الٰہی

## ۱۔انابت اور توبہ کا معنی:

انابت اور توبہ کا معنی یہ ہے کہ آدمی اللہ کے خوف سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرے۔

## ۲۔توبہ کا حکم:

توبہ کے وجوب پر کتاب وسنت کے بکثرت دلائل اور امت کا اجماع موجود ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((قَالَ الْعُلَمَاءُ: اَلتَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ))[1]

''علماء نے کہا ہے کہ توبہ ہر گناہ سے واجب ہو جاتی ہے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾

(النور: ۳۱)

اے مومنو! سب کے سب اللہ کی طرف رجوع (توبہ) کرو! شاید تم کامیاب ہو جاؤ۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ﴾ (هود: ۳)

''اپنے رب سے استغفار کرو، اور اسکی طرف رجوع کرو۔''

[1] رياض الصالحين: ۱/ ۳۹۔ ۴۰ (طبعه دارالسلام).

Khofe Elahi se behnewaly aanso
www.altoheed.com

## ۳۔سبب توبہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴾ (سورۃ الحشر: ۱۸)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر ایک کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے۔''

مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت کریمہ محاسبہ نفس کے باب میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے، مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے اس میں نصیحت کی ہے کہ وہ ظاہر و پوشیدہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہیں، فرائض وواجبات کی ادائیگی کا اہتمام کریں، اور محرمات وممنوعات سے بچتے رہیں، اور ہر وقت اپنی آخرت کو سدھارنے کی کوشش میں رہیں، اور ہر دم یہ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے، اور انہیں ریکارڈ میں لا رہا ہے۔کوئی چیز اس کے علم سے مخفی نہیں ہے۔اور یہی چیز توبہ کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے۔

## ۴۔توبہ کی شروط:

اگر گناہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے، کسی آدمی کے حق سے متعلق نہیں ہے تو ایسے گناہ سے توبہ (کی قبولیت کے لیے) تین شرطیں ہیں۔اگر ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو توبہ صحیح نہیں۔

۱ یہ کہ فوراً اس گناہ کو چھوڑ دے۔(جس سے توبہ کر رہا ہے)

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ﴾ (النساء: ۱۷)

''اللہ کے نزدیک صرف ان لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے جو نادانی میں گناہ کر بیٹھتے

Khof-e-Elahi se behne waly aanso www.altafseed.com

ہیں، پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں، تو اللہ ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔''

۲۔ یہ کہ اپنے اس فعل (گناہ) پر نادم ہو۔

محسن انسانیت ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ . )) [1]

''گناہ پر شرمندگی ہی توبہ ہے۔'' بقولِ شاعر:

میری آنکھوں سے بہہ نکلے تھے جو آنسو ندامت میں
وہی بخشش کے موتی بن گئے دریائے رحمت میں

۳۔ یہ کہ وہ پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی یہ گناہ نہیں کرے گا۔

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

''اور جب ان سے کوئی بدکاری ہو جاتی ہے، یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں، تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے، اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔''

اور اگر اس گناہ کا تعلق کسی آدمی سے ہے تو اس کے لیے چار شرطیں ہیں: تین یہی (مذکورہ) اور چوتھی شرط یہ ہے۔

۴۔ کہ وہ صاحب حق کا حق ادا کرے۔ اگر کسی کا مال یا اس قسم کی کوئی چیز ناجائز طریقے سے

---

[1] صحیح سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، رقم: ۴۲۵۲، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، اور ذہبی نے اس کی موافقت کیے۔ مستدرك حاکم: ۴/ ۲۴۳.

Khofe Elahi se behne www.altofeed.com

لی ہوتو اسے واپس کرے، کسی پر تہمت وغیرہ لگائی ہوتو اس کی حد اپنے نفس پر لگوائے یا اس سے معافی طلب کر کے اس کو راضی کرے۔ اگر کسی کی غیبت کی ہے تو اسکو اس سے معاف کروائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيءٌ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ . ))[1]

''اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی طریقہ (سے ظلم کیا ہو) تو اسے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرالے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا۔ اور اگر کوئی نیک عمل اس کے پاس نہیں ہوگا تو اس کے ساتھی (مظلوم) کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔''

اور اگر کوئی ظالم مظلوم سے اپنے مظالم معاف نہ کرائے تو پھر موت کے بعد اس سے پورا پورا بدلہ دلایا جائے گا۔

## ۵۔ توبہ کی فضیلت:

نبی التوبہ، محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيْرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ . ))[2]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب المظالم والغضب، رقم: ٢٤٤٩.

[2] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب التوبة، ح ٦٣٠٩، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب الحض على التوبة، ح: ٢٧٤٧.

Khofe Elahi se behne wale anso
www.altoheed.com

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی جنگل بیابان میں اپنا اونٹ گم کر کے پھر پالیا ہو۔''

مزید فرمایا:

(( وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ لَوْلَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُلَهُمْ . )) [1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھا لیتا، اور تمہارے بجائے گناہ کرنے والی قوم کو لاتا، وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے تو رب کریم انہیں معاف کر دیتا۔''

اور فرمایا:

''چھوٹے گناہوں سے بچو، حقیقت میں چھوٹے گناہوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی قافلہ کسی وادی میں اترے پھر ان میں سے ایک شخص ایک لکڑی لائے، پھر ایک اور شخص لکڑی لائے، پھر ایک اور شخص لکڑی لائے، اور پھر باری باری تمام لوگ اتنی لکڑیاں اکٹھی کر لیں کہ آگ جلا کر اپنی روٹی پکا سکیں۔ چھوٹے گناہوں کا بھی بالکل یہی حال ہے۔ کیوں کہ چھوٹے گناہ مل کر تمہاری تباہی کا سامان بن جاتے ہیں (جس طرح لکڑیاں مل کر آگ جلانے کے قابل ہو گئیں۔) [2]

اور ایک مقام پر فرمایا:

(( لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَادِيَانِ ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ . )) [3]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة، ح: ٦٩٦٥

[2] مسند أحمد: ٣٣١/٥، معجم كبير للطبراني، رقم، ١٠٥٠٠، صحيح الجامع الصغير، رقم: ٢٦٨٦.

[3] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب مايتقى من فتنة المال، ح: ٦٤٣٦، صحيح مسلم ،كتاب الزكوة، باب لوأن لإبن آدم واديين لابتغىٰ ثالثاً ، ح: ١٠٤٩.

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.altoheed.com

''اگر ابن آدم کے پاس ایک وادی سونے کی ہو تو وہ اس پر قناعت نہیں کرے گا بلکہ چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں، اس کا منہ تو (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرماتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (یعنی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے)

## ۶۔ بے مثال توبہ کے چند واقعات:

لہٰذا جو بھی آدمی اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے، اللہ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے '' الغَفَّارُ '' بخشنے والا '' اَلتَّوَّابُ '' بہت توبہ قبول کرنے والا۔ '' اَلْعَفُوَّ '' معاف کرنے والا '' الغَفُوْرُ '' بار بار بخشنے والا'' بھی شامل ہے۔ پس ہر عاصی اور گنہگار کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، بخشش اور معافی سے بھرپور فائدہ اُٹھالے۔ ذیل کی سطور میں ہم بطور سبق اور ترغیب کے ان لوگوں کا تذکرہ بھی کر دیتے ہیں جن کی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

☆ ......سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ

سیدنا ابوسعید سعد بن مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اس نے ننانوے (۹۹) قتل کیے۔ پس اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کی بابت لوگوں سے پوچھا تو اسے ایک راہب (پادری) کا پتہ بتلایا گیا، اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں، کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس نے اس پادری کو بھی قتل کر کے سو کی تعداد پوری کر لی، اس نے پھر پوچھا کہ مجھے سب سے بڑا عالم بتاؤ؟ اسے ایک عالم کی نشاندہی کی گئی۔ اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے سو آدمی قتل کیے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس عالم نے کہا: ہاں، کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہوسکتا ہے؟ جاؤ! تم فلاں علاقے میں چلے جاؤ! بلاشبہ وہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان

کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا یہ برائی کی زمین ہے۔ چنانچہ اس نے نیکیوں کی اس بستی کی طرف سفر شروع کر دیا، ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا۔ کہ اسے موت آ گئی (اس کی روح کو لینے کے لیے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں ہی آ گئے اور ان کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: وہ تائب ہو کر آیا تھا اور دل کی پوری توجہ سے وہ اللہ کی طرف آنے والا ہے۔ عذاب کے فرشتے بولے: اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا (اس لیے وہ عذاب کا مستحق ہے، ان فرشتوں کے مابین یہ جھگڑا جاری تھا) کہ ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا، اسے انہوں نے اپنا حکم (فیصل) بنا لیا۔ اس نے فیصلہ دیا کہ دونوں زمینوں کی درمیانی مسافت کو ناپو، یعنی جس علاقے سے وہ آیا تھا وہاں سے یہاں تک کا فاصلہ، اور یہاں سے نیکوں کے علاقے کا فاصلہ، دونوں کی پیمائش کرو ان دونوں میں سے وہ جس کے زیادہ قریب ہو، وہی اس کا حکم ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس زمین کو زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ ارادہ کیے جا رہا تھا، پس اسے رحمت کے فرشتوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اسے نیک بستی کی طرف ایک بالشت قریب پایا گیا، پس اسے نیکوں میں شمار کیا گیا۔ [1]

☆ ...... غامدیہ خاتون کی توبہ

سیّدنا عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور وہ ارتکاب زنا سے حاملہ تھی۔ اس نے (آ کر) کہا: یا رسول اللہ! مجھ سے حد والے گناہ کا ارتکاب ہو گیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم فرما دیجیے! (ماحی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی (وارث، قریبی رشتے دار) کو بلایا اور فرمایا: اس کو اچھے طریقے سے پاس رکھ اور جب یہ بچہ جن لے تو اس کے بعد اس کو لے آنا، چنانچہ اس نے ایسا ہی

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الأنبياء ح: ٣٤٧٠، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل، ح: ٧٠٠٨، ٧٠٠٩.

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.altoheed.com

کیا۔ اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ نے اس کی بابت حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیئے گئے پھر آپ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بدکاری کرنے والی عورت پر آپ نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (عمر! تمہیں نہیں معلوم) اس عورت نے ایسی (خالص) توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔ کیا اس سے بھی افضل کوئی بات ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اس نے اپنی جان تک قربان کر دی؟ [1]

## ۷۔ مغفرت طلب کرنے کے لیے چند دعائیں:

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو سکھایا کہ وہ ہر حال میں اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتے رہیں، اور اس سے مغفرت ورحمت کی دعا کرتے رہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً . )) [2]

''اللہ کی قسم! میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں، اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔''

چنانچہ ہم ذیل کی سطور میں ان چند ادعیہ کا ذکر کرتے ہیں جن کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ اپنے رب سے مغفرت طلب فرمایا کرتے تھے۔

۱۔ ﴿ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ﴾ (المؤمنون: ۱۱۸)

''میرے رب! میری مغفرت فرما دے، اور مجھ پر رحم کر دے، اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

۲۔ سیدنا شداد بن اُوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یہ) سید الاستغفار

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، حديث رقم: ٤٤٣٣.

[2] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب استغفار النبى ﷺ فى اليوم والليلة، رقم: ٦٣٠٧.

Khofe Elahi se behnewaly aanso www.tohed.com

ہے، لہٰذا تم دعا کیا کرو، اور جو شخص یہ کلمات پورے یقین کے ساتھ دن کو کہے اگر شام سے پہلے فوت ہو جائے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو کوئی رات کو یہ کلمات یقین کے ساتھ کہے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے وہ بھی جنت میں جائے گا (کلمات یہ ہیں):

(( اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ ، وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ ، وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُبِكَ ، مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ، فَإِنَّهُ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ . )) [1]

''اے میرے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، مقدور بھر تیرے وعدے اور عہد پر قائم ہوں، میں اپنے اعمال کے شر سے تیری حفاظت چاہتا ہوں، مجھ پر تیری جو نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں مجھے معاف کر دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔''

۳ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ تہجد کے سجود میں یہ دعا پڑھتے سنا:

(( رَبِّ اغْفِرْلِیْ ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ . )) [2]

''اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، اے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما۔''

## ۸۔ گناہوں کو دھو دینے والے اعمال:

ذیل کی سطور میں ہم (ادعیہ کے علاوہ) ان اعمال کا ذکر بھی کیے دیتے ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نص قائم کر دی ہو کہ یہ اعمال گناہوں کی بخشش کا باعث ہیں۔ تا کہ ہر کوئی مسلمان آدمی ان اعمال کے ذریعے اپنے رب سے اپنے گناہ معاف کرا لے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب أفضل الإستغفار، ح: ٦٣٠٦ وباب مايقول إذا أصبح، ح: ٦٣٢٣.

[2] سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، رقم: ٨٧٤ علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

☆......نماز میں امام کے پیچھے آمین کہنا، اور آمین کا فرشتوں کی آمین سے ملنا

سیّدنا اَبوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( إِذَا أَمَّـنَ الإِمَـامُ فَـأَمِّنُوْا ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ أَمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . )) ❶

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت کرگئی، اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

☆......رکوع سے اٹھ کھڑے ہونے کے بعد " اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ " پڑھنا

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . )) ❷

''جب امام " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ " کہے تو تم " اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ " کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہو گیا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

☆......کھانا کھانے کے بعد دعا کرنا

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ کلمات پڑھے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے (کلمات یہ ہیں)۔

(( اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَاقُوَّة . )) ❸

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب جهر الامام بالتأمين ، ح : ٧٨٠.

❷ صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد، ح،٧٩٦.

❸ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو (وما تأخر) ''اگلے گناہ'' کے الفاظ چھوڑ کر حسن کہا ہے۔ صحيح سنن ترمذي، ابواب الدعوات، باب مايقول إذا فرغ من الطعام، ح: ٣٤٥٨، صحيح سنن أبو داؤد، ⇦⇦⇦

Khofe Elahi se behne waly ansoo
www.altohed.com

’’تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جس نے مجھے بغیر میری قوت اور طاقت کے کھانا کھلایا۔‘‘

☆......**نماز کے بعد ذکر کرنا**

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ سَبَّحَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ ، وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعَۃٌ وَّ تِسْعُوْنَ ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْكَ لَہُ لَہُ الْمُلْكُ ، وَلَہُ الْحَمْدُ ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ، غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَإِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . )) ❶

’’جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) بار (( سُبْحَانَ اللّٰہِ )) تینتیس (۳۳) بار (( اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ )) اور تینتیس (۳۳) بار (( اَللّٰہُ اَکْبَرُ )) کہا تو یہ ننانوے (۹۹) کلمات ہوگئے، اور سو (۱۰۰) کا عدد پورا کرنے کے لیے کہا (( لَا إِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْكَ لَہُ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ )) ’’اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، ساری کی ساری بادشاہت اسی کی ہے، اور اس کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘ تو اس کے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔‘‘

☆......**ایک دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہنا:**

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Khofe Elahi se behne waly aansoo
www.aitobeed.com

⇦⇦⇦ کتاب اللباس، باب مایقول إذا لبس ثوبا جدیدا ح: ٤٠٢٣، مسند احمد (٤٣٩/٣)، سنن دارمی رقم: ٢٦٩٣.

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ وبیان صفتہ حدیث، رقم: ١٢٥٣.

(( مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . )) ❶

''جس نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" دن میں سو(۱۰۰) مرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

☆......اچھی طرح وضو کرنا

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، أَوِالْمُؤْمِنُ ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهٖ، مَعَ الْمَاءِ ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ ، أَوْ نَحوَ هٰذَا ، وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ . )) ❷

''جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے، اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کیے تھے، اور جب اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں کے ساتھ کیے تھے، حتی کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔''

☆......نماز پنجگانہ، جمعہ اور رمضان کے روزوں پر محافظت کرنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلصَّلٰوتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، ح: ٦٤٠٥.

❷ صحیح سنن ترمذی، ابواب الطهارة، باب ما جاء فی فضل الوضوء، ح: ٢، مؤطا (٧٥) مسند احمد: ٣٠٣/٢۔ سنن دارمی ، ح: ٧٢٤.

Khof e Elahi se behne wale aanso www.altoheed.com

مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ . )) ❶

''پانچ نمازیں، اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا، اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ان کے درمیان والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں۔ انسان جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے۔''

☆......اذان دینا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مُدَى صَوْتِهِ . )) ❷

''یقیناً مؤذن کے گناہ اس کی آواز کی مقدار معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

☆......اذان سننے کے بعد ذکر کرنا

سیدنا سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

(( أَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا . )) ❸

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے، اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوگیا۔''

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الطهارة، ح: ٥٥٢.

❷ مسند احمد: ٢/٢٦٦، صحيح الجامع الصغير، رقم: ١٩٢٩.

❸ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٨٥١.

Khofe Elahi se behne wale aanso
www.altaheed.com

☆......اچھی مجالس میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے حاضر ہونا

سیّدنا اُنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُّنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ ، أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ . )) [1]

''جو بھی قوم اللہ کی رضا کے حصول کے لیے مجلس قائم کرتی ہے تو اسے آسمان سے منادی کرنے والا ندا دیتا ہے: تم اس مجلس سے اس حالت میں اُٹھو گے کہ تمہارے گناہ معاف ہوں گے، اور تمہاری سیاہ کاریاں نیکیوں میں بدلی ہوئی ہوں گی۔''

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

[1] اُحمد شاکر رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ مسند احمد: ۱۴۲/۳، ح: ۱۲۴۵۳. مسند ابو یعلیٰ، ح: ۴۱۴۱. طبرانی أوسط، ح: ۱۵۷۹.

## پانچواں سبب:

# کثرتِ نوافل

### ا۔نفل کے معنی ومفہوم:

''نفل'' کا معنی زائد ہے۔کہا جاتا ہے (( تَنَفَّلُ الْمُصَلِّیْ )) نوافل (فرائض سے زائد نمازیں) پڑھنا، یہ بھی کہا جاتا ہے (( هُوَ یُصَلِّیْ النَّافِلَةَ )) وہ فرض کے علاوہ نفل نماز پڑھتا ہے۔

اور شرعی طور پر نفل فرض اور واجب کے علاوہ اس عمل کو کہتے ہیں۔ جو مسلمان پر فرض نہ ہو، اور وہ اسے اپنی مرضی وخوشی سے سرانجام دے۔[1] فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ ﴾ (البقرة: ١٨٤)

''اور جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرنا چاہے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔''

### ۲۔نوافل کی فضیلت:

☆......نفلی عبادت بندے کی طرف اللہ کی محبت کھینچ لاتی ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے، اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں

---

[1] المعجم الوسیط ص: ۱۱٤۷، القاموس الوحید ص: ۱٦۸۸.

Khof-e-Elahi se behne wale aanso www.atoheed.com

اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں، اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کی وجہ سے تکلیف جسمانی کو پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا بُرا لگتا ہے۔ [1]

**فائدہ**: ......اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

''اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بندہ عین اللہ ہو جاتا ہے جیسے معاذ اللہ اتحادیہ اور حلولیہ کہتے ہیں، بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے، اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے حواس ظاہری و باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ سے صرف وہی کام لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے۔ خلافِ شریعت اس سے کوئی کام سرزد نہیں ہوتا۔''

☆......کثرت سے نوافل ادا کرنا نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے:

سیّدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارا کرتا تھا، اور رات کو آپ ﷺ کے لیے وضو اور استنجا کرنے کے لیے پانی رکھا کرتا کہ (ایک رات) مجھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''سَلْ'' مجھ سے سوال کرلو، پس میں نے عرض کیا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ح: ٦٥٠٢۔ مسند احمد، ح: ٢٦١٩٣.

میں جنت میں بھی آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور خواہش ہو تو بتا دو؟ (فرماتے ہیں) میں نے پھر کہا: میری یہی خواہش ہے (کہ جنت میں بھی آپ کے ساتھ رہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ . )) [1]

''پس زیادہ سے زیادہ نفل و نوافل ادا کر کے میری مدد کرو۔''

کسی نے خوب کہا ہے

وہ سجدہ روحِ زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں ممبر و محراب

☆.....نوافل فرائض کو مکمل کرتے اور ان کے نقص کو پورا کرتے ہیں:

سیّدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''روزِ قیامت بندے سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے، اگر اس نے اسے مکمل کیا ہوگا تو وہ اس کے لیے مکمل لکھ دی جائے گی، اور اگر اس نے اسے مکمل نہیں کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا، ذرا دیکھو، میرے بندے نے کوئی نفل نماز بھی پڑھی تھی یا نہیں؟ (اگر نفل نماز پڑھی تھی تو) اس کے ذریعے اس کی فرض نمازوں کو مکمل کر دو، پھر زکاۃ کا اور اس کے بعد باقی تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح لیا جائے گا۔'' [2]

☆.....نماز نفل کے ذریعے درجات بلند ہوتے ہیں اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں:

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان سے محبوبِ رب العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث علیه، ح: ۱۰۹٤.

[2] سنن ابو داؤد/ رقم: ۸٦٤، سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوٰة والسنة فیها، رقم: ۱٤۲۵، اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، مزید دیکھیں: مسند أحمد: ۲/ ۲۹۰۔ احمد شاکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: إسناده صحیح.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً . )) ❶

''آپ زیادہ سے زیادہ سجدے کیا کرو، کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرو گے تو وہ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹادے گا۔''

☆ ......نماز نفل گھر میں باعث برکت ہے:

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا . )) ❷

''اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو، اور انھیں بالکل مقبرہ نہ بنالو۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( وإنما حث على النافلة في البيت لكونه أخفى وأبعد من الرياء ، وأصون من المحبطات ، وليتبرك البيت بذلك ، وتنزل فيه الرحمة والملائكة ، وينفر منه الشيطان . )) ❸

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں نماز نفل ادا کرنے کی ترغیب اس لیے دی تاکہ انسان ریاکاری سے محفوظ رہ سکے، اور اس کی نماز اعمال ضائع کرنے والے امور سے زیادہ محفوظ رہتی ہے، اور تاکہ گھر میں برکت آئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو، اور فرشتے آئیں اور شیطان بھاگ جائے۔''

☆ ......نفلی نماز سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (اتنا لمبا) قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک (بوجہ ورم) پھٹنے لگتے۔ سیّدنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (میں نے عرض

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، رقم الحديث: ٤٨٨.

❷ صحيح بخارى، كتاب الصلاة، رقم: ٤٣٢، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: ٧٧٧.

❸ شرح مسلم، ص: ٦٤٦، طبع دار ابن حزم.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforreed.com

کیا) اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، حالانکہ اللہ (غفور، رحیم) نے تو آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کردی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

(( أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا . ))[1]

''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

## ۴۔ چند نفلی عبادات کا بیان:

ذیل کی سطور میں اب ہم چند نوافل عبادات کا ذکر کرتے ہیں تاکہ کوئی بھی مسلمان ان کے ذریعہ سے اپنے رب کو راضی کرلے اور محبوبیت کے درجہ پر فائز ہوجائے۔

☆ ......فرائض کے ساتھ مؤکدہ سنتیں، اور وہ بارہ رکعات ہیں:

جیسا کہ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(( مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ . ))[2]

''جو شخص دن اور رات میں بارہ (۱۲) رکعات پڑھتا ہے، اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

(( مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ . ))

''میں نے جب سے ان بارہ رکعات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے، تب سے انھیں کبھی نہیں چھوڑا۔''

☆ ......ان بارہ رکعات کی تفصیل:

''ظہر سے پہلے چار (۴) اور اس کے بعد دو (۲) مغرب کے بعد دو (۲) عشاء

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، رقم: ٢٨٢٠، صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم: ٤٨٣٧.

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، ح: ٧٢٨.

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altohed.com

کے بعد دو (۲) اور فجر سے پہلے دو (۲) رکعات۔'' ❶

☆...... **نمازِ چاشت** :......رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى )) ❷

''تم میں سے ہر آدمی اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ذمے اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے، پس ہر ایک بار (سُبْحَانَ اللّٰهِ) کہنا صدقہ ہے، ہر بار (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہنا صدقہ ہے، ہر بار (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کہنا صدقہ ہے، ہر مرتبہ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہنا صدقہ ہے، اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، اور ان کے مقابلے میں چاشت کی وہ دو رکعتیں بھی کفایت کر جاتی ہیں جو کوئی انہیں ادا کرتا ہے۔''

☆...... **وضو کے بعد دو رکعت پڑھنا**: ......سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

(( يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ . )) ❸

---

❶ صحيح سنن ترمذى، كتاب الصلاة، رقم: ٤١٤، ٤١٥.

❷ صحيح مسلم ، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحىٰ، ح: ١٦٧١.

❸ صحيح بخارى، كتاب التهجد، باب فضل الوضوء بالليل والنهار، ح: ١١٤٩. صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال رضى الله عنه، ح: ٦٣٢٤.

Khofe Elahi se behne waly ansoo
www.alhfeed.com

''اے بلال! مجھے تم اپنا وہ عمل بتاؤ جو تم نے اسلام میں سب سے زیادہ اُمید والا کیا ہے، اس لیے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے کوئی عمل اپنے نزدیک اس سے زیادہ اُمید والا نہیں کیا کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی وضوء (یا غسل) کیا اس کے ساتھ، جتنی نماز میرے مقدر میں تھی، میں نے ضرور پڑھی۔''

☆...... **قیام اللیل (نمازِ تہجد)** :......اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ﴾ (السجدہ: ۱۶)

''(اہل ایمان) کے پہلوان کے بستروں سے دور رہتے ہیں۔''

اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

(( كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا. )) [1]

''نبی ﷺ رات کو اتنا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک (ورم سے) پھٹ جاتے، پس میں نے (ایک دن) آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں اتنی مشقت برداشت کرتے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ بھی بخش دیے گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

سیّدنا اَبواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰى

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك، ح: ۱۱۳۰. صحیح مسلم، کتاب المنافقین، باب اکثار الأعمال والإجتهاد فی العبادة، ح: ۲۸۲۰.

Khofe Elahi se behne wale ansoo
www.altafseer.com

رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ . )) ❶

''تم قیام اللیل ضرور کیا کرو، کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت تھی، اور اس سے تمھیں تمہارے رب کا قرب حاصل ہوتا ہے، اور یہ گناہوں کو مٹانے والا، اور برائیوں سے بچانے والا (عمل) ہے۔''

☆......**شب قدر کا قیام** :......رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّإِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❷

''جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا (اللہ کی عبادت کی) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

☆......**شعبان کے روزے** :......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

(( لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ . وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا . )) ❸

''کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ (نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے، بلاشبہ آپ شعبان کا پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔''

اور ایک رروایت میں ہے کہ ''آپ سوائے چند دنوں کے شعبان کے باقی روزے رکھتے تھے۔''

☆......**یوم عرفہ کا روزہ** :......سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ اس کو البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے، صحيح سنن ترمذی، رقم: ۳۴۵۹، ارواء الغليل، رقم: ۴۵۲، امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ مستدرك: ۱/ ۳۰۸.

❷ صحيح بخاری، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ح: ۲۰۰۸. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب فی قيام رمضان وهو التراويح، ح: ۱۷۸۱.

❸ صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب صوم شعبان، ح: ۱۹۷۹. صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صيام النبی صلی الله عليه وسلم فی غير رمضان، ح: ۲۷۲۱، ۲۷۲۲.

Khofe Elahi se behne wale ansoo
www.altoneed.com

سے عرفہ کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ . )) [1]

''عرفہ کا روزہ ایک سال گزشتہ، اور ایک آئندہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

☆...... **عاشوراء اور نویں محرم کے روزے**: ......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

(( أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ . )) [2]

''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا، اور لوگوں کو بھی اس دن کا روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی۔''

اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَئِنْ بَقِيْتُ إِلٰى قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ . )) [3]

''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو (۹) محرم کا روزہ (بھی) رکھوں گا۔''

☆...... ان روزوں کے علاوہ شوال کے چھ روزے، سوموار اور جمعرات کے روزے، اور ہر مہینے تین روزے رکھنے بھی مستحب اور نفل عبادت ہیں۔ [4]

☆...... **کسی دوسرے روزہ دار کا روزہ کھلوانا**: ......رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر، وصوم يوم عرفة، ح: ١١٦٢ .

[2] صحيح بخاری، كتاب الصوم ،باب صيام عاشوراء، ح: ٢٠٠٤ـ صحيح مسلم ، كتاب الصيام، باب صوم عاشوراء، ح: ٢٦٥٦ .

[3] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب أى يوم يصام في عاشورا، ح: ١١٣٤ .

[4] تفصیل کے لیے دیکھیے: صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب صلاة الضحىٰ، ح: ١١٧٨ . صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعًا لرمضان، ح: ٢٧٥٨، باب استحباب صيام ثلاثة أيام فى كل شهر، ح: ٢٧٥٢ ، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحىٰ، ح: ١٦٧٢ .

Khofe Elahi se behne wale ansoo
www.altoheed.com

(( مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ ، غَيْرَ أَنَّهُ لا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ . )) ❶

''جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس (روزہ دار) کے برابر اجر ملے گا، اور روزہ دار کے اجر میں کمی بھی نہیں کی جائے گی۔''

☆...... **اعتکاف کرنا** :......سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(( كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و سَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ . )) ❷

''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔''

☆...... **انفاق في سبيل الله** :......فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾

(البقره: ٢٧٤)

''جو لوگ اپنے اموال رات اور دن میں خفیہ اور کھلے طور پر خرچ کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ثابت ہے، اور اُن پر نہ خوف طاری ہوگا اور نہ اُنہیں کوئی غم لاحق ہوگا۔''

جس کام کے لیے تو آیا تھا اے انسان
خانہ خراب تجھ سے وہی کام رہ گیا

❀❀❀❀

---

❶ صحيح: سنن ترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء فی الاعتکاف إذا خرج منه، ح: ٨٠٧، اسے ابن خزیمہ (٢٠٦٤) اور ابن حبان (موارد الظمأن: ٨٩٥) نے صحیح کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الأعتکاف فی العشر الأواخر، ح: ٢٠٢٥. صحيح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب اعتکاف فی العشر الأواخر من رمضان، ح: ٢٧٨٠.

Khofe Elahi se behne wale ansoo www.aitcheed.com

چھٹا سبب:

## دنیا سے بے نیازی

### ا۔ دنیا کی زندگی محبوب اور دل پسند:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا ۘ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝﴾ (البقرہ : ۲۱۲)

''جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان کے لیے دنیا کی زندگی بڑی محبوب ودل پسند بنا دی گئی ہے، ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں مگر قیامت کے روز پرہیزگار لوگ ہی ان کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے، رہا دنیا کا رزق تو اللہ کو اختیار ہے جسے چاہے بے حساب دے۔''

''سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جزیہ وصول کرنے کے لیے بحرین بھیجا، وہ جب بحرین سے (ایک لاکھ اسی ہزار درہم جزیہ کا) مال لے کر آئے، اور انصار کو ان کے آنے کا علم ہوا تو انہوں نے (اپنے اپنے قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی بجائے) صبح کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مسجد نبوی میں) ادا کی ،نماز سے فارغ ہوتے ہی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرائے۔ پھر فرمایا: میرا گمان ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کچھ مال لے کر آئے

ہیں، وہ بولے: ہاں! یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کہ خوش ہو جاؤ، اور امید رکھو کہ تمہاری خوشی اور مسرت کا دور آنے والا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مفلس ہو جاؤ گے، میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دولتِ دنیا تم پر کشادہ ہو جائے گی جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر یہ کشادہ ہوئی تھی، اور ان ہی کی طرح تمہیں مال و دولت کی طرف رغبت ہوگی اور اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے، اور یہ دنیا کی فراوانی، وسعت اور اس کی طرف بے انتہا رغبت تمہیں تباہ کر کے رکھ دے گی، جیسا کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو بربادی اور ہلاکت کے غار میں دھکیل دیا تھا۔'' [1]

## ۲۔ دنیا و آخرت کی بھلائی مانگنا:

لہٰذا تم دنیا و آخرت کی بھلائی مانگا کرو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ ﴾ (البقرہ: ۲۰۰ تا ۲۰۲)

''ان لوگوں میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ جو کہتا ہے: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں سب کچھ دیدے، ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی، اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا، ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق (دونوں جگہ) حصہ پائیں گے، اور اللہ کو حساب چکاتے کچھ دیر نہیں لگتی۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الرقاق، باب الدنيا سجن للمؤمن ......: ٧٤٢٥.

Khofe Elahi se behne waley aansoo www.atoheed.com

## ۳۔ دنیا کی حقیقت:

اور دنیا کی حقیقت سے آ گاہ رہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهِ فِي الْيَمِّ ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ بِمَ تَرْجِعُ ؟)) ❶

''اللہ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت صرف اتنی ہے جیسے کوئی سمندر میں (شہادت کی) انگلی ڈالے، پھر (نکال کر) دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے؟''

اس ارشادِ رسول ﷺ نے سمندر میں انگلی ڈالنے سے جتنا پانی انگلی میں آتا ہے پانی کی اس مقدار سے دنیا کو، اور باقی ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے آخرت کی زندگی کو تشبیہ دی ہے، آخرت کی لازوال نعمتوں اور ابدی کامرانیوں کو نظر انداز کر کے ایسی بے وزن اور حقیر دنیا کو زندگی کا نصب العین بنا لینا اپنی ذات کے ساتھ ظلم اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

## ۴۔ دنیا کی وقعت:

کیونکہ دنیا کی وقعت نگاہِ باری تعالیٰ میں مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

(( لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَاءٍ . )) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی نگاہ میں اگر دنیا مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ پانی کا ایک گھونٹ بھی کسی کافر کو نہ پلاتا۔''

اس ارشادِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، (٧١٩٧).

❷ صحيح سنن ترمذی، كتاب الزهد، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عزوجل، رقم الحديث: (٢٣٢٠). سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، ٤١١٠، مستدرك حاكم: ٣٠٦/٤.

Khof-e-Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

مال واسباب اور عیش وعشرت کے سامان کی کوئی قدر و قیمت نہیں، بلکہ اس کا بہت بڑا حصہ کفر اور الحاد کے علمبرداروں کو دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝﴾

(آل عمران: ١٤)

''لوگوں کے لیے مرغوباتِ نفس یعنی عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چنیدہ (نشان لگے ہوئے) گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں، بڑی مزین کی گئی ہیں مگر یہ سب دنیا کی چندروزہ زندگی کے سامان ہیں، اور حقیقت میں بہتر ٹھکانہ تو اللہ کے پاس ہے۔''

دراصل آج ہمارے نزدیک کامیابی کا معیار دنیا کا حصول اور دنیا کا مال ومتاع ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیاب وہ شخص ہے جو جہنم سے آزاد ہوکر جنت میں چلا گیا، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾ (آل عمران: ١٨٥)

''(آخرکار) ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو، کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے، اور جنت میں داخل کردیا جائے، رہی یہ دنیا کی زندگی، تو یہ محض ایک ظاہر فریب کی چیز ہے۔''

Khofe Elahi www.aansoo.com waly aanso

## ۵۔ دنیا سے محبت اور موت سے نفرت:

آج یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ ملت اسلامیہ زندگی کے ہر شعبہ میں ذلت، انتشار، تفرقہ بازی، بداخلاقی، ذہنی آوارگی اور فکری ونظریاتی الحاد میں مبتلا ہے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ کافر قوموں نے ہماری تہذیب وتمدن، اور ہمارے نظریات پر بھرپور حملے کیے ہیں، مغربی دنیا کے سفید ہاتھی اور کیمونسٹ بلاک کے سرخ دیو نے اسلام سے ایسا خوفناک انتقام لیا ہے جس کی دنیا کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی، کروڑوں مسلمان کردار کی قوت سے محروم ہوکر کافرانہ، اور باطلانہ نظام کے بے پناہ سیلاب میں تنکوں کی طرح بہتے چلے جارہے ہیں۔ سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

(( يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعَي عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلَى قَصْعَتِهَا ، فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ:بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِ عَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ . )) [1]

”عنقریب غیر مسلم قومیں تمہاری سرکوبی کے لیے ایک دوسرے کو بلائیں گی، اور پھر وہ سب مل جل کر دھاوا بول دیں گی، جیسا کہ بہت سے کھانے والے افراد ایک دوسرے کو بلا کر دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا (حضور ﷺ!) کیا اس وقت ہماری تعداد بہت تھوڑی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس وقت تم تعداد میں کثیر ہوگے، لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے جھاگ اور خس وخاشاک سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہوگا کہ

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب الملاحم، باب في تداعي الأمم على الإسلام، ٤٢٩٧ . سلسلة الاحاديث الصحيحه، رقم: ٩٥٨ .

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

دشمن قوموں کے دل میں تمہارا رعب ختم ہو جائے، اور تمہارے دل وہن کا شکار ہو جائیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! وھن کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔''

## ۶۔ثواب دنیا:

موت کا ایک دن مقرر ہے، اُس دن اور اس وقت سے پہلے نہیں آ سکتی، اور جب کسی کا مقرر وقت آ جائے تو وہ اس سے بچ نہیں سکتا، لہٰذا اپنے نیک اعمال کے ذریعہ دنیاوی فوائد و مصالح کے حصول کی نیت نہ رکھو، کیونکہ جو اپنے نیک اعمال کے ذریعہ دنیاوی فوائد کے حصول کی نیت کرتا ہے تو اسے اس کی مانگ کے مطابق دے دیا جاتا ہے، لیکن آخرت میں اُس کا کوئی اجر اُسے نہیں ملے گا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ۝﴾ (آل عمران : ۱٤٥)

''کوئی ذی روح اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا، موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے جو شخص ثوابِ دنیا کے ارادہ سے کام کرے گا، اس کو ہم دنیا میں سے ہی دیں گے۔ اور جو ثوابِ آخرت کے ارادہ سے کام کرے گا، وہ آخرت کا ثواب پائیگا، اور شکر کرنے والوں کو ہم ان کی جزا ضرور عطا کریں گے۔''

رسول اللہ ﷺ دنیا کی بجائے آخرت کی نعمتوں کو حاصل کرنے میں لگے رہتے۔ چنانچہ؛ سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا تہبند ٹھیک کیا، اس وقت آپ ﷺ کے پاس صرف یہی کپڑا تھا، آپ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کا نشان پڑا ہوا تھا، پھر میں نے

Khofe Elahi se behne www.alhoreen.

خزانۂ رسول ﷺ پر نگاہ ڈالی تو اس میں (ایک صاع) تقریباً اڑھائی کلو کے قریب جو تھے۔ ایک درخت کے پتے بھی کچھ اتنی ہی مقدار کے تھے جن سے چمڑا رنگا جاتا ہے، دیوار پر ایک چمڑا بھی لٹک رہا تھا جو پوری طرح رنگا ہوا نہیں تھا (یہ منظر دیکھ کر) میری آنکھیں اشک بار ہوگئیں، آپ ﷺ نے فرمایا: عمر! کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا: حضور! ﷺ کیا اب بھی مجھے رونا نہ آئے، چٹائی کے نقوش آپ ﷺ کے پہلو پر ثبت ہو گئے ہیں، آپ کا یہ خزانہ بھی میرے سامنے ہے، حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں، ادھر روم اور ایران کے بادشاہوں کو میں عیش ونعمت کی بہاروں میں دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر! کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ ہمارے لیے آخرت کی نعمتیں ہیں، اور انہیں صرف دنیا میں مل رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، کیوں نہیں۔ [1]

مزید سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

(( نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اِتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً، فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا، وَمَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا . )) [2]

''کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے، پھر اُٹھ کھڑے ہوئے تو آپ کے پہلو پر اس کے نشانات کا اثر تھا، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر ہم آپ ﷺ کی راحت کے لیے ایک نرم گدا لے لیں تو بہتر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دنیا سے کیا سروکار؟ میں دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے سایہ سے تھوڑی دیر ستانے کے لیے ٹھہرتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب فى الإيلاء...... رقم الحديث: ٣٦٩١.

[2] صحيح سنن ترمذى، كتاب الزهد، رقم: ٢٣٧٧. مسند ابو داؤدالطيالسى، (٢٧٧). مسند احمد، ١/ ٣٩١).

Khofe Elahi se behne waly aanso www.atoheed.com

آگے چل پڑتا ہے۔''

## ۷۔حیاتِ دنیا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ دنیا سے دل نہ لگانا، کیونکہ یہ دنیا کی زندگی کھیل تماشا ہے، اور یہ کھیل تماشا ایک نہ ایک دن ختم ہوجانا ہے، اور پھر وہ آخرت کی ابدی زندگی شروع ہوجانی ہے جس کو زوال نہیں، اور نہ ہی ختم ہونے والی ہے۔ آج یہ لوگ کہتے ہیں کہ زندگی جو کچھ بھی ہے بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے، اور ہم مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اُٹھائیں جائیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (الانعام: ۳۰۔۳۲)

''کاش وہ منظر تم دیکھ سکو جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے، اس وقت ان کا رب ان سے پوچھے گا: کیا یہ (دوبارہ زندہ ہونا) برحق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، ہمارے رب کی قسم! اللہ فرمائے گا: اچھا اب اپنے انکارِ حقیقت کی پاداش میں (جو دنیا میں کرتے رہے) عذاب کا مزا چکھو۔

نقصان میں بڑھ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے اپنی ملاقات کو جھوٹ قرار دیا۔ جب اچانک وہ گھڑی آجائے گی تو یہی لوگ کہیں گے: افسوس! ہم سے اس معاملہ میں کیسی (کمی) کوتاہی ہوئی۔ اور ان کا حال یہ ہوگا کہ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے۔ دیکھو! کیسا برا بوجھ ہے جو یہ اُٹھا رہے

Khofe Elahi se behne www.aalobee.co

ہیں۔ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے۔ حقیقت میں آخرت کا ہی مقام ان لوگوں کے لیے بہتر ہے، جو زیاں کاری سے بچنا چاہتے ہیں۔ پھر عقل سے کام نہیں لیتے ہو۔''

اور ایک مقام پر فرمایا کہ یہ دنیا کی زندگی ایک فریب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

﴿ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ﴾ (الأنعام: ۷۰)

''اور آج چھوڑیں ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے۔ اور جنہیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا کیے ہوئے ہے، ہاں! مگر آپ قرآن سنا کر نصیحت اور تنبیہ کرتے رہیں کہ کہیں کوئی شخص اپنے کیے کرتوتوں کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے، اور گرفتار بھی اس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی ومددگار اور سفارشی اس کے لیے نہ ہو، اور اگر وہ ہر ممکن چیز (جو روئے زمین پر ہے) فدیہ میں دے کر چھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کی جائے۔''

اگر تو دنیا کی زندگی کے یہ دن ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے مطابق بسر کیے تو یہ زندگی ہماری مبارک زندگی ہوگی لیکن اگر بات اس کے برعکس ہوئی تو زندگی کے ہوتے ہوئے معافی اور پکی توبہ ضروری ہے، کیونکہ سانس کے بند ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی زندگی کے چند روز مزے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا

Khof-e-Elahi se behne waly aanso www.alforeed.com

لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○﴾ (یونس: ۲۴)

''دنیا کی یہ زندگی (جس کے نشے میں مست ہو کر تم ہماری نشانیوں سے غفلت برت رہے ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار جسے آدمی اور جانور سب کھاتے ہیں خوب گھنی ہو گئی، پھر عین اس وقت جب کہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں، اور ان کے مالک سمجھ رہے تھے کہ اب ہم ان سے فائدہ اُٹھانے میں قادر ہیں۔ یکا یک رات کو یا دن کو ہمارا عذاب آ گیا اور ہم نے اُسے ایسے غارت کر کے رکھ دیا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں، اس طرح ہم نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو سوچنے سمجھنے والے ہیں۔''

اور اللہ کے نزدیک دنیا کی اہمیت کیا ہے۔ چنانچہ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ، وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ، فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ، فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ! لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ.)) [1]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گاؤں (جو کہ مدینہ کے اطراف میں بلندی پر واقع ہے) سے آتے ہوئے (مدینہ طیبہ کے) بازار سے گزر ہوا، کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے چھوٹے کان والی بکری کے مردہ بچے کو پڑا دیکھا تو اسے

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، رقم الحدیث: ۷۴۱۸.

کان سے پکڑ کر حاضرین سے سوال کیا: تم میں سے کون ہے جو اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم تو اسے کسی قیمت پر بھی لینا پسند نہیں کرتے۔ یہ ہمارے کس کام آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) تم اسے اپنے لیے پسند کرتے ہی ہو، انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ بھی ہوتا تو معیوب ہونے کی وجہ سے خریدنے کے لیے موزوں نہ تھا اب تو یہ کانوں کے عیب کے باوجود مردہ بھی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے (اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے زیادہ حقیر اور بے وزن ہے جتنا بکری کا مردہ بچہ تمہاری نگاہ میں بے وزن اور حقیر ہے۔''

قرآن مجید کے ایک اور مقام کے مطالعہ کرنے سے معلوم پڑتا ہے کہ دنیا کی زندگی ایک دھوکہ ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪﴾ (لقمن: ۳۳)

''لوگو اپنے رب کے غضب سے بچو، اور اس دن سے ڈرو جب کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا، اور نہ کوئی بیٹا ہی اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ دینے والا ہوگا، فی الواقع اللہ کا وعدہ سچا ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے۔''

اور حیاتِ دنیا کیا ہے؟ مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ﴾ (الحدید: ۲۰)

''خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی

Khof e Elahi se behne ... www.alhameed... (watermark)

ہے، اور ظاہری نمود و نمائش، اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا، اور مال اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔''

## ٨۔ دنیا کی زندگی پر مطمئن ہونا:

حقیقت بات تو یہ ہے کہ لوگ دنیا کی زندگی پر مطمئن ہوگئے ہیں، اور آخرت کی زندگی تو بالکل ہی بھول چکے ہیں جبکہ یہ چیز خسارے کا باعث ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کلامِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝﴾ (یونس: ٧-٨)

''حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے، اور دنیا کی زندگی پر ہی راضی اور مطمئن ہوگئے ہیں، اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہوگا بسبب ان برائیوں کے جو وہ (اپنے اس غلط عقیدے اور غلط طرزِ عمل کی وجہ سے) کرتے رہے۔''

قرآن مجید کی اس مذکورہ آیت کریمہ سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ظاہری شان وشوکت کو دیکھ کر انسان اپنی اصل سے غافل ہو جاتا ہے، اور جب اس کی موت کا وقت آجاتا ہے تو تب وہ جا کر کاش کاش کی رٹ لگاتا ہے، حالانکہ عقل مند تو وہ ہے جو اپنی زندگی میں ہی محاسبہ کرلے۔

## ٩۔ طالبِ دنیا کا انجام:

فرمانِ باری تعالیٰ:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا

Khofe Elahi se behne waly aa
www.altoheed.com

وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○﴾

(هود: ۱۵-۱۶)

''جولوگ بس اس دنیا کی زندگی اور اس کی زیب وزینت کے طالب ہوتے ہیں ان کے اعمال کا بدلہ ہم انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں، اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی، مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے (وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب برباد ہو گیا، اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔''

دنیا کی زندگی متاع قلیل ہے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○﴾ (الرعد: ۲۶)

''اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے، اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے، یہ لوگ دنیوی زندگی میں مگن ہیں، حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔''

جو لوگ دنیا کی چند روزہ زندگی میں ہر طرح کے مادی فائدے اور عیش و آرام کے اسباب مہیا کر لیتے ہیں وہ آخرت میں کامیاب نہیں ہو سکتے، اور جن کی تگ ودو کا ہدف یہ ہو کہ اللہ کے لیے جینا ہے اور آخرت کی زندگی میں کامیاب ہونا ہے وہ دنیا پرستوں کی طرح مال ودولت کے پیچھے ہلکان نہیں ہو سکتے، جس شخص نے جتنا وقت جس جگہ رہنا ہے وہ اتنی ہی اس جگہ کے لیے تیاری کر لے۔

## ۱۰۔ دنیا میں منہمک نہ ہو جاؤ بلکہ اس سے بے نیازی برتو:

جو شخص دنیا میں منہمک ہو جاتا ہے تو دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے، جب بندہ دنیا

کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے، اور دنیا کی دلفریب بہاروں میں کھو جاتا ہے۔ جوں جوں دولت مند بننے کے شوق میں انسان دنیا کی رنگین بہاروں میں غرق ہو جاتا ہے ویسے ویسے اصل مقصد یعنی آخرت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ امام الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے:

(( لَا تَتَّخِذُوْا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِى الدُّنْيَا . )) [1]

''تم دنیا کو اس طرح حاصل نہ کرو کہ اس میں منہمک ہو جاؤ۔''

مومن کا وطن تو آخرت ہے، اور یہ دنیا اس کی کمائی کی جگہ ہے اس لیے دنیا سے دل نہیں لگانا چاہیے۔ اس کو اپنا وطن نہیں بنانا چاہیے۔ پس دنیا کی محبت دل کو سخت بنا کر اللہ سے دور کر دیتی ہے، دنیا سے نفرت اور بیزاری دل کو نرم کرتی ہے، اور خشوع میں اضافہ کرتی ہے، اور انسان کی آنکھوں سے آنسو جاری کرتی ہے۔ پس تم دنیا میں تن آسانی سے بچو، اس کو بے قدر جانو، اسے حقیر جانو، اور اس سے دست کش ہو جاؤ، اور ایسی کتابوں کا مطالعہ کرو جن کے پڑھنے سے تمہاری نگاہوں میں دنیا ہیچ ہو جائے، چنانچہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

(( قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِىْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ ، وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ ، وَلَا تَسْتَخْلِقِىْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ . )) [2]

''مجھے رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم میرے ساتھ جنت میں رہنا چاہتی ہو تو اتنی دنیا تمہارے لیے کافی ہونی چاہیے جتنا سامان کسی مسافر کے پاس ہوتا ہے، اور خبردار! دنیا کے طلبگار مالداروں کے پاس مت بیٹھنا، اور کپڑا پرانا ہو جائے تو اسے مت اتار پھینکو، بلکہ پیوند لگا کر پہنو۔''

---

[1] صحيح سنن ترمذى، ابواب الزهد، رقم الحديث: (٢٣٢٨). مسند احمد (٣٧٧/١)، مسند حميدى (١٢٢).

[2] امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ المستدرك للحاكم: (٣١٢/٤)، صحيح الترمذى، ابواب اللباس، باب ماجاء فى ترقيع الثوب، (١٧٨٠).

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altoheed.com

## ۱۱۔ رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے نیازیاں:

اللہ کے رسول ﷺ کی دنیا سے دست کشی کی تعلیمات پر غور کریں، آپ کی خوراک، لباس اور گھریلو سامان اور طرز زندگی کو آپ ﷺ کے اقوال کی نظر میں دیکھیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

(( مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ . )) ❶

”نبی ﷺ کی مدینہ آمد کے بعد آلِ محمد ﷺ نے کبھی برابر تین دن گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔“

عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا:

(( ابْنُ أُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ ، وَمَا أُوْقِدَتْ فِيْ أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ ، فَقُلْتُ مَا كَانَ يَعِيْشُكُمْ؟ قَالَتْ اَلْأَسْوَدَانِ؛ اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ ، وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ . )) ❷

”اے میرے بھتیجے! ہم نے تین نئے چاند اس طرح دیکھے کہ پورے دو ماہ تک اللہ کے رسول ﷺ کے گھر میں چولہا نہ جلا، میں (عروہ) نے پوچھا: پھر آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا صرف دو کالی چیزوں کھجور اور پانی پر، تاہم اللہ کے رسول ﷺ کے ہمسایہ میں چند انصار تھے جن

---

❶ صحيح بخارى، كتاب الاطعمة، باب ماكان النبى صَلّى الله عليه وسلم وأصحابه يأكلون (٥٤١٦). صحيح مسلم، كتاب الزهد، (٧٤٤٣).

❷ صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب كيف كان عيش النبى ﷺ وأصحابه...... (٦٤٥٩). صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، رقم: (٧٤٤٩).

کے گھروں میں مال مویشی تھے، وہ لوگ ہمیں کچھ دودھ بجھوا دیتے، جسے ہم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مل کر پی لیتے۔''

سماک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ:

(( سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ؛ أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاءُ بِهِ بَطْنَهُ . ))❶

''میں نے سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ: تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو؟ حالانکہ میں دیکھ چکا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی کھانے کو ہلکے درجہ کی کھجور کے علاوہ پیٹ بھرنے کو کچھ بھی میسر نہ آیا۔''

(( كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيْفٍ . ))❷

''رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا۔ اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

سیّدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ:

(( أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيْظًا ، قَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذَيْنِ . )) ❸

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس پرانے کپڑوں کا ایک جوڑا لائیں، اور کہا کہ: رسول اللہ ﷺ کی وفات ان کپڑوں میں ہوئی۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

(( أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ؛ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، رقم: (۷۴۵۹).

❷ بخاری، کتاب الرقاق، حدیث رقم: (۶۴۵۶)، مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، رقم: (۵۴۴۶).

❸ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الاکسیۃ والخمائص، ۵۸۱۸. صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب التواضع فی اللباس...... (۵۴۴۳، ۵۴۴۴).

Khofe Elahi se behne wale aanso www.altoheed.com

غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ .

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ؛ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ . )) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور کہا: اس دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی اجنبی یا مسافر ہو۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے؛ ''اگر تمہیں شام تک زندگی ملے تو اگلی صبح تک زندگی کی امید مت رکھو۔ اور اگر صبح تک زندگی ملے تو شام کی امید مت رکھو۔ بیماری سے قبل صحت کو غنیمت جانو، اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانو۔''

مزید برآں آپ ﷺ نے فرمایا:

(( إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا مِنَ الْمُتَنَعِّمِيْنَ . )) [2]

''راحت اور عیش کی زندگی گزارنے سے بچو، کیوں کہ اللہ کے سچے بندے وہ ہیں جو راحت اور عیش کی زندگی نہیں گزارتے۔''

اور رسول اللہ ﷺ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے:

(( اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا . )) [3]

''اے اللہ! آلِ محمد ﷺ کا رزق قوت لایموت بنادے۔''

یعنی صرف اتنا رزق ہو کہ کھا کر جان بچ جائے۔

❀❀❀❀

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم "كن فى الدنيا......"، (٦٤١٦).

[2] مسند أحمد: (٢٤٣/٥)، مجمع الزوائد: (٢٥٠/١٠)، سلسلة الصحيحة، رقم: (٣٥٣).

[3] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، كيف كان عيش النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه وتخليهم من الدنيا، رقم: (٦٤٦٣).

## ساتواں سبب:

# موت کو یاد کرنا اور فکرِ آخرت

### ا۔ موت کو یاد کرنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

''ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو تسلی دی جا رہی ہے کہ یہ دنیا جزا کی جگہ نہیں ہے، یہ تو عمل کی جگہ ہے یہاں سے ہر آدمی کو گزر کر جانا ہے، یہاں تو بہت سے مجرم اور ظالم دندناتے پھرتے ہیں، اور انہیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی، اور بہت سے نیک اور صالح لوگ پوری زندگی اللہ کی مرضی کے کاموں میں گزار دیتے ہیں، اور انہیں کوئی راحت جان نصیب نہیں ہوتی۔ جزا و سزا کی جگہ تو قیامت کا دن ہوگا، اُس دن جو جہنم سے دور کر دیا جائے گا اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا، وہی حقیقی معنوں میں فائز المرام ہوگا، یہ دنیاوی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ ، فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ . )) [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخليفة الأول فالأول، ح: (٤٧٧٦)، سنن ابن ماجة، كتاب الفتن، باب ما يكون من الفتن، ح: (٣٩٥٦).

''جو شخص چاہتا ہے کہ جہنم سے دور کر دیا جائے، اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اور لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کریں۔''

اور سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(( أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ (يَعْنِي الْمَوْتَ) . )) ❶

''لذتوں کو ختم کرنے والی، یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔''

اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ایک انصاری آدمی آیا اور سلام عرض کیا، پھر کہنے لگا: ''یا رسول اللہ! مومنوں میں سے افضل کون ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا . ))

''جس کے اخلاق اچھے ہوں۔''

اس انصاری نے عرض کیا: مومنوں میں سے سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اِسْتِعْدَادًا، أُوْلَئِكَ الْأَكْيَاسُ . )) ❷

''جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو، اور موت کے بعد آنے والے وقت کے لیے اچھی

---

❶ سنن ترمذی، أبواب الفتن، باب ماجاء فی ذكر الموت، ح (٢٣٠٧). مسند أحمد: (٢/٢٩٢)، سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والإستعداد، ح: (٤٢٥٨)، سنن نسائی: (٤/٤)، مستدرك حاكم: (٤/٣٢١)، مسند الشهاب، ح: (٦٦٩)، اورابن حبان (٢٩٩٢) نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والإستعداد له، ح: ٤٢٥٩، سلسلة الصحيحة: ١٣٨٤.

Khofe Elahi se behne walay ansoo www.altoheed.com

تیاری کرتا ہو وہ سب سے زیادہ عقلمند ہے۔''

## ۲۔آخرت پر یقین رکھنے کا مفہوم:

آخرت سے مراد ہر وہ بات ہے جو موت کے بعد وقوع پذیر ہوگی، اس کا ذکر خاص طور پر اس لیے کیا گیا کہ یہ ایمان کا ایک رُکن ہے، اور اس لیے بھی آخرت پر یقین آدمی کو عمل صالح پر اُبھارتا، اور عذابِ الٰہی سے ڈرتے ہوئے ندامت کے آنسو بہانے پر مجبور کرتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ۭ﴾ (البقرة: ٤)

''اور (اھل ایمان) آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

## ۳۔فکرِ آخرت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ۙ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝﴾

(بنی اسرائیل: ٤٩ تا ٥١)

''انہوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیے جائیں گے۔ جواب دیجیے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو، پھر وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے؟ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ جس نے تمہیں اوّل بار پیدا کیا اس پر وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت

Khofe Elahi se behny waly aansoo www.altohe...

کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ قریب ہی آن لگی ہو۔''

اس آیت کریمہ میں بعث بعد الموت (آخرت کی زندگی) کے بارے میں مشرکین کے شبہات کی تردید کی جارہی ہے، وہ کہتے تھے کہ آدمی جب مرجاتا ہے تو اس کی ہڈیاں گل سڑ کر مٹی میں مل جاتی ہیں، یہ بات بعید از عقل ہے کہ سابق جسم کے اجزاء دوبارہ جمع ہوجائیں اور ان میں زندگی عود کر آئے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ مردہ بدن کو دوبارہ بنا کر اس میں زندگی کو دوڑا دینا ہمارے لیے بہت ہی آسان ہے، چاہے اس بدن سے زندگی کے آثار پتھر یا لوہے کی طرح کیوں نہ ناپید ہوگئے ہوں، یا کسی اور چیز کی طرح جس کا زندہ ہونا تمہارے نزدیک ناممکن ہو۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اسے زندہ کردے گا، اور کوئی چیز اس سے مانع نہیں بنے گی۔

دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ○ۚ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○﴾ (طور: ۱۲ تا ۱۶)

''جو اپنی بے ہودہ گوئی میں اچھل کود کررہے ہیں، جس دن وہ دھکے دے دے کر آتشِ جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔ یہی وہ آتشِ دوزخ ہے جسے تم جھوٹ بتلاتے تھے، اب بتاؤ کیا یہ جادو ہے؟ یا تم دیکھتے ہی نہیں ہو؟ دوزخ میں جاؤ، اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لیے یکساں ہے، تمہیں فقط تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔''

یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں باطل کی تائید کرتے تھے، روزِ آخرت کے حساب وعقاب

سے غافل لہو ولعب میں مشغول رہتے تھے، اور نبی کریم ﷺ کا مذاق اُڑاتے تھے۔ (( فِـیْ خَـوْضٍ یَّـلْعَبُوْنَ )) کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا کے عیش و آرام میں منہمک اور فکرِ آخرت سے یکسر غافل رہتے تھے۔ انہیں نہایت بے دردی اور سختی کے ساتھ دھکا دے کر جہنم میں پہنچا دیا جائے گا۔'' ❶

مقاتل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''ان کے ہاتھ ان کی گردنوں کے ساتھ اور ان کے سر ان کے قدموں کے ساتھ باندھ دیئے جائیں گے، پھر چہروں کے بل جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے۔'' انتہیٰ ❷

اور اُن سے جہنم پر مامور فرشتے کہیں گے کہ یہی وہ نارِ جہنم ہے جس کی تم دنیا میں تکذیب کرتے تھے، اور اللہ تعالیٰ اُن سے ان کی تذلیل اور اہانت میں اضافہ کرتے ہوئے کہے گا کہ یہ نارِ جہنم جس کا تم اب مشاہدہ کر رہے ہو، کیا یہ جادو اور افسانہ ہے جیسا کہ تم دنیا میں ہمارے رسولوں کو جادوگر اور ہماری کتابوں کو جادو کا افسانہ کہا کرتے تھے؟ یا تم اندھے ہو، اور نارِ جہنم کو دیکھ نہیں پا رہے ہو، جیسا کہ تم دنیا میں دل کے اندھے تھے اور راہِ حق کو نہیں دیکھ پا رہے تھے؟

اب تو وہ حقیقت جس کا تم دنیا میں انکار کرتے تھے، تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اب جہنم میں داخل ہو جاؤ، اور اس کے عذاب کی سختیوں کو جھیلو، صبر کرو یا نہ کرو برابر ہے، بہر حال اب نارِ جہنم سے چھٹکارا نہیں ہے۔ تم نے آخرت کا اور اپنے رب کا انکار کیا تھا، اور زمین کو گناہوں سے بھر دیا تھا، تو یہ عذاب تمہاری انہی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔

سورۃ الحاقہ میں فرمایا:

﴿ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ ﴾ (الحاقة: ٢٥-٢٩)

''لیکن جسے اس کے اعمال کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ تو

---

❶ تفسیر ابن کثیر: ٥/ ٢٢٧. ❷ فتح القدير: ٢/ ٧٢٤.

Khofe Ilahi se behne waly aanso www.KitaboSunnat.com

کہے گا: کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی، اور میں اپنے حساب کی کیفیت جانتا ہی نہیں۔ کاش کہ موت میرا کام ہی تمام کردیتی میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔ میرا غلبہ مجھ سے جاتا رہا۔''

جہنمی اپنی حسرت و نامرادی کا مزید اظہار کرتے ہوئے کہے گا کہ میرا مال آج مجھے عذابِ الٰہی سے بچا نہ سکا، اور میری بادشاہی، لشکر، آلاتِ حرب، میری قوت اور میرا جبروت میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ سب معدوم ہوگئے، اور حزن و ملال اور درد والم کے سوا اب میرے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔

اسی لیے فرمایا:

﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۭ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۭ﴾ (غافر: ۱۸)

''اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت) سے آگاہ کردیجئے جبکہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے، اور سب خاموش ہوں گے، ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی کہ جس کی بات مانی جائے۔''

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿فَاِذَا جَاۗءَتِ الصَّاۗخَّةُ ۡ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۭ لِكُلِّ امْرِۍ مِّنْهُمْ يَوْمَىِٕذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۭ﴾

(عبس: ۳۳۔۳۷)

''پس جب کہ کان بہرے کردینے والی قیامت آجائے گی، اس دن آدمی اپنے بھائی سے، اور اپنی ماں، اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی، اور اپنی اولاد سے بھاگے گا، ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک ایسا مشغلہ ہوگا جو اسے مشغول رکھنے کے لیے کافی ہوگا۔''

مذکورہ بالا آیات میں انسانوں کو فکرِ آخرت کی دعوت دی جارہی ہے، کہ جب قیامت آجائیگی جس کے صور کی آواز اتنی تیز اور کرخت ہوگی کہ لوگوں کے کان بہرے ہورہے ہوں گے، تو رعب و دہشت کے مارے ہر آدمی اپنے حال میں ایسا پریشان ہوگا، اور ہر ایک کو اپنی نجات کی ایسی فکر ہوگی کہ وہ اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو بھی میدانِ محشر میں دیکھ کر راہِ فرار اختیار کرے گا، یا تو اس ڈر سے بھاگے گا کہ کہیں کوئی اس سے کسی چیز یا نیک عمل کا مطالبہ نہ کردے، یا اس لیے کہ کوئی اس کی پریشانی اور بے چینی کو نہ دیکھ لے، یا اس لیے کہ اس کو معلوم ہوگا کہ آج کوئی اس کے کام نہیں آئے گا، تو پھر اس کی طرف توجہ اور التفات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

## ۴۔ زیارتِ قبور اور اس کے فوائد:

قبروں کی زیارت بھی درحقیقت انسان کو موت اور آخرت کی یاد دلاتی ہے، لہٰذا دل کو نرم کرنے کے لیے زیارتِ قبور انتہائی ضروری ہے، ایک وقت تھا کہ قبروں کی زیارت سے منع کردیا گیا تھا کہ لوگ کہیں شرک میں واقع نہ ہوجائیں، لیکن آخر وقت جب رحمۃ للعالمین اور محسن انسانیت ﷺ نے صحابہ کے پختہ عقائد کو دیکھا تو اجازت دے دی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، فَزُوْرُوْهَا . ))[1]

''میں نے اس سے (قبل) قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، لیکن اب میں تمہیں قبروں کی زیارت کا حکم دیتا ہوں۔''

اور یہی حدیث ''مسند أحمد'' میں سیّدنا أبوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنِّيْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ، فَزُوْرُوْهَا ، فَإِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً . ))[2]

''بے شک! میں نے تمہیں اس سے (قبل) زیارتِ قبور سے روکا تھا، لیکن اب

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب استئذان النبى ﷺ ربه عزوجل في زيارة قبر أمه، ح: (٢٢٦٠).

[2] مسند أحمد، رقم: ١١٣٢٩، **شعيب الأرنؤوط** فرماتے ہیں، اس کی سند صحیح اور شرط مسلم پر ہے۔

Khofe Elahi se behne waly aansu www.altohaeed.com

تمہیں قبروں کی زیارت کو جانا چاہیے اس میں تمہارے لیے سبق اور نصیحت ہے۔''

سبق اور نصیحت کا مطلب یہی ہے کہ انسان کو موت یاد آتی ہے، اور آخرت کی فکر پیدا ہوجاتی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ . )) ❶

''پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے موت یاد آتی ہے۔''

اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ، فَزُوْرُوْهَا ، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ . )) ❷

''میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، پس اب تم زیارتِ قبور کو جایا کرو، اس طرح دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد آتی ہے۔''

## ۵۔ موت کے بعد پیش آنے والے ہولناک مناظر کا بیان:

دنیا کی زندگی ختم ہوجائے گی، کیونکہ اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ . )) ❸

''سب سے سچا شعر جسے شاعر نے کہا ہے، وہ یہ ہے: کہ اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ح: (٢٢٥٩).

❷ سنن ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب ماجاء فى زيارة القبور، ح: (١٥٩٣)، علامہ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔

❸ صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب الجنة أقرب إلى أحدكم فى شراك نعله، والنار مثل ذلك، ح: (٦٤٨٩).

Khof e Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

فانی ہے جو کچھ ہے غیر اللہ
کوئی مزار رہتا نہیں ہرگز سدا

لہٰذا آدمی برائی اور گناہ کی بات کو چھوٹی اور حقیر نہ سمجھے، شاید اللہ تعالیٰ کو ناپسند آ جائے اور دوزخ میں اس کا ٹھکانہ بن جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ . ))❶

''جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے، اور اسی طرح دوزخ بھی۔''

خالد بن عمیر عدوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمیں سیّدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد کہا: دنیا نے اپنے اختتام کی خبر دے دی ہے، اور بہت جلد پیٹھ موڑنے والی ہے، اور اب دنیا صرف اتنی رہ گئی ہے جتنا برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے، اور اب تم دنیا سے اس جہاں کی طرف منتقل ہونے والے ہو، کیونکہ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک پتھر کو جہنم کے کنارے سے گرایا جائے گا وہ ستر (۷۰) سال تک اس کی گہرائی میں گرتا رہے گا پھر بھی اس کی تہہ کو نہیں پا سکے گا۔❷

اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(( وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدْ الْتَقَمَ الْقَرْنَ ، وَاسْتَمَعَ الْأُذُنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفَخُ ، فَكَأَنَّ ثَقُلَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا )) ❸

''میں پُر آسائش زندگی کیسے گزار سکتا ہوں جب کہ صور پھونکنے والے فرشتے نے

---

❶ صحیح بخاری، أیضًا، حدیث رقم: (٦٤٨٨).
❷ صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، ح: (٧٤٣٥).
❸ صحیح سنن ترمذی، ابواب صفة القیامة...... باب ماجاء في شأن الصور، ح: (٢٤٣١).

صور کو اپنے ہونٹوں میں دبا رکھا ہے، اور اپنے کانوں کو جھکا رکھا ہے تا کہ جیسے ہی اسے حکم ملے وہ صور پھونک دے، مسلمانوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟ پس آپ ﷺ نے انہیں جواب دیا: تم کہو! اللہ ہمارے لیے کافی ہے وہ سب سے بہتر کارساز ہے، ہم اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

ہر شخص سے اللہ تعالیٰ سوال بھی فرمائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَیْنَ اکْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا أَبْلَاهُ. ))[1]

''قیامت کے دن کوئی بندہ اپنی جگہ سے قدم نہیں ہلا سکے گا، جب تک اللہ تعالیٰ اس کی عمر کے متعلق سوال نہ کر لیں گے کہ تو نے اپنی عمر کہاں گزاری، اور اس کے علم کے متعلق کہ اس کے مطابق کتنا عمل کیا، اور اس کے مال کے متعلق کہ اسے کس جگہ خرچ کیا اور اس کے جسم کے متعلق کہ اس نے کہاں بوسیدہ کیا۔''

پل صراط پر سے بھی لوگوں کو گزارا جائے گا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝ ﴾ (مریم: ۷۱۔۷۲)

''اور تم میں سے ہر شخص اُس پر سے ضرور گزرے گا، یہ آپ کے رب کا حتمی فیصلہ ہے، پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو (دنیا میں) اللہ سے ڈرتے رہتے تھے۔ اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرا چھوڑ دیں گے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حتمی فیصلہ سنایا ہے کہ مومن ہو یا کافر، ہر ایک کو بہر حال جہنم سے واسطہ پڑے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اہل تقویٰ کو اس سے

---

[1] علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔ سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، ...... باب في القيامة، ح: (۲٤۱۷). تخريج اقتضاء العلم العمل: ۱/۱۵.

Khofe Elahi se... www.altafsir... .com

نجات دے گا، اور جن لوگوں نے دنیا میں کفر و استکبار کی زندگی گزاری ہوگی اور بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا، جہنم میں شدید عذاب جھیلنے کے لیے چھوڑ دیئے جائیں گے۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فی الواقع جہنمی مالک (ایک فرشتہ) کو پکاریں گے لیکن وہ ان کی پکار کا جواب چالیس سال تک نہ دے گا، اور پھر کہے گا: ''یقیناً'' ''تمہیں یہاں رہنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے: اے ہمارے رب مولا، ہمیں یہاں سے نکال دے، ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں، ہم یقیناً گمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ وقت کی ایک مدت تک (اس دنیا کی پوری مدت کے برابر) ان کی پکار کا جواب نہ دیں گے۔ اس کے بعد اللہ عزوجل فرمائے گا: ''دفع ہوجاؤ، جہنم میں جاؤ اور اپنی زبانیں بند کرو۔'' اس کے بعد لوگوں کی تمام امیدیں دم توڑ جائیں گی، اور وہاں صرف آہوں، سسکیوں اور گدھے کی ڈھینچوں (کی آواز) ہوگی۔ ان کی آوازیں گدھے کی آواز جیسی ہوں گی، ابتداء میں ڈھینچوں ڈھینچوں ہوگی، اور آخر میں آہوں اور سسکیوں میں تبدیل ہوجائے گی۔ [1]

## ۶۔ عذابِ قبر سے پناہ مانگنا:

☆...... **اثبات عذابِ قبر** :......عذابِ قبر حق ہے جس پر ایمان لانا واجب ہے، خالق ارض وسماء کا ارشاد ہے:

﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝﴾ (الانفال: ۵۰)

''کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی رُوح قبض کرتے ہیں، ان کے چہروں پر اور کمروں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تو جلنے کا عذاب چکھو۔''

---

[1] مستدرك الحاكم، حديث رقم: (٣٥٤٤)، امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، لیکن بخاری ومسلم نے اسے تخریج نہیں کیا، صحيح الترغيب والترهيب، ح: (٣٦٩١).

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.faheem.com

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○﴾ (انعام: ۹۳)

''اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے، حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی، اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے، اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔''

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۚ○ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ○ ﴾ (المؤمن: ۴۵-۴۶)

''پس اسے اللہ تعالیٰ نے فرعون اور فرعونیوں کی بری سازشوں سے محفوظ رکھ لیا جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں، اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب اُلٹ پڑا۔ آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی فرمان ہوگا کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔''

Khof e Elahi se behne waly aanso www.alfurqaed.com

اللہ تعالیٰ نے اس داعی اِلی اللہ کو پہلے تو فرعون اور فرعونیوں سے نجات دی، اور جب فرعون اپنے لشکر کے ساتھ سمندر میں غرق ہوا تو اسے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور دیگر مومنین کے ساتھ ڈوبنے سے بچالیا۔ اور فرعون اور فرعونیوں کو بدترین عذاب نے آ گھیرا، دنیا میں نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ سمندر میں ڈبو دیئے گئے، اور قبر اور برزخ میں صبح و شام یعنی ہر وقت ان کو عذاب دیا جاتا ہے، اور جب قیامت آئے گی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ فرعون اور فرعونیوں کو شدید ترین عذاب میں ڈال دو۔

یہ (مذکورہ) آیت عذابِ قبر کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس لیے کہ آیت میں ان کو عذاب دیا جانا، روزِ قیامت کے عذاب سے پہلے بتایا گیا ہے۔

عذابِ قبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے بھی ثابت ہے، چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

(( أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَقَالَ "أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ.")) ❶

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عذابِ قبر اور فتنہ مسیح دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے، اور فرماتے: (تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔)''

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ (( اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ )) ثُمَّ قَالَ: (( بَلٰى اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ. )) ❷

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں کو

---

❶ سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: (۲۰۶۷)، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح سنن نسائی، رقم: (۱۹۵۲).

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب عذاب القبر مِنَ الغیبة والبولِ، رقم الحدیث: (۱۳۷۸).

Khof e Elahi se behne waly aansoo www.alhoeed.com

(قبروں میں) عذاب ہو رہا ہے، اور کسی بڑی بات پر نہیں۔'' پھر فرمایا: ''ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا، اور دوسرا اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔''

ایک روایت میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

(( أَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبرِ فَقَالَتْ لَهَا: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا : رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ؟ فَقَالَ: (( نَعَمْ ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ )) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . )) ❶

''ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی، اور عذابِ قبر کا ذکر کیا، اور اُن سے کہنے لگی: ''اللہ تجھے عذابِ قبر سے بچائے۔'' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذابِ قبر کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں عذابِ قبر حق ہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذابِ قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔''

اور مزید سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کا بھی مطالعہ فرمائیے گا، فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِىْ قَدِّمُوْنِىْ ، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ ، وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ . )) ❷

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنازہ تیار ہوتا ہے، اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو، اگر نیک نہ ہو تو

---

❶ صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر، حديث رقم: (١٣٧٢).

❷ صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب حمل الرجال الجنازة دون النساء، حديث رقم: (١٣١٤، ١٣١٦).

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alfaheed.com

کہتا ہے: ہائے ہلاکت! مجھے کہاں لے جارہے ہو، میت کی آواز انسانوں (اور جنوں) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔''

☆ ......**عذابِ قبر سے پناہ چاہنے کے لیے مسنون دعا**

چنانچہ سیّدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے:

(( اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ . )) [1]

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جہنم کے عذاب سے، زندگی، اور موت کی آزمائشوں سے، اور (کانے) دجال کی بلا سے۔''

## ۷۔ جہنم سے پناہ مانگنا:

جہنم اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، اور حق ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے جو کافر، مشرک اور اس کے ذکر سے منہ موڑنے والے ہوں، یاد رہے کہ جہنم بڑی وسیع ہے، اس کے دروازوں کی بڑی وسعت ہے، جہنم کی آگ کی بڑی شدت ہے، اس کا عذاب بڑا ہولناک ہے۔ اس میں جہنمیوں کو آگ کے ہی طوق پہنائے جائیں گے، آگ کی ہتھکڑیاں ہوں گی، آگ کی بیڑیاں، آگ کی گہری وادیاں، آگ کا لباس، آگ کا بستر ہوگا، جب جہنمی پانی طلب کریں گے تو کھولتا ہوا پانی سر پر انڈیل دیا جائے گا، پینے کے لیے پیپ اور کھانے کے لیے زقوم کا درخت پیش کیا جائے گا، کچھ لوگوں کو خون کی نہروں میں غوطے دیئے جائیں گے، اور بعض کو چکیوں میں پیس بھی دیا جائے گا، الغرض گناہوں کی کیفیت دیکھ کر انہیں مختلف قسم کے عذابوں میں مبتلا کیا جائے گا، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خطاب کرتے ہوئے نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان والوں کو اس خطرناک آگ سے بچائیں جس کا ایندھن انسان اور پتھر کے وہ بت ہوں گے جن کی دنیا میں بت پرست عبادت

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: (١٣٧٧).

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aitchead.com

کرتے تھے۔ اور اس سے بچاؤ کی صورت یہ ہے کہ وہ ان گناہوں سے تائب ہوں جو اللہ کی ناراضگی اور عذابِ آخرت کا سبب بنتے ہیں، اور اس کے اوامر کو بجالائیں اور نواہی سے بچیں۔ اور اہل وعیال کو نارِ جہنم سے اس طرح بچایا جاسکتا ہے کہ انہیں اسلام کی تعلیم دیں اور اس پر عمل کرنے پر اُبھاریں۔ آدمی کے لیے اس مہیب آگ سے بچاؤ کی یہی صورت ہے کہ وہ خود اسلام وشریعت کا پابند بنے اور اپنے ماتحتوں کو بھی ان پر عمل کرنے پر مجبور کرے۔ اور آگ کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، تو اس سے مقصود تہدید و تخویف ہے تا کہ اس کی ہیبت ناکی کا تصور کر کے بندے اپنے رب کی اطاعت و بندگی کی طرف مائل ہوں، اور جرائم ومعاصی سے پرہیز کریں۔

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوٓا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التحریم: ٦)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے، اس پر ایسے فرشتے متعین ہیں جو سخت دل ہیں اور بے رحم، اللہ انہیں جو حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ وہ جہنم کے عذاب سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَآ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ: ٢٠١)

''اور ان میں سے بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے، اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں عذابِ جہنم سے

Khofe Ilahi se behne wale aansu
www.altoheed.com

نجات دے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝﴾ (الفرقان: ٦٥-٦٦)

''اور (مومن وہ ہیں) جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے رکھ، کیوں کہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ وہ جائے قرار دونوں کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔''

☆......جہنم سے پناہ مانگنے کے لیے مسنون چند دعائیں

✵ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر دعا یہ تھی:

(( أَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ . ))❶

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں نیکی دے، اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں عذابِ جہنم سے نجات دے۔''

✵ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دعا قرآنِ مجید کی کسی سورت کی طرح سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، کہو:

(( اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ نَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . )) ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، رقم: (٦٣٨٩).

❷ سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب التعوذ فی عذاب القبر، حدیث رقم: (٢٠٦٥)، اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، صحیح سنن نسائی، رقم: (١٦٥٠).

Khofe Elahi se behne waly Ansoo www.altohed.com

''اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ طلب کرتے ہیں، نیز مسیح دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔''

- سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے:

    (( اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ . )) ❶

    ''اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔''

- سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے:

    (( اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ ، وَآوَانِيْ ، وَأَطْعَمَنِيْ ، وَسَقَانِيْ ، وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ ، وَالَّذِيْ أَعْطَانِيْ فَأَجْزَلَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ، أَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِيْكَهُ ، وَإِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ ، أَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ . )) ❷

    ''سب تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ہر مصیبت سے بچایا، مجھے رہنے کے لیے جگہ دی، مجھے کھلایا، اور پلایا، اور اس ذات کا شکر ہے جس نے مجھ پر احسان کیا تو خوب کیا، مجھے عطا فرمایا تو خوب عطا فرمایا، ہر حال میں اس کا شکر ہی شکر ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے پالنے والے! ہر چیز کے مالک، ہر چیز کے معبود،

---

❶ سنن ابو داود، كتاب الأدب، باب ما يقال عند النوم، رقم: (٥٠٤٥)، البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''تین مرتبہ'' کے الفاظ چھوڑ کر صحیح ہے۔ سلسلة الصحيحة، رقم: (٢٧٥٤).

❷ سنن ابو داؤد، كتاب الأداب، باب ما يقال عند النوم، رقم: (٥٠٥٨)، علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''**صحيح الإسناد**'' ہے۔

Khof e Elahi se behne wale aanso
www.altoheed.com

میں جہنم سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

## ۸۔آخرت کے صدمات کے بارے میں چند اقوال اور رویے:

❁ جعفر بن برقان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں '' مجھے معلوم ہوا کہ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے:'' تین چیزیں مجھے ہنساتی ہیں، اور تین چیزیں مجھے رلاتی ہیں: میں اس شخص پر ہنستا ہوں جو دنیا کے بارے میں پُر امید ہے، حالانکہ موت اس کے پیچھے لگی ہوئی۔ جو اپنے آقا (اللہ) کو بھولا ہوا ہے، حالانکہ اللہ نے اسے نہیں بھلایا۔ جو قہقہہ مار کر ہنستا ہے جب کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ اللہ کو راضی کر رہا ہے یا ناراض۔

اور (یہ ) تین چیزیں مجھے رلاتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ سے جدائی، سکرات موت، قیامت کے روز اللہ کے سامنے کھڑا ہونا جب کہ مجھے معلوم نہ ہوگا کہ واپسی پر مجھے جہنم میں بھیجا جائے گا یا جنت میں۔ [1]

❁ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبہ کے پاس کھڑے تھے، جب انہوں نے کہا:'' اے لوگو! میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہوں، اس شفیق بھائی کی طرف دوڑو جو تمہیں مخلصانہ نصیحت کرتا ہے۔ لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے تو انہوں نے کہا: تم جانتے ہو کہ اگر کوئی سفر پر جانے کا ارادہ کرلے تو کیا وہ زادِ سفر ساتھ نہیں لیتا، تاکہ اس کا سفر آرام سے گزرے اور خیریت کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچنے کے قابل ہو سکے؟'' لوگوں نے جواب دیا:'' بے شک!'' اس پر انہوں نے کہا:'' سب سفروں سے لمبا سفرِ آخرت ہے جو تمہیں کرنا ہے لہٰذا تم اپنا زادِ راہ ساتھ لو۔'' لوگوں نے پوچھا:'' وہ کون سی چیز ہے؟'' انہوں نے جواب دیا:'' خوفناک چیزوں کے واقع ہونے سے قبل حج ادا کرنا، شدید گرم دن میں روزہ رکھنا، تاکہ یومِ حشر کی گرمی کا احساس ہو، رات کے اندھیرے میں دو رکعت نماز ادا کرنا، تاکہ قبر کی تنہائی اور سردی کا احساس ہو۔ اچھی بات کہو اور بری

---

[1] حلية الأولياء: (١/٢٦٦).

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altohead.com

بات سے منع کروتا کہ یوم حشر جب کھڑے رہنے کا احساس ہواوراس امید پر اپنے مال سے صدقہ خیرات کردواس طرح تم مال کی تنگی اورغربت سے بچ جاؤ گے۔

دنیا میں دو چیزوں کے لیے مال وزر جمع کرو، آخرت خریدنے کے لیے، اور حلال حاصل کرنے کے لیے۔ تیسری کسی وجہ سے مال جمع کرنا تمہیں فائدہ نہ دے گا، لہٰذا اس کی خواہش بھی نہ رکھو۔''

''اپنی دولت کے دو حصے کرو، ایک حصہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، اور ایک حصہ آخرت کے لیے آگے بھیجو۔ تیسرا حصہ تمہیں نقصان دے گا، تمہارے لیے فائدہ بخش نہ ہوگا، لہٰذا اس کی خواہش نہ کرو۔''[1]

❁ سلان بن ابی مطیع رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: حسن رضی اللہ عنہ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا کہ اس سے روزہ افطار کریں لیکن جیسے ہی برتن کو اُن کے قریب کیا گیا تو انہوں نے رونا شروع کر دیا اور کہا: ''مجھے جہنمیوں کی یہ خواہش یاد آ گئی، وہ کہیں گے۔

﴿ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ ﴾ (الاعراف : ۵۰)

''ہم پر بھی کچھ پانی انڈیل دو۔''

اور پھر مجھے ان کا جواب یاد آ گیا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف : ۵۰)

''بلاشبہ اللہ نے یہ چیزیں کافروں پر حرام کی ہیں۔''

❁ ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ہم ایک جنازہ کے جلوس کے ساتھ جا رہے تھے، ہمیں اس کے سوا کچھ نظر نہ آیا کہ لوگ روتے وقت اپنے چہروں کو چھپا لیتے تھے، یا فکر سے ڈھانپ لیتے تھے۔''[2]

---

[1] صفة الصفوة: (۱/۵۹۱).

[2] حلية الأولياء: (۲/۳٦٦).

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.altoheed.com

❊ بکیر یا ابوبکر سے منقول ہے کہ ابراہیم التیمی رحمہ اللہ نے کہا: ''جسے کبھی غم یا صدمے سے واسطہ نہیں پڑا تو اسے جہنمیوں میں شمولیت سے ڈرنا چاہیے، کیوں کہ جنتی کہیں گے۔

﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ﴾ (الفاطر: ٣٤)

''اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کر دیا۔''

کیوں کہ جو اللہ کے خوف سے نہیں ڈرتا، تو اسے اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ کہیں گے:

﴿ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ○﴾ (الطّور: ٢٦)

''اس سے پہلے ہم اپنے گھروں میں ڈرا کرتے تھے۔''[1]

❊ عمران الخیاط رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیماری کے دوران روئے تو لوگوں نے ان سے پوچھا: ''اے ابوعمران! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''میں کیوں نہ روؤں؟ میں اللہ کے اس فرستادے کے انتظار میں ہوں جو مجھے آکر یہ بتادے کہ مجھے جنت بھیجا جائے گا یا جہنم میں۔''[2]

## ۹۔ ثوابِ آخرت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○﴾ (النساء: ١٣٤)

''جو شخص ثوابِ دنیا کا طالب ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثوابِ دنیا بھی ہے، اور ثوابِ آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔''

---

[1] صفة الصفوة: (٣/٩١).

[2] حلية الأولياء: (٤/٢٥٠).

Khofe Elahi se behne waly aanso www.ahlehadeed.com

لہٰذا یہ پست ہمتی ہوگی کہ انسان آنکھیں بند کرلے، اور بہت دینے والے سے تھوڑا مانگے ،نہیں نہیں بلکہ آخرت کے بڑے بڑے کاموں کا حصول مقصد حیات ہونا چاہیے، اپنا نصب العین عیش جاودانی کو بنانا چاہیے نہ کہ صرف دنیا کو۔

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

آٹھواں سبب:

# خشیتِ الٰہی

## ا۔خشیت کا معنی:

خشیت " خَشِیَ " سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے ''ڈرنا'' اور ''خشیت الٰہی'' کا معنی ہوا ''اللہ کی تعظیم اور اس کی ہیبت سے ڈرنا'' اللہ علیم وخبیر کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ ﴾ (فاطر: ۲۸)

''بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔''

## ۲۔خشیت الٰہی کی فضیلت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ○ ﴾ (یٰس: ۱۱)

''آپ کا ڈرانا اسی کے لیے مفید ہے جو قرآن کی پیروی کرتا ہے، اور رحمٰن کو بن دیکھے اُس سے ڈرتا ہے، پس آپ اُسے گناہوں کی معافی اور بہت ہی عمدہ اُجر کی خوشخبری دے دیجئے۔''

اور ایک مقام پر فرمایا:

﴿ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ ﴾ (النازعات: ۴۰۔۴۱)

''اور جو اپنے رب کے مقام سے ڈرا، اور اپنے نفس کو خواہش کی اتباع سے روکا تو

Khof e Elahi se behne walay aanso www.altaheed.com

بے شک جنت اس کا ٹھکانا ہوگا۔''

سورۃ النور میں فرمایا:

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ ﴾ (النور: ٥٢)

''اور جو بھی اللہ کی، اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری میں خوفِ الٰہی رکھیں، اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں تو وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔''

اور نجات کا معنی یہی ہے کہ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخلہ مل جائے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ ﴾ (قٓ: ٣١ تا ٣٥)

''اور جنت پرہیزگاروں کے لیے بالکل قریب کردی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی، یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو، جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو، اور توجہ والا دل لایا ہو۔ تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے، یہ وہاں جو چاہیں انہیں کا ہے۔ بلکہ ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے۔''

اور سورۃ الرحمٰن میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ ﴾ (الرحمٰن: ٤٦)

''اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو کر حساب دینے سے ڈرتا ہے، اس کے لیے دو باغ ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص روزِ حساب، اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا

Khof e Elahi se behne wale
www.altafreed.com

ہے، اس لیے فرائض کی پابندی کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے، اسے اس کا رب دو جنتیں دے گا، ایک ترک معاصی کے بدلے اور دوسری عمل صالح کے بدلے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیّدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( جَنَّتَان مِنْ فِضَّةٍ ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا ، وَجَنَّتَان مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا ، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَّنْظُرُوْا إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ . )) [1]

''دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور تمام اسباب چاندی کے ہوں گے، اور دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور تمام اسباب سونے کے ہوں گے، اور اہل جنت اور اللہ کی دید کے درمیان جنت میں اس کے چہرے پر کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔''

اور رسول ھادی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(( كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَامُتُّ فَخُذُوْنِيْ فَذَرُّوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ ، فَفَعَلُوْا بِهِ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِيْ إِلاَّ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ . )) [2]

''پچھلی امتوں کا ایک شخص جسے اپنے برے اعمال کا ڈر تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا لاشہ ریزہ ریزہ کر کے گرم دن میں اٹھا کے دریا میں ڈال دینا۔ اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا، پھر

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله ومن دونهما جنتان، رقم: (٤٨٧٨)، باب حور مقصورات فی الخيام، رقم: ٤٨٨، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى، رقم: ٤٤٨. [2] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الخوف من اللّٰه، رقم: ٦٤٨٠.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ پروردگار! مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔''

بایں وجہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ ﴾ (البقرة : ٤٠)

''اور مجھ ہی سے ڈرو۔''

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ﴾ (آل عمران : ٢٨)

''اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔''

### ۳۔ جنات، حیوانات، جمادات اور فرشتوں کا خوفِ الٰہی:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ ﴾ (النحل : ٤٨۔ ٥٠)

''کیا انہوں نے ان چیزوں کو نہیں دیکھا ہے جنہیں اللہ نے پیدا کیا ہے، جن کے سائے نہایت انکساری کے ساتھ سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں جھکے رہتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین میں جتنے چوپائے ہیں اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور فرشتے بھی۔ درآنحالیکہ وہ تکبر نہیں کرتے ہیں۔''

مشرکین مکہ کو دھمکی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت اور کبریائی بیان فرمائی ہے کہ یہ بات تم سے وہ کہہ رہا ہے جس کی بارگاہ میں جن وانس، حیوانات و جمادات اور فرشتے سبھی اس

Khofe Elahi se... www.altafsir... aanso

سے ڈرتے ہوئے سجدہ ریز ہیں، حتی کہ ہر چیز کا سایہ بھی صبح و شام نہایت عجز و انکساری کے ساتھ اس کو سجدہ کرتا ہے، اور اس کی مرضی سے سرِ مو انحراف نہیں کرتا ہے۔

اور خاص فرشتوں کے متعلق یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء: ۲۶۔۲۸)

''مشرک لوگ کہتے ہیں کہ رحمان کی اولاد ہے (یہ بات غلط ہے) اس کی ذات پاک ہے بلکہ وہ سب اس کے ذی عزت بندے ہیں۔ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے، بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔ وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو وہ تو خود اس کی ہیبت سے لرزاں وترساں ہیں۔''

## ۴۔خوف الٰہی سے رونے کا ثواب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩﴾ (الإسراء: ۱۰۹)

''اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور یہ (قرآن) ان کو خشوع میں اور بڑھا دیتا ہے۔''

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝﴾ (النجم: ۵۹۔۶۰)

''کیا تم اس قرآن سے تعجب کرتے ہو، اور ہنستے ہو، روتے نہیں۔''

Khof e Elahi se behne waly aanso
www.atcied.com

مذکورہ آیات کریمہ میں اہل ایمان کے رونے اور کافروں کا اس کے برعکس ہنسنے کا ذکر ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ مومنوں کا وصف اللہ کے خوف اور اس کے شوقِ ملاقات میں رونا ہے، اور کافر اس وصف سے محروم ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ قرآن سن کر استہزاء کرتے ہیں۔

اب اس سلسلے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں:

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( إِنِّيْ أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى ، وَاللّٰه! لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا ، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى )) [1]

''میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، آسمان چرچراتا ہے، اور اس کے لائق ہے کہ وہ چرچرائے، اس میں چار انگلیوں کی بھی ایسی جگہ نہیں کہ جہاں کوئی فرشتہ اپنی پیشانی ٹیکے اللہ کے آگے سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ، اور تم بستروں پر (اپنی) عورتوں کے ساتھ لطف اندوز ہونا ترک کردو، اور تم اللہ سے پناہ چاہتے ہوئے (جنگلوں کے) راستوں کی طرف نکل جاؤ۔''

اس معنی کی ایک حدیث سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

(( خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ ، فَقَالَ: "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا " قَالَ:

---

[1] صحيح سنن ترمذي، أبواب الزهد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (( لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا )) رقم: (٢٣١٢).

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altafreed.com

فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وُجُوْهَهُمْ، وَلَهُمْ خَنِيْنٌ .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے (ایک دفعہ) ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس جیسا میں نے کبھی نہیں سنا، اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں، تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں کو (کپڑوں سے) ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔''

معلوم ہوا کہ خشیت الٰہی سے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام رویا کرتے، اور رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے، حدیث میں آتا ہے کہ سیّد الابرار، نبی التوبہ، محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ .)) ❷

''یقیناً میں تم میں سب سے زیادہ خشیت الٰہی رکھنے والا، اور پرہیزگار ہوں۔''

اور جب صحابہ کرام کو وعظ ونصیحت فرماتے تو وہ بھی اللہ کے خوف سے رویا کرتے تھے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اقتداء کرنے کی ترغیب ہے کہ خوفِ الٰہی کی وجہ سے آنکھیں پرنم ہو جانی چاہئیں۔ اور صحابہ کا عالم یہ تھا کہ اکثر رسول اللہ ﷺ کے وعظوں میں اللہ کے خوف سے رو دیا کرتے۔

غزوۂ حنین میں جو مال فئے ملا اس کو آپ ﷺ نے قبائل عرب میں تقسیم کر دیا تا کہ اسلام کے متعلق ان کی دل بستگی کا سامان ہو۔ اس موقع پر انصار کو کوئی عطیہ نہیں دیا اور تمام مال دوسرے قبائل میں تقسیم کر دیا۔ انصار نے جب یہ دیکھا تو بشری تقاضا کے تحت ان میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ انھوں نے کہا کہ مصیبت کے وقت تو ہم نے ساتھ دیا اور اب جب مال کی تقسیم کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے ہمیں نظر انداز

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ ((لو تعلمون ما أعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا))، رقم: (٤٦٢١)، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم الحدیث: (٦١١٩).

❷ صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: ٥٠٦٣.

Khof-e-Elahi se behne wale aansoo www.altoreed.com

کر کے سارا مال اپنی قوم میں تقسیم کر دیا۔ انصار کے معزز ترین فرد سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے علم میں جب یہ بات آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ ''اے اللہ کے رسول! انصار کا قبیلہ مال فئے کی تقسیم کے سلسلہ میں اس وجہ سے روٹھا ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مال اپنی قوم میں تقسیم کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل عرب کو بڑے بڑے عطیات عنایت کیے مگر انصار کے حصہ میں کچھ بھی نہیں آیا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''سعد بن عبادہ! اس سلسلہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟''

سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی انصار کا ایک فرد ہوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ''اچھا تم انصار کو اس احاطہ میں جمع کرو۔ میں ان سے گفتگو کروں گا۔'' جب تمام انصار جمع ہو گئے تو رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا:

(( یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا قَالَةٌ بَلَغَتْنِیْ عَنْکُمْ وَجِدَةً وَجَدْتُمُوْهَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ؟ اَلَمْ آتِکُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاکُمُ اللّٰهُ؟ وَعَالَةً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰهُ؟ وَأَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ؟ ))

''اے انصار کے لوگو! تم کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہو؟ تمہیں کون سی بات ناگوار گذری ہے؟ جب میں تمہارے پاس آیا، کیا تم گمراہ نہیں تھے؟ اللہ نے میرے زریعہ سے تمھیں ہدایت دی۔ کیا تم غریب نہیں تھے؟ اللہ نے میرے ذریعہ تمھیں مال داری عطا کی۔ کیا تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن نہیں تھے؟ اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا۔''

انصار نے کہا:

(( بَلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ وَأَفْضَلُ . ))

''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بے پناہ فضل واحسان ہے۔''

Khofe Elahi se behne wale aanso
www.aforeed.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلا تجِيْبُونَنِىْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصارِ؟ ))

''اے انصار کے لوگو! خاموش کیوں ہو؟ میری باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟''

انصار نے کہا:

(( وَبِمَا ذَا نُجِيْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَلِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ اَلْمَنُّ وَالْفَضْلُ ))

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کو کیا جواب دیں۔ حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہی فضل واحسان ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَمَّا وَاللّٰهِ لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَلصَدَقْتُمْ وَصَدَقْتُمْ ، أَتَيْتَنَا مُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاكَ ، وَمَخْذُوْلًا فَنَصَرْنَاكَ ، وَطَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ ، وَعَائِلًا فَأَغْنَيْنَاكَ ، أَوْجدتم فِىْ أَنْفُسِكُمْ ،

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فِىْ لِعَاعَةِ مِنَ الدُّنْيَا تَأَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسَلِّمُوْا وَوَكَلْتُكُمْ إِلٰى إِسْلَامِكُمْ ،

أَفَلَا تَرْضَوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ الْبَعِير وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ رِحَالِكُمْ فَوَالَّذِىْ نَفْس مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، وَلَوْلَا الهِجرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَاءًا مِنَ الْأَنْصارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكَتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْأَنْصَارَ ، أَبْنَاءَ الْأَنْصارِ ، وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ )) [1]

اے انصار کے لوگو! اللہ کی قسم! تم اگر چاہو تو کہہ سکتے ہو اور تمہاری بات صحیح ہوگی، میں بھی تمہاری تصدیق کروں گا۔ تم کہہ سکتے ہو کہ اے محمد ﷺ! آپ

---

[1] مسند احمد (۳/ ۷۶، ۷۷) وسنده صحيح.

Khore Elahi Se Behne Waly Aanso www.alhdeed.com

اس حال میں ہمارے پاس آئے کہ تمھیں لوگ جھٹلا چکے تھے، ہم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ آپ بے یارومددگار آئے، ہم نے آپ کی مدد کی۔ آپ لوگوں کے دھتکارے ہوئے تھے، ہم نے آپ کو پناہ دی۔ آپ نادار تھے، ہم نے آپ ﷺ کی غم خواری کی۔

''اے انصار کے لوگو!...... کیا تم صرف دنیا کی ایک حقیر چیز کے بارے میں مجھ سے ناراض ہوگئے ہو جس کے ذریعہ میں نے کچھ لوگوں کی دلجوئی کی ہے تاکہ وہ اسلام لے آئیں، اور تمھیں تمہارے اسلام کے حوالے کردیا ہے۔

''اے انصار کے لوگو!...... کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر واپس جائیں، اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر اپنے گھر کو واپس جاؤ؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو چیز تم لے کر واپس جاؤ گے وہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے جس کو لے کر یہ لوگ واپس جائیں گے...... اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا...... اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں چلیں، اور انصار دوسری وادی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی اور وادی میں چلوں گا۔

''انصار میرے قریب ترین ہیں اور دوسرے لوگ ان کے بعد...... اے اللہ! انصار پر رحم فرما...... ان کے بیٹوں اور بیٹوں کی اولاد پر رحم فرما۔''

راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تقریر سن کر لوگ اس قدر روئے کہ ان کی داڑھیاں تر ہوگئیں، اور انھوں نے کہا کہ ''ہم رسول اللہ ﷺ کی تقسیم سے خوش ہیں۔'' [1]

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] اس کے بعض حصوں کے شاہد، بخاری و مسلم میں بھی ہیں۔ دیکھئے: صحیح بخاری۔ غزوۃ الطائف، رقم: ۴۳۳۰ (۴۹۰۶) وما بعده، مسلم، کتاب الذکاة ۲۵۰۶.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.aforeed.com

(( لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ . )) ❶

''وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے ڈر سے رویا، یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے، اور اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔''

**فائدہ** :......ظاہر بات ہے جس شخص کے دل میں اللہ کا اتنا خوف ہو کہ وہ اس کی بنا پر روتا ہو، تو وہ کب اللہ کا نافرمان ہوسکتا ہے؟ یقیناً اس کی زندگی بالعموم اللہ کی اطاعت میں اور گناہوں سے اجتناب کرتے ہوئے ہی گزرے گی۔ اس لیے ایسے شخص کے بارے میں یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ اس کا جہنم میں جانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

سیّدنا ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ . وَأَمَّا الْأَثْرَانِ: فَأَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ، وَأَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى . )) ❷

''دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز مجھے محبوب نہیں: ایک آنسوؤں کا وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلے، اور دوسرا وہ قطرۂ خون جو اللہ کے راستے میں بہایا جائے۔ رہے دو نشان (تو ان میں سے) ایک نشان تو وہ ہے جو اللہ کے راستے میں (لڑتے ہوئے) لگے، اور دوسرا (نشان) وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں

---

❶ صحيح سنن ترمذی، ابواب الجهاد، باب ماجاء في فضل الغبار في سبيل الله، رقم: (١٦٣٣)، التعليق الرغيب: ٢/١٦٦.

❷ سنن ترمذی، ابواب الجهاد، باب ماجاء في فضل المرابط، رقم: (١٦٦٩)، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aftoneed.com

سے کوئی فرض ادا کرتے ہوئے لگے۔''

اس حدیث میں بھی خشیت الٰہی سے رونے کی فضیلت واضح ہے۔

## ۶۔خشیت الٰہی سے رونے کے ثمرات:

جو آدمی اللہ سے ڈرجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے کئی انعامات سے نوازتے ہیں، جن میں سے کچھ کا ذکر ہم ذیل کی سطور میں کیے دیتے ہیں۔

۱ جو آدمی اللہ سے ڈرجاتا ہے اس کا ٹھکانا جنت ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○﴾ (النازعات: ۴۰۔۴۱)

''اور جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرا، اور اپنے نفس کو خواہش کی اتباع سے روکا تو بے شک جنت اس کا ٹھکانا ہوگا۔''

۲ اور قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا، سیّدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ . )) [1]

''سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا۔(ان میں) ایک وہ شخص بھی ہے جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔''

۳ اللہ سے ڈرنے والا اللہ جل شانہٗ کی محبت کو پالیتا ہے۔

۴ انہیں جہنم کی آگ چھوئے گی اور نہ ہی وہ جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ ، عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب البکاء من خشیة اللّٰه، رقم الحدیث: (۶۴۷۹).

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altoriqed.com

بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .)) [1]

''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی: وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے ڈر سے رو پڑی، اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات کو پہرہ دے۔''

۵. آخرت میں جنت انہی خوبیوں اور آسانیوں کے ساتھ انہیں عطا کی جائے گی، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ ﴾ (الدهر: ۱۱-۱۲)

''چنانچہ اللہ ان کو اس دن شر سے بچالے گا، اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا۔ اور صبر کے بدلے انہیں جنت اور ریشمی لباس دے گا۔''

۶. دنیا میں سرفرازی اور ایمان کی حلاوت ملتی ہے۔

۷. ان کے ایمان اور ہدایت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۸. روحانی امن وسکون ملتا ہے۔

۹. اللہ جل شانہٗ ان کے لیے آسانیاں، مشکلات سے نکلنے کی راہ پیدا کرتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق مہیا کرتا ہے جہاں سے انہیں گمان بھی نہ ہوگا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴾ (الطلاق: ۳)

''اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نکلنے کی راہ پیدا کردیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔''

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الجهاد، باب ماجاء في فضل الحرس في سبيل الله رقم: (۱۶۳۹)، صحيح المشكاة (۳۸۲۹)، التعليق الرغيب (۲/۱۵۳)۔

۱۰ اللہ جل شانہٗ ان کے کاموں میں آسانیاں پیدا کردے گا۔

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ﴾ (الطلاق : ٤)

''اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کردیتا ہے۔''

۱۱ وہ اللہ کے رسول ﷺ کی قربت پانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، کیوں کہ خشیت الٰہی سے رونا رسول اللہ ﷺ نے انہیں سکھایا ہے۔

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

## نواں سبب:

# ذکر و محبت الٰہی

### ا۔ اللہ کی محبت کی فرضیت:

ایمانِ کامل کے لیے شرط ہے کہ کائنات کی ہر ایک چیز سے بڑھ کر محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کی جائے، اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ﴾ (البقرة: ۱۶۵)

''اور مؤمنین اللہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔''

اور سورۃ التوبۃ میں فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝﴾ (التوبة: ۲۴)

''آپ کہیے کہ اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی، اور تمہاری بیویاں، اور تمہارا خاندان، اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور وہ تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو، اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرلو، یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے کر آ جائے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو دھمکی دی ہے جو اللہ کے مقابلہ میں اپنے

Khofe Elahi se ... www.altohid.org

اہل وعیال اور رشتہ داروں کو ان کے کفر وشرک کے باوجود ترجیح دیتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول سے حقیقی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی محبت کو ہر شے کی محبت پر مقدم رکھا جائے، باپ ہو یا بیٹا، بھائی ہو یا بیوی، یا خاندان کا کوئی فرد یا مال و دولت جسے آدمی اپنی کدو کاوش سے حاصل کرتا ہے، یا انواع واقسام کے اموال تجارت، یا بلند و بالا محلات، ان سب کی اللہ اور رسول کے مقابلہ میں مومن کے دل میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی، جس کے نزدیک یہ چیزیں اللہ، اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب ہوں گی۔ وہ فاسق اور اپنے حق میں ظالم ہوگا۔

اہل علم کہتے ہیں کہ یہ آیت سب سے بڑی دلیل ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنا ایمان کا جزو، اور ان کی محبت کو ہر شے کی محبت پر مقدم کرنا واجب ہے۔ اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ اللہ کی نگاہ میں بہت بڑا گنہگار رہوگا، اور اسے عذابِ الٰہی کا انتظار کرنا چاہیے، اور اسے پہچاننے کی کسوٹی یہ ہے کہ اگر اس کے سامنے دو چیزیں آئیں، ایک وہ جسے اللہ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں، اس میں آدمی کا بظاہر کوئی ذاتی فائدہ نہیں، اور دوسری وہ ہے جسے اس کا نفس چاہتا ہے، لیکن اسے اپنانے سے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ چاہتے ہیں۔ اگر وہ اپنی خواہشِ نفس کے موافق شے کو اس شے پر ترجیح دے دیتا ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول چاہتے ہیں تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ اپنے حق میں ظالم ہے۔

علامہ ذوالنون المصری فرماتے ہیں:

(( قل لمن أظهر حب الله احذر أن تذل لغير الله، ومن علامة الحب لله ألا يكون له حاجة إلى غير الله. )) [1]

''جو شخص اللہ سے محبت کو ظاہر کرتا ہے آپ اسے کہہ دیجیے کہ غیر اللہ کے سامنے مت جھکو، اور اللہ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ آدمی اپنے کو اللہ کا محتاج سمجھے، اور غیروں سے اپنے حاجات مت طلب کرے۔''

---

[1] حلية الأولياء: (٣٧٣/٩).

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altoheed.com

## ۲۔ اللہ کی محبت کے اسباب:

اللہ کی توفیق سے ہم ایسے اسباب بھی ذکر کردیتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے، اور وہ اسباب یہ ہیں:

☆ ......توحید خالص:

اللہ تعالیٰ کی رضا اور پسندیدگی ومحبت ان لوگوں کو ہی میسر ہوتی ہے، جنھیں توحید خالص کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوجائے، اس کی دلیل شافع محشر، شفیع المذنبین محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

(( أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ . )) [1]

''روزِ قیامت میری شفاعت ان خوش نصیب لوگوں کو حاصل ہوگی، جنھوں نے اخلاص کے ساتھ کلمہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا ہوگا۔''

یاد رہے کہ اخلاص کا معنی یہی ہے کہ ان کی توحید میں کسی قسم کے شرک کی ملاوٹ نہ ہو، بلکہ ان کی توحید خالص ہو۔

☆ ......توحید کی اقسام:

توحید کی تین اقسام ہیں۔ (۱) توحید الوہیت۔ (۲) توحید ربوبیت۔ (۳) توحید اسماء وصفات۔

(۱) توحید الوہیت:

توحید الوہیت یہ ہے کہ جملہ عبادات مثلاً: نماز، روزہ، دعاء نذر، اور قربانی وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا مانا جائے، اور کسی طرح کی عبادت میں غیر اللہ کو شریک نہ کیا جائے۔

یہی وہ توحید ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ ﴾ (الذاریات: ٥٦)

---

[1] صحیح البخاری / کتاب الرقاق / رقم الحدیث: ٦٥٧٠.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اور اسی توحید الوہیت کی دعوت کو عام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل بھیجے، اور کتابیں نازل فرمائیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ﴾ (النحل: ۳۶)

''اور ہم نے ہر گروہ کے پاس ایک رسول اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اور شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے رہو۔''

**(۲) توحید ربوبیت:**

یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق، رازق، زندہ کرنے والا، موت دینے والا ہے اور وہی سارے جہانوں کا کارساز ہے، جس کی آسمانوں اور زمین میں حکومت ہے۔

اور اس قسم کی توحید کا اقرار و اعتراف اس فطرت کا تقاضا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا ہے۔ حتی کہ مشرکین بھی اس کا اقرار کرتے تھے اور اس کے منکر نہ تھے۔

اسی قسم کی توحید کا انکار کم ہی لوگوں نے کیا ہے اور وہ بھی تکبر و عناد کی وجہ سے ظاہر طور پر کیا ہے، ورنہ دل سے وہ بھی اس کے معترف تھے۔

﴿ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ﴾ (النمل: ۱۴)

''اور ان نشانیوں کا انھوں نے ظلم و سرکشی کی وجہ سے انکار کر دیا، حالانکہ ان کا باطن ان کی صداقت کا یقین کر چکا تھا۔''

**(۳) توحید اسماء و صفات:**

یعنی اللہ تعالیٰ نے اور نبی کریم ﷺ نے اللہ عزوجل کے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں،

ان پر ایمان لایا جائے، اور انھیں بلاتکییف وتمثیل اور بلاتحریف وتعطیل مان لیا جائے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪﴾ (الأعراف: ۱۸۰)

''اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انہی ناموں کے ذریعہ پکارو۔''

اللہ کی صفات عالیہ میں سے اس کی مخلوق پر صفت ''علو'' بھی ہے، لہٰذا اس پر بلاتکییف و تمثیل اور بلاتحریف وتعطیل ایمان لانا واجب ہے، جیسا کہ اس کی ذاتِ عالیہ پر ایمان لانا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ کا کیا معنی ہے؟ تو آپ نے جواب دیا:

(( اَلْاِسْتِوَاءُ مَعْلُوْمٌ، وَالْكَيْفِيَّةُ مَجْهُوْلٌ، وَالْاِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ)) [1]

''استواء معلوم ہے، جب کہ اس کی کیفیت نامعلوم ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے۔''

☆......اللہ تعالیٰ کی محبت کی فرضیت کو نہ بھولنا

ہر مومن اور مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت مخلوق میں سے ہر ایک چیز کی محبت سے زیادہ ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ﴾ (البقرة: ۱۶۵)

''اور اہل ایمان اللہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔''

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی محبت کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے۔ اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ اس کی محبت ہر محبوب (کی محبت) پر مقدم ہو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

[1] سير أعلام النبلاء: ۸/ ۱۰۰، ۱۰۶.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.alhideed.com

وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝﴾ (التوبة: ٢٤)

''آپ کہہ دیجیے! اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی، اور تمہاری بیویاں، اور تمہارا خاندان، اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور وہ تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو، اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرلو، یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے کر آجائے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ:

''اگر یہ چیزیں تمہیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول کریم ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں، تو پھر اس بات کا انتظار کرو، کہ اس کے گوناں گوں عذابوں میں سے تم پر کسی قسم کا عذاب نازل ہوتا ہے۔'' ❶

☆ ......قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اپنے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کی جائے۔ محبوب رب العالمین ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيَقْرَأْ فِي الْمُصْحَفِ)) ❷

''جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والا بن جائے تو وہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرے۔''

☆ ......اللہ تعالیٰ کی محبت کے ثمرات کو ہمیشہ یاد رکھنا

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

---

❶ تفسیر ابن کثیر: (٣/٣٦٥)، طبعه دار الكتاب العربي بيروت.

❷ سلسلة الأحاديث الصحية، رقم: ٢٣٤٧، صحيح الجامع الصغير، رقم: ٦٢٨٩.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

(( ثَــلاثٌ مَـنْ كُـنَّ فِيْـهِ وَجَـدَبِهِـنَّ حَلاوَةَ الإِيْمَان: أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُـوْلُـهُ أَحَـبَّ إِلَيْـهِ مِـمَّـا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِيْ الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ . )) ❶

''تین (خصلتیں) جس شخص میں ہوں وہ ایمان کی مٹھاس سے بہرہ ور ہوگا، یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اسے سب سے زیادہ پیارے ہوں، جس سے محبت کرے صرف اللہ کی رضا کے لیے کرے اور کفر میں پلٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح کہ آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''

☆......اللہ تعالیٰ کے احسانات کو فراموش نہ کرنا

اللہ تعالیٰ کے ہم پر اتنے انعامات ہیں کہ ہم ان کو شمار نہیں کر سکتے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ﴾ (إبراهيم: ٣٤)

''اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو گے تو نہیں گن سکو گے۔''

بلکہ ہر ہر نعمت اللہ کی عطا کردہ ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ﴾ (النحل: ٥٣)

''اور تمہارے پاس جتنی نعمتیں ہیں اسی کی جانب سے ہیں۔''

جب انسان اللہ کے احسانات کو یاد رکھے گا، اور فراموش نہ کرے گا تو یہ چیز اللہ تعالیٰ سے بندے کی محبت میں اضافے کا باعث بنے گی۔

☆......کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا

ذکر کا معنی یاد رکھنا ہے تو اللہ کو یاد رکھنا اس کا ذکر کرنا اللہ سے محبت کا باعث ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاذْكُرُوْنِيْٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴾ (البقرة: ١٥٢)

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان، رقم: (١٦)، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، رقم: (١٦٥).

Khofe Elahi se behne wale aansoo www.altafsir.com

''پس تم لوگ مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا، اور میرا شکرادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔''

کیا خوب کہا بہادر شاہ ظفر نے ؎

ظفر اس کو نہ آدمی جانیے گا
چاہے کتنا ہو وہ فہم و ذکاء
جسے عیش میں یادِ الٰہ نہ رہی
جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

**فائدہ:** ...... یاد رہے کہ ذکرِ الٰہی صرف تسبیح وتہلیل اور تحمید وتکبیر میں منحصر نہیں ہے، بلکہ ہر وہ عمل جو قرآن وسنت کے مطابق ہو، اور جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو، وہ ذکرِ الٰہی ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کو یاد کرنے والے تھے، ان کی گفتگو، ان کا امر ونہی، اللہ تعالیٰ کے اسما وصفات، احکام وافعال، اور وعد ووعید کے بارے میں اُن کی حدیثیں ان کا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا، اللہ تعالیٰ سے سوال ودعا، جنت کی رغبت دلانا، جہنم سے ڈرانا اور اُن کی خاموشی، سب کچھ ذکرِ الٰہی تھا، وہ ہر وقت اور ہر حال میں چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اور سفر وحضر میں اللہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔ انتہیٰ

ذکرِ الٰہی کے وہ طریقے اور وہ حرکات وسکنات جو گمراہ صوفیا نے ایجاد کرلیے ہیں، جن کا ثبوت صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ کرام سے نہیں ملتا، بدترین بدعت ہیں۔ انہوں نے سماع کے نام سے اپنی محفلوں میں رقص وموسیقی کو داخل کردیا ہے۔ اور مسلمانوں کو قرآن سننے اور سنانے سے روک دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب جمع ہوتے تھے تو ان میں سے ایک قرآن پڑھتا تھا اور باقی لوگ سنتے تھے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے تھے: (( ذَكِّرْنَا رَبَّنَا )) کہ ''ہمیں رب کی یاد دلاؤ۔'' چنانچہ وہ قرآن پڑھتے اور عمر رضی اللہ عنہ قرآن سنتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

Khof e Elahi se behne waly ansoo www.aitoneed.com

﴿ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ ﴾

(مریم : ۵۸)

''اور جب ان کے سامنے اللہ کے قرآن کی تلاوت ہوتی ہے تو وہ سجدے میں روتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔''

ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ ﴾

(الزمر : ۲۳)

''کہ اللہ نے سب سے اچھی حدیث نازل کی ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے۔ جس سے ان لوگوں کے جسم کانپ اٹھتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں۔''

معلوم ہوا کہ قرآن وسنت کے حدود میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا، رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے سانچے میں اپنی زندگی کو ڈھالنا، قرآن کریم کی تلاوت اور قرآنِ کریم کو سمجھنا سمجھانا، ذکرِ الٰہی کے طریقے ہیں۔ وہ تسبیحات جن کا ثبوت قرآن وسنت سے نہیں ملتا۔ مثلاً پالتی مار کر اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ جانا، اور دعویٰ کرنا کہ اللہ کا تصور دل و دماغ میں بسایا جا رہا ہے۔ ''حق ہو'' کے نعرے لگانا، دل پر ''لا الہ الا اللہ'' کی ضربیں لگانا، حلقے بنا کر بیٹھ جانا اور سری یا جہری ذکر میں بزعم خود مشغول ہونا، یہ اور اس قسم کے افعال و حرکات کا مشروع ذکرِ الٰہی سے کوئی تعلق نہیں۔ شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforeed.com

(( مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ . )) [1]

''جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس سے نہیں تو وہ مردود ہے۔''

یاد رکھو! چاہے وہ کوئی عقیدہ ہو، کوئی نظریہ ہو، کوئی قول وعمل ہو اور چاہے ذکر کے خود ساختہ طریقے ہوں، سبھی کچھ مردود ہے اگر قرآن وسنت سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ اگر کوئی شخص زندگی بھر مراقبہ میں بیٹھا رہ جائے اور زعمِ باطل میں مبتلا رہے کہ وہ اللہ کی یاد میں مشغول ہے لیکن اس کے عمل کا ثبوت قرآن وسنت سے نہیں ملتا، تو اس کی ساری محنت بے کار ہے، بلکہ قیامت کے دن وبال جان بن کر اُس کے سامنے آئے گی۔

## نماز کے بعد کی مسنون دعائیں اور اذکار

☆ نمازی کے لیے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز سے (( اَللّٰهُ اَكْبَرُ )) کہنا چاہیے، پھر وہ تین مرتبہ، (( اَسْتَغْفِرُ اللّٰه )) [2] کہے۔

اور پھر یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہیں۔

☆ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . )) [3]

''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوتی ہے، تو بڑا ہی بابرکت ہے اے عظمت و بزرگی والے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود، رقم: (٢٦٩٧).

[2] صحيح بخارى، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة، رقم: ٨٤١، ٨٤٢، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب الذكر بعد الدعاء، رقم: ٥٨٣.

[3] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث رقم: ٥٩١.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aitcheson.com

ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہ دے گی۔''

☆ سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر سے سلام پھیرتے تو کہتے:
(( اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا ، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)) ❶

☆ پھر تینتیس (۳۳) مرتبہ (( سُبْحَانَ اللّٰهِ )) تینتیس (۳۳) مرتبہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) اور تینتیس (۳۳) مرتبہ (( اَللّٰهُ أَكْبَرُ )) کہے اور سو (۱۰۰) کی گنتی اس دعا سے پوری کرے۔
(( لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . )) ❷
''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

☆ ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ﴿ (۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۲) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور (۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھے، فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے۔ ❸

☆ اسی طرح مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ اذکار کے بعد درج ذیل تسبیحات کا دس مرتبہ پڑھنا مستحب ہے:
(( لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،

---

❶ صحیح سنن ابن ماجه: ۱/ ۱۵۲.

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة، رقم: ۵۹۷.

❸ سنن ابو داؤد، ابواب الوتر، باب في الإستغفار، رقم: ۱۵۲۳، اسے حاکم ۱/ ۲۵۳ اور ابن حبان، رقم: ۲۳۴۷، نے ''صحیح'' کہا ہے۔

Khofe Elahi se behne wale aanso
www.aiitonline.com

يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

واضح رہے کہ مذکورہ اذکار وتسبیحات کا پڑھنا مستحب ہے، اور اس کے علاوہ بھی مسنون اذکار ہیں۔

## صبح وشام کے اذکار:

شام کے اذکار میں بریکٹ والے الفاظ کو پڑھا جائے، اور باقی دعا وہی ہوگی۔ صبح کے اذکار فجر کے بعد اور شام کے اذکار مغرب سے پہلے یا بعد میں کیے جا سکتے ہیں۔

☆ آیۃ الکرسی پڑھنے والا جنات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (صبح وشام ایک ایک مرتبہ) [1]

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○﴾ (البقرة: ٢٥٥)

☆ مندرجہ ذیل سورتوں کی تلاوت ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہے۔ [2] (صبح وشام تین تین مرتبہ)

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○﴾

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○﴾

[1] صحيح الترغيب والترهيب: ١/ ٢٧٣.
[2] صحيح سنن الترمذي: ٣/ ١٨٢.

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ ﴾

☆ جو شخص (دن میں) سو مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھ لے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو برائیاں مٹائی جائیں گی، اور اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ رہے گا۔ (صبح وشام ایک مرتبہ اور دس مرتبہ پڑھنا بھی درست ہے۔)

(( لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . )) ❶

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

☆ مندرجہ ذیل کلمات پڑھنے والے سے افضل کسی کا عمل نہیں ہوگا اور اس کے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (صبح وشام سو مرتبہ)

(( سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ . )) ❷

''اللہ پاک ہے، اور اس کی تعریف کے ساتھ۔ (میں اس کی تسبیح کرتا ہوں)''

☆ یہ دعا پڑھنے والے کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نیز اسے اچانک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (صبح وشام تین تین مرتبہ)

(( بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ . )) ❸

''(شروع) اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب: ٦٤. صحيح ابن ماجه: ٢/ ٣٣١، صحيح الترغيب والترهيب: ١/ ٢٧٢. ❷ صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٦٧١.

❸ صحيح الترمذي: ٣/ ١٤١، صحيح ابو داؤد: ٣/ ٩٥٨.

Khofe Elahi se behne wale ansoo www.altafseer.com

کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

☆ یہ پڑھنے والے کو زہریلے جانور کا ڈنگ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (شام تین مرتبہ)

(( أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ . ))❶

''میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''

☆ (( اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ أَنْتَ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابَ الْقَبْرِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ أَنْت . ))❷

(صبح وشام تین تین مرتبہ)

''اے اللہ! میرے بدن میں مجھے عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! میری سماعت میں مجھے عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! میری نظر میں مجھے عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔ اے اللہ! بلاشبہ میں کفر اور فقر سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! بلاشبہ میں عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔''

☆ (( اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ . )) ❸ (ستر سے سو مرتبہ روزانہ)

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، اور اس کی طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔''

☆ یہ کلمات کہنا صبح کی نماز سے اشراق تک مسلسل ذکر کرنے سے زیادہ وزنی ہیں۔ ❹

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَخَلْقِهٖ، وَرِضٰى نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ . )) (صبح تین مرتبہ)

---

❶ صحيح سنن الترمذی: ٣/ ١٨٧.
❷ صحيح ابو داؤد: ٣/ ٩٥٩.
❸ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، صحيح مسلم، كتاب الذكر.
❹ صحيح مسلم: ٤/ ٣٠٩٠.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.afroneed.com

''اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر، اور اپنے نفس کی رضا کے برابر، اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

☆ (( اَصْبَحْنَا (اَمْسَيْنَا) عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . ))❶ (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

''ہم نے صبح (شام) کی فطرت اسلام، اور کلمہ اخلاص پر، اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین، اور اپنے باپ ابراہیم حنیف مسلم کی ملّت پر اور وہ مشرک نہیں تھے۔''

☆ (( اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا (بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا) وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ . ))❷ (صبح وشام ایک مرتبہ)

''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی، (تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی) اور تیرے نام ہی کے ساتھ ہم زندہ ہیں، اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف ہی اُٹھ کر جانا ہے۔''

☆ (( اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ (أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَ الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَ الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّار ،

---

❶ صحيح الجامع الصغير ٤ / ٢٠٩. ❷ صحيح سنن الترمذى: ٣ / ١٤٢.

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.altoread.com

وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ . )) ❶ (صبح وشام ایک مرتبہ)

''ہم نے صبح (شام) کی اور اللہ کے ملک نے صبح (شام) کی اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس دن میں (رات) جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں، اور اس دن (رات) کے شر سے اور اس کے بعد والے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

☆ (( يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ! بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ، اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ . )) ❷ (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

''اے زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے! میں تیری ہی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام کام درست کردے، اور ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔''

☆ (( اَللّٰهُمَّ اِنِّيَ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيَ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ ، وَأَهْلِيْ وَمَا لِيْ . اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ . اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ ، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ ، وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ . )) ❸ (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

---

❶ صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٨٨.

❷ صحيح الترغيب والترهيب : ١/ ٢٧٣.

❸ صحيح ابو داؤد: ٣/ ٩٥٧.

Khofe Elahi se behne wale aanso www.aftabeed.com

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل وعیال اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر۔ اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

☆ جو شخص صبح (یا دن) کے وقت یقین سے سیّد الاستغفار پڑھے، اور شام سے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہوگا، اور اسی طرح جو شام (یا رات) کو پڑھے، اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے وہ بھی جنتی ہے۔

(( اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ ، وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ ، مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ ، فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . ))[1] (صبح وشام ایک ایک بار)

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جس قدر میں طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔''

☆ (( اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ،

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب ۲.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforeect.com

رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ . ))[1] (صبح وشام ایک ایک بار)

''اے اللہ! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔''

☆ درود (صلوٰۃ) پڑھنے والے کو نبی ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔[2]

## سونے اور جاگنے کے اذکار:

☆ جب کوئی شخص اپنے بستر پر آئے تو مندرجہ ذیل تینوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں میں پھونک کر جسم کے جس جس حصے پر ممکن ہو ہاتھ پھیرے، پہلے چہرے، سر اور جسم کے سامنے حصے سے ابتدا کرے۔ یہ سارا عمل تین مرتبہ کرے۔

﴿ (۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۲) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾[3]

☆ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لیے اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے، اور شیطان صبح تک قریب نہیں آتا۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ

---

[1] صحيح سنن الترمذي: ٣/ ١٤٢.
[2] صحيح الترغيب والترهيب: ١/ ٢٧٣.
[3] صحيح بخاري۔ كتاب فضائل القرآن/ باب ١٤.

حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ ○﴾ ❶

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے، تھامنے والا ہے، اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اُسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس سفارش کرے؟ وہ جانتا ہے جو لوگوں کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور وہ اُس کے علم میں سے کچھ نہیں پا سکتے، سوائے اس کے جو وہ چاہے اُس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور ان کی حفاظت اس پر بھاری نہیں وہ بلند اور عظمت والا ہے۔''

☆ جو کوئی سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لے اسے ہر چیز (مصیبت و بلا وغیرہ) سے کافی ہو جاتی ہیں۔

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ۖ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۥ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۥ وَارۡحَمۡنَا ۥ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ○﴾

☆ الداعی الی اللہ، خاتم المرسلین ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک مندرجہ ذیل (مکمل) سورتیں نہ پڑھ لیتے: ...... بنی اسرائیل۔ زمر۔ الم سجدہ۔ ملک۔ ❷

☆ سیّدہ فاطمہ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے خادم طلب کیا تو آپ ﷺ نے

❶ صحیح بخاری/ کتاب فضائل القرآن/ باب ۱۰.

❷ صحیح سنن الترمذی/ ابواب الدعوات: ۲۲.

Khof-e-Elahi www.a...

فرمایا: سوتے وقت مندرجہ ذیل کلمات پڑھنا خادم سے بہتر ہیں۔
(( سُبْحَانَ اللّٰهِ )) (۳۳مرتبہ) (( اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ )) (۳۳مرتبہ)
((اَللّٰهُ اَكْبَرُ ))❶ (۳۳مرتبہ)

☆ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر کی طرف آئے تو اسے چادر وغیرہ کے ساتھ تین دفعہ جھاڑے، پھر لیٹ کر یہ دعا پڑھے:
((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ))❷
''اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اس کو اٹھاوں گا۔ اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم کرنا، اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

☆ ((أَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ))❸
''اے اللہ! تو نے میری روح کو پیدا کیا اور تو ہی اسے فوت کرے گا اور اس کی موت اور حیات تیرے ہی لیے ہے۔ اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت کرنا۔ اگر تو اسے موت دے تو اسے معاف فرمانا۔ اے اللہ! بے شک میں آپ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔''

☆ دائیں پہلو پر لیٹ کر داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھنا سنت ہے:

---

❶ صحیح بخاری/ کتاب الدعوات/ باب ۱۱.
❷ صحیح بخاری/ کتاب الدعوات/ باب ۱۳.
❸ صحیح مسلم/ کتاب الذکر: ۷۸/۸۔

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alhameed.com

(( اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْیٰی )) ❶

''اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔''

☆ لیٹ کر دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھے:

(( اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ . )) ❷

''اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچانا، جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔''

**نوٹ** :......مسند احمد کی روایت میں یہ دعا تین دفعہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ ❸

☆ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم سوتے وقت دائیں کروٹ پر لیٹ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

(( أَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهِ، أَللّٰھُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ . )) ❹

''اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے مالک! ہمارے اور ہر شے کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے (اللہ) تورات، انجیل اور قرآن کے اُتارنے والے! میں ہر اس چیز کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو ہی اوّل ہے، پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو ہی آخر ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے پس تجھ سے اوپر کوئی چیز

---

❶ صحیح بخاری/ کتاب الدعوات/ باب: ٨. ❷ صحیح ابو داؤد/ ابواب النوم/ باب: ١٠٧.

❸ بلوغ الامانی: ١٤/ ٢٤٤. ❹ صحیح مسلم/ کتاب الذکر: ٨/ ٧٨۔

Khof-e-Elahi se behne wale ansoo www.alfoneed.com

نہیں اور تو ہی باطن ہے پس تیرے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ ہم سے قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے غنی کر دے۔''

☆ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے:

(( اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْدِیَ . )) ❶

''ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، اور ہمیں کافی ہوگیا اور ہمیں ٹھکانا دیا، ورنہ کتنے ہی لوگ ہیں جن کی کفایت کرنے والا اور ٹھکانا دینے والا کوئی نہیں۔''

☆ نبی ﷺ نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ صبح وشام اور سوتے وقت مندرجہ ذیل کلمات پڑھا کرو۔

((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْكِهٖ ، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ . ))❷

''اے اللہ! غیب اور ظاہر کو جاننے والے، اے زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے رب اور اس کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تیرے ذریعے اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس کے خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ کر لاؤں۔''

☆ جو کوئی سونے سے پہلے وضو کرے اور دائیں طرف لیٹ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور

---

❶ صحیح مسلم/ کتاب الذکر: ۸/ ۷۹. ❷ صحیح الترمذی/ کتاب الدعوات/ باب ۱۴.

Khofe Elahi se behne wale ansoo www.aroreed.com

پھر رات کو فوت ہو جائے تو وہ فطرت (یعنی اسلام) پر مرا، اور اگر صحیح زندہ اٹھے تو بھلائی کو پہنچ گیا۔

((أَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ .)) ❶

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر لیا۔ اپنا کام تیرے سپرد کر دیا۔ اپنا چہرہ تیری طرف پھیر لیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا لی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ نہ تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ بھاگ کر جانے کی مگر تیری طرف۔ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اُتاری ہے اور تیرے نبی پر کہ جسے تو نے بھیجا ہے۔''

☆ رات کو پہلو بدلتے وقت کے کلمات:

(( لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ .)) ❷

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے، زبردست ہے آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے، غالب بخشنے والا ہے۔''

☆ نیند میں گھبراہٹ اور خوف کی دعا:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ ، وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ .)) ❸

---

❶ صحیح بخاری/ کتاب الدعوات/ باب: ٦.
❷ صحیح الجامع الصغیر: ٤/٢١٣.
❸ صحیح الترمذی/ کتاب الدعوات/ باب: ٩٦.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.atoneeds.com

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں، اس کی ناراضگی اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں اور مجھے بہکائیں۔''

☆ اچھا یا برا خوب دیکھے تو کیا کرے؟

۱: اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا شیطان کی طرف سے۔ لہٰذا تم میں سے اگر کوئی (خواب میں) پسندیدہ چیز دیکھے تو خواب کسی کو نہ سنائے مگر جس سے اسے محبت ہو۔

۲: اگر برا خواب دیکھے تو:

(۱) بائیں طرف تین دفعہ تھوکے۔

(۲) شیطان اور اپنے اس خواب کی برائی سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگے۔

(۳) کسی کو ایسا خواب نہ سنائے۔

(۴) جس پہلو پر خواب آئے اسے بدل دے۔

(۵) اگر چاہے تو اُٹھ کر نماز پڑھے۔[1]

☆......نیند سے جاگنے کے اذکار:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَا تَنَا ، وَإِلَیْهِ النُّشُوْرِ))[2]

''ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔''

☆ جو شخص رات کسی وقت جاگے اور مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر بخشش مانگے یا کوئی اور دعا کرے تو قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اٹھ کر وضو کرے، اور نماز (تہجد وغیرہ) پڑھے تو

---

[1] صحیح مسلم: ٤/ ١٧٧٣.

[2] صحیح بخاری/ کتاب الدعوات/ باب: ٨.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforeed.com

قبول ہوتی ہے۔ ❶

(( لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ . ))

''نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، اور وہ اوپر ہر چیز کے خوب قادر ہے۔ اللہ پاک ہے اور تمام تعریفوں کے لائق ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے کی اور فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ بلند وعظیم کے ساتھ۔''

☆ نبی کریم ﷺ تہجد کے وقت بیدار ہوتے تو سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات بھی پڑھتے تھے۔ ❷

☆ ......شانِ باری تعالیٰ کو ہمیشہ نگاہوں کے سامنے رکھنا

کسی بھی عظمت والے سے محبت کرنا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اور ہمارا اللہ سب سے بلند وبالا، وحدہ لاشریک لہ ہے۔ اس کی شان کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا اس سے محبت کا باعث ہے۔

﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا﴾ (نوح: ١٣)

''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے رب کی عزت و وقار سے نہیں ڈرتے۔''

☆ ......رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

---

❶ صحيح بخاری/ كتاب التهجد/ باب: ٢١. ❷ صحيح بخاری/ كتاب التفسير آل عمران/ باب ٢٠.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.ahlehadeeth.com

ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○﴾ (آل عمران : ۳۱)

’’آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ معاف کردے گا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، اور رحم کرنے والا ہے۔‘‘

معلوم ہوا کہ اتباعِ نبی مطاع ﷺ سے انسان اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

☆......اتباعِ رسول کی اہمیت:

اللہ ربّ العزت نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے دین اسلام کی تکمیل فرمائی، اور تا قیامت اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ اسلام کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے متعلق آپ نے مکمل راہنمائی فراہم نہ کی ہو۔ اس راہنمائی کے مطابق زندگی بسر کرنے کو اتباع سنت کہتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتباعِ سنت کے خلاف کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی بات کو بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ لیکن افسوس! صد افسوس! آج ہم اپنی زندگی کو احکاماتِ خداوندی اور سنت رسول ﷺ سے کس قدر دور پاتے ہیں۔ آیئے! قرآنِ حکیم کی روشنی میں اتباعِ رسول کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ الہ العالمین کا ارشاد ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰـكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾

(الحشر : ۷)

’’اور رسول تمھیں جو دیں اسے لے لو، اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رُک جاؤ۔‘‘

اور اہل ایمان کو نصیحت کی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، ورنہ ان کے اعمال ضائع کردیئے جائیں گے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ○﴾ (محمد : ۳۳)

Khofe Elahi se behne wale ansoo
www.altohee...com

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال کو بے کار نہ بناؤ۔''

زندگی کے تمام امور کو نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور سنت کی کسوٹی پر پرکھنا واجب ہے، جو چیز آپ ﷺ کی سنت کے موافق ہوگی وہ قبول کرلی جائے گی، اور جو قول و عمل اس کے مخالف ہوگا اسے ردّ کر دیا جائے گا، چاہے کہنے یا کرنے والا کوئی بھی انسان ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ﴾ (النور: ٦٣)

''پس جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انھیں ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی بلا نہ نازل ہو جائے، یا کوئی دردناک عذاب نہ انھیں آ گھیرے۔''

''فقہاء نے اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ اس لیے کہ یہاں آپ کے حکم کو ترک کر دینے کا لازمی نتیجہ دو سزاؤں میں سے ایک کو بتایا گیا ہے کہ یا تو کوئی بلا نازل ہوگی یا کوئی دردناک عذاب۔ اس لیے جو لوگ نبی کریم ﷺ کی سنت کی مخالفت کرتے ہیں، یا فاسد تاویلوں کے ذریعے دوسروں کے اقوال کو اس پر ترجیح دیتے ہیں، انھیں اس آیت پر ضرور غور کرنا چاہیے، اور رسولِ اکرم ﷺ کے مقام و حجت کا تصور کرتے ہوئے کسی کے قول و عمل کو سنت کے مقابلے میں درخورِ اعتناء نہیں سمجھنا چاہیے۔'' [1]

کیا خوب فرمایا مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ نے ؏

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا لَنَا نَبِيٌّ وَلِلنَّاسِ رِجَالٌ

☆ ......**ائمہ اربعہ اور اتباعِ سنت:**

دین و شریعت صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کا نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے

---

[1] تیسر الرحمٰن، ص: ١٠١٨.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.atonened.com

علاوہ دنیا میں کوئی شخصیت ایسی نہیں جس کی ہر بات تسلیم کی جاسکتی ہو۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

(( لَيْسَ اَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَيُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ ، إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ))❶

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر شخص کی بات قبول بھی کی جاسکتی ہے اور ردّ بھی (مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو قبول ہی کیا جائے گا۔)''

صحابہ کرام، ائمہ و محدثین عظام نے بھی ہدایت کے اسی چشمے سے فیض پایا۔ عموماً یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ کتاب وسنت کو براہِ راست سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ...... یہ بات درست نہیں۔ ہمارے لیے کتاب وسنت کو سمجھنا، تفقہ فی الدین انتہائی آسان ہے، کیونکہ اللہ ربّ العالمین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لیے بطورِ خاص ''معلم'' بنا کر مبعوث فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکمل دین سیکھا اور اسے ہم تک پہنچانے کا حق ادا کیا۔ صحابہ کرام کی طرح ائمہ اربعہ نے بھی صرف اتباعِ سنت کا ہی راستہ اختیار کرنے کی دعوت دی، اتباع سنت کی اہمیت ائمہ اربعہ کے ارشادات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیے گا۔

☆ ......امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ المتوفی ۱۵۰ھ ارشاد فرماتے ہیں:

(( اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ . ))❷

''جب حدیث صحیح ہو، تو وہی میرا مذہب ہے۔''

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک قول اس طرح ہے کہ؛

(( لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّأْخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ اَيْنَ اَخَذْنَاهُ . ))❸

---

❶ ارشاد السالك لابن عبد الهادى: ۱/ ۲۲۷.

❷ ردّ المحتار على الدر المختار: ۱/۶۸.

❸ الانتقاء في فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء لإبن عبدالبر، ص ۱٤٥.

Khof e Elahi se behne waly aansu www.altafreed.com

''کسی شخص کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ ہمارے قول کو لے، جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ہمارے قول کا ماخذ کیا ہے؟''

آپ سے پوچھا گیا کہ جب آپ کی بات کتاب اللہ کے خلاف ہو؟ فرمایا: کتاب اللہ کے سامنے میری بات چھوڑ دو۔ کہا گیا: جب آپ کی بات حدیث رسول کے خلاف ہو؟ فرمایا: حدیث رسول کے سامنے میری بات چھوڑ دو۔ کہا گیا: جب آپ کی بات قولِ صحابہ کے خلاف ہو؟ فرمایا: قولِ صحابہ کے سامنے میری بات چھوڑ دو۔ [1]

☆ ......امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمہ اللہ المتوفی ۱۷۹ھ فرماتے ہیں:

(( إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُخْطِئُ وَأُصِيْبُ، فَانْظُرُوْا فِيْ رَأْيِيْ، فَكُلُّ مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ، وَكُلُّ مَا يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُكُوْهُ . )) [2]

''یقیناً میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہوسکتی ہے اور صحیح بھی، لہٰذا میری رائے کو دیکھ لیا کرو۔ جو کتاب وسنت کے مطابق ہو، اسے لے لو اور جو کتاب و سنت کے مطابق نہ ہو اسے ترک کر دو۔''

☆ ......امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ المتوفی ۲۰۴ھ ارشاد فرماتے ہیں:

(( اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ خِلَافَ قَوْلِيْ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِيْثِ ، وَاتْرُكُوْا قَوْلِيْ . )) [3]

''جب میری کسی بات کے مقابلہ میں حدیث صحیح ثابت ہو تو حدیث پر عمل کرو، اور

---

[1] ایقاظ هم اولی الأبصار، ص: ۵۰۔

[2] ایقاظ هم اولی الأبصار، ص ۷۲۔ اصول الأحكام لإبن حزم: ۱۴۹/۶.

[3] المجموع شرح المهذب للنووی: ۱۰۴/۱.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforeed.com

میری بات کو چھوڑ دو۔''

مزید فرماتے ہیں:

(( اِذَا وَجَدْتُمْ فِيْ كِتَابِيْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَعُوْا مَا قُلْتُ . )) ❶

''جب تم میری کسی بھی کتاب میں کوئی بات رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف پاؤ تو سنت کو اختیار کرلو، اور میری بات کو چھوڑ دو۔''

ایک مقام پر اپنی تقلید سے بایں الفاظ منع فرماتے ہیں:

''میری کسی بھی بات کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ثابت ہو تو حدیث کا مقام زیادہ ہے، اور میری تقلید نہ کرو۔'' ❷

☆......امام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ:

امام احمد المتوفی ۲۴۱ھ فرماتے ہیں:

(( لَا تُقَلِّدْنِيْ وَلَا تُقَلِّدْ مَالِكًا وَلَا الشَّافِعِيَّ وَلَا الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا الثَّوْرِيَّ وَخُذْ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا . )) ❸

''تم نہ میری تقلید کرو، اور نہ مالک، شافعی، اوزاعی اور ثوری رحمہم اللہ (جیسے ائمہ) کی تقلید کرو، بلکہ جہاں سے انھوں نے دین لیا ہے تم بھی وہاں (یعنی کتاب و سنت) سے دین حاصل کرو۔''

مزید فرماتے ہیں:

''دین کے معاملے میں لوگوں کی تقلید کرنا انسان کی کم فہمی کی علامت ہے۔'' ❹

---

❶ حواله أيضًا. ❷ آداب الشافعي و مناقبه لابن أبي حاتم الرازي، ص: ۹۳.

❸ ايقاظ همم اولى الأبصار، ص: ۱۱۳.

❹ اعلام الموقعين لابن قيم رحمه الله: ۲/ ۱۷۸۔

Khofe Elahi se behne wale aansoo www.aforreed.com

☆ ......تقلیدی مذاہب کی ابتداء:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اعلم ان الناس کانوا قبل المائة الرابعة غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذهب واحد بعینهٖ.)) [1]

''معلوم ہونا چاہیے کہ (تکمیل دین کے) ۴۰۰ سال بعد تک اہل اسلام کسی ایک فقہ یا مسلک کے پیروکار نہیں تھے۔''

صاف ظاہر ہے کہ یہ تقلیدی مذاہب (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) اہل اسلام میں رسولِ اکرم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ محدثین کے پورے چار سو (۴۰۰) سال گزر جانے کے بعد وجود میں آئے، ان پوری چار صدیوں میں مسلمانوں میں تفریق نہ تھی۔ سب قال اللہ وقال الرسول کے متلاشی رہتے اور اسی پر عمل پیرا تھے۔ نہ معلوم مسلمانوں سے توفیق الٰہی نے کیوں منہ پھیرلیا کہ چوتھی صدی کے بعد مسلمانوں میں تقلید جامد کی بیماری نے سر نکالا، ائمہ کرام کے اسمائے گرامی پر مختلف پارٹیوں کی تشکیل شروع ہوئی، افتراق کا یہ مرض دن بدن بڑھتا گیا، حتی کہ کتاب وسنت سے آنکھیں بند کر کے صرف اقوال کا بروآرائے ائمہ کو مدار فتویٰ قرار دیا جانے لگا۔ بلکہ بعض دفعہ تو قرآن وسنت کو بڑی دیدہ دلیری سے چھوڑ دیا جاتا اور آرائے ائمہ کو اختیار کیا جانے لگا۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے: ہماری کتاب ''شرک کے چور دروازے'')

ائمہ پرستی کی وجہ سے اہل اسلام کی فکر مختلف محاذوں پر تقسیم ہوگئی۔ افتراق نے آپس میں رقابتوں کے دروازے کھول دیئے، ہر فریق دوسرے پر مسابقت حاصل کرنے لگا، جیسا کہ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں:

''فقہ کے مذاہب اربعہ جب مشخص ومدون ہوگئے اور تقلید شخصی کا التزام قائم ہوگیا، تو سوال پیدا ہوا کہ ان چاروں اماموں میں افضل کون ہیں؟ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

---

[1] حجة الله البالغة: ۱/ ۱۵۲.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforhed.com

یا امام شافعی رحمہ اللہ ؟ اب بحث شروع ہوئی اور بحث نے جنگ وقتال کی شکل اختیار کی۔ چنانچہ ہلاکو خاں کو اسلامی ممالک پر حملہ کی سب سے پہلی ترغیب خراسانیوں کے اسی جھگڑے سے ملی تھی۔ حنفیوں نے شافعیوں کی ضد میں آ کر بلاوا بھیجا اور شہر کے پھاٹک کھول دیئے، جب تاتاریوں کی تلوار چل گئی تو اس نے نہ شافعیوں کو چھوڑا نہ حنفیوں کو۔''

﴿ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ ﴾ [1]

قارئین کرام! ائمہ اربعہ کے واضح اقوال کے بعد ان کی تقلید اور ان کے ناموں سے موسوم مذاہب کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے؟

آیئے! ہم بھی اسی سرچشمہ رشد و ہدایت سے براہِ راست دین حاصل کریں۔ جیسا کہ صحابہ کرام، ائمہ اربعہ اور محدثین وفقہاء نے دین حاصل کیا کہ یہی ان کی تعلیمات کا تقاضا ہے۔

☆...... سچی بات کرنا، امانت کا حق ادا کرنا اور ہمسایوں سے اچھا برتاؤ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وضو کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین (آپ کے اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو جسم پر مَل رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، تم اس طرح کیوں کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت (کا اظہار) ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهُ إِذَا حَدَّثَ ، وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا أُؤْتُمِنَ ، وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ . )) [2]

---

[1] ملخص ترجمان القرآن، جلد دوم، ص ٤٦٤.

[2] شعب الإيمان (٢٠١/٢)، رقم: ١٥٣٣، سلسلة الصحيحة، رقم: (٢٩٩٨).

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.atoheed.com

''جس شخص کو پسند ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرے یا اس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول محبت کریں تو اسے چاہیے کہ جب وہ بات کرے تو سچی کرے، اور جب اس کے ہاں امانت رکھی جائے تو امانت کا حق ادا کرے، اور اپنے ہمسایوں سے اچھا برتاؤ کرے۔''

☆......اللہ سے اس کی محبت کا سوال کرنا

سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیّدنا داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعاء یہ تھی:

(( اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ ، وَأَهْلِيْ ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ . )) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا، اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میرے اہلِ خانہ اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔''

اس حدیث میں اللہ کی محبت کی ترغیب کے علاوہ اہل اللہ اور اعمالِ صالحہ کی محبت کی اہمیت کا بھی بیان ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعے سے بھی انسان کو اللہ کی محبت اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

## ۳۔ ذکر اور محبت الٰہی میں آنسو بہانے کی فضیلت:

اللہ کو یاد کرنا انسان کے عقل مند ہونے کی دلیل ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، باب من دعاء داؤد علیه السلام، رقم: (۳۴۹۰)، مستدرك حاکم، رقم: ۳۶۷۳ اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

Khofe Elahi Se behne waly aanso www.altoheed.com

﴿ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ ط ﴾
(آل عمران : ۱۹۲)

’’(عقل مند وہ ہیں) جو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔‘‘

کیونکہ یادِ الٰہی سے ہی انسان کے دل کو سکون و آرام مہیا ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴾ (الرعد : ۲۸)

’’جو ایمان والے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے آرام پاتے ہیں اور سن لو اللہ کی یاد ہی سے دل آرام پاتے ہیں۔‘‘

یادِ الٰہی انسان کی فلاح وفوز کا باعث ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ (جمعه : ۱۰)

’’اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔‘‘

دنیا میں رہ کر انسان اللہ کے ذکر کے بغیر شیطان سے نجات حاصل نہیں کر سکتا، چنانچہ سیّدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف پانچ باتیں بذریعہ وحی پہنچائیں تاکہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں، اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کی دعوت دیں۔‘‘ (لمبی حدیث ذکر کرنے کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں تمہیں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کا دشمن اسے تلاش کرتے ہوئے اس کے پیچھے تیزی سے آرہا ہو، اور وہ ایک قلعے میں پہنچ جائے، اور اپنے آپ کو اس قلعے میں محفوظ کر لے۔ اسی طرح بندہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر شیطان سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘ [1]

---

[1] صحیح ابن حبان (موارد الظمآن) ص: ۳۷۲، مستدرك حاكم: ۱/۴۲۱، امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے حاکم کی تصحیح کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

Khofe Elahi se behne wale ansoo www.altaheed.com

پس جو شخص اللہ کو یاد کرے، اور محبت الٰہی میں آنسو بہادے، پھر اس کا کیا مقام ہوگا؟

چنانچہ سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ . )) [1]

''سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا۔ (ان میں سے ) ایک وہ شخص بھی ہے جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔''

اس کا رونا اللہ کو پسند آ گیا تو اسی سے اس کی نجات ہوسکتی ہے، اور وہ عرشِ الٰہی کے سایہ کا حق دار بن سکتا ہے۔ ؎

ہر وقت کا ہنسنا تجھے برباد نہ کردے
تنہائی کے لمحوں میں کبھی رو بھی لیا کر

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب البکاء من خشیة اللّٰه، رقم الحدیث: (٦٤٧٩).

باب نمبر:۴

# انبیاء علیہم السلام کے آنسو

تمام انبیاء علیہم السلام کی پاک زندگیوں کے تمام احوال پر نظر ڈالی جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے برگزیدہ بندے گداز دلوں کے حاملین تھے، زندگی کی سخت جانیوں اور مصائب و شدائد پر انہوں نے تحمل، بردباری اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کیا۔ مگر غم والم کے وہ فطری جذبات گاہے بگاہے آنسوؤں کے ستارے بن کر ان کے مژگاں پر چمک اٹھے، اور بعض دفعہ ان کے پُر انوار چہروں پر ڈھلک گئے۔ راتوں کی تنہائی میں اور مصائب کے مقابلے میں یہ اپنے خالق اور مالک حقیقی کی طرف التفات کرتے ہیں، اور دعاؤں کی صورت میں آنسوؤں کی جھڑی شروع ہو جاتی ہے، مگر یہ کیفیت آہ و بکا یا اس نوعیت کی کسی دوسری منفی شکل کا رخ اختیار نہیں کرتی، اور یہی ان مقدس ہستیوں کی سیرت کا اعجاز ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ معبودِ برحق کا فرمان ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ
حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا
وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴾

(مریم: ۵۸)

’’یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے اپنا خاص انعام کیا تھا، جو آدم کی اولاد اور ان کی اولاد سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا، اور جو ابراھیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے تھے، اور وہ ان میں سے تھے، جنہیں ہم نے ہدایت دی تھی اور جنہیں ہم نے چن لیا تھا، جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت ہوتی تھی تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے زمین پر گر جاتے تھے۔‘‘

اس سورت مریم میں زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، ابراہیم، موسیٰ، اسماعیل اور ادریس علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد اس آیت کریمہ میں انہیں کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی دنیوی اور دینی نعمتیں دی تھیں، ان انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ نے راہِ حق کی طرف ہدایت دی تھی، اور نبوت جیسے عظیم ترین مقام و مرتبہ کے لیے چن لیا تھا، اور یہ لوگ جب کلام اللہ سنتے تھے، جس میں توحید کے دلائل و براہین اور نصیحت کی دیگر باتیں ہوتی تھیں، تو اللہ کے سامنے سربسجود ہو جاتے تھے اور شدتِ خشوع وخضوع کی وجہ سے روتے تھے۔

''اسی لیے اس آیت پر سجدہ کرنے کا حکم علماء کا متفق علیہ مسئلہ ہے، تا کہ ان پیغمبروں کی اتباع اور اقتداء ہو جائے۔''[1]

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم کی تلاوت کی اور جب اس آیت پر پہنچے تو سجدہ کیا، پھر فرمایا: سجدہ تو کیا ہے لیکن وہ رونا کہاں سے لائیں؟[2]

### ا۔ سیّدنا آدم علیہ السلام کے آنسو:

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو جنت سے نکال دیا، اور سیّدنا آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حوا کے لیے جنت کی تمام نعمتوں اور پھلوں کو حلال بنا دیا، صرف ایک درخت کے کھانے سے انہیں روک دیا، اور تنبیہ کر دی کہ دیکھو اگر اس کے قریب جاؤ گے، تو اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہو جاؤ گے، شیطان لعین نے جب انہیں اس حال میں دیکھا تو اس کے حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور ان کے ساتھ مکر و فریب کی سوچ لی، تا کہ وہ جن نعمتوں سے بہرہ مند ہو رہے ہیں، اور جو خوبصورت لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں ان سے چھن جائے، چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کے خلاف افترا پردازی کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے رب نے اس درخت سے اس لیے روکا ہے کہ اگر اسے کھا لو گے تو تم فرشتے بن جاؤ گے، پھر کھانے پینے کی محتاج نہیں رہے گی یا تمہیں موت لاحق نہیں ہوگی اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو گے۔ اور ابلیس نے انہیں اپنی صداقت کا یقین

---

[1] ابن کثیر: ۳/ ۳٦٧.  [2] ابن جریر: ١/ ٣٥٤، ابن ابی حاتم: ٧/ ٢٤١٢.

Khof e Elahi se behne waly aanso www.arfoneed.com

دلانے کے لیے ذاتِ باری تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا انتہائی خیر خواہ ہوں۔ جبھی یہ راز تمہیں بتا دیا ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ:

''ابلیس نے قسم کھا کر سیّدنا آدم وحوا کو دھوکہ دیا، سچ ہے مومن اس وقت دھوکہ کھا جاتا ہے جب کوئی ناپاک انسان اللہ کو بیچ میں دیتا ہے۔ چنانچہ سلف کا قول ہے کہ مومن اللہ کے نام کے بعد اپنے ہتھیار ڈال دیا کرتے ہیں۔'' [1]

شیطان نے انہیں ارتکابِ معصیت کی ہمت دلائی، چنانچہ جب انہوں نے اس شجرۂ ممنوعہ کو شیطان کے دھوکے میں آ کر کھالیا، تو اس نافرمانی کا انجام فوراً ہی ان کے سامنے آ گیا کہ ان کے لباس ان کے جسموں سے الگ ہوگئے، اور انہیں اپنی شرمگاہیں نظر آنے لگیں، تو جنت کے درختوں کے پتے لے لے کر اپنے جسموں پر چپکانے لگے تا کہ اپنی پردہ پوشی کریں۔ تب اللہ نے ان سے کہا: کیا میں نے تمہیں اس درخت کے کھانے سے نہیں روکا تھا، اور کہا نہیں تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے؟ اس وقت انہوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اس پر ندامت کے آنسو بہائے۔ چنانچہ آتا ہے:

(( وَلَوْ أَنَّ دُمُوْعَ أَهْلِ الْأَرْضِ وَدُمُوْعَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمِيْعَ مَا عَدَلَ دَمُوْعَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ أُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ . )) [2]

''جب آدم علیہ السلام کو جنت سے پستی میں اتار دیا گیا تو انہوں نے (ندامت کے) اتنے آنسو بہائے کہ اب اھل زمین کے اور سیّدنا داوٗد علیہ السلام کے بہائے ہوئے آنسو بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھایا کہ اپنی غلطی کی معافی کے لیے یہ دعا کریں:

﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ﴾ (الأعراف: ٢٣)

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اور اگر تو نے ہمیں معاف نہیں

---

[1] تفسير ابن كثير: ٢/ ٣٣٤.
[2] الزهد للإمام أحمد، ص: ٧٣.

Khofe Ilahi se behne waly ansoo www.altohed.com

کیا اور ہم پر رحم نہیں فرمایا، تو ہم یقیناً خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

تب اللہ نے سیّدنا آدم وحوا کی توبہ قبول کی۔

## ۲۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آنسو:

کلام پاک میں جن انبیاء علیہم السلام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی آیات کی تلاوت سن کر سربسجود ہو جاتے، اور اپنے اللہ کے سامنے آنسو بہاتے تھے ان میں سے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔

روایات میں آیا ہے کہ آپ علیہ السلام لوگوں کو نصیحت فرمایا کرتے تھے:

(( طُوْبٰی لِمَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ، وَوَسِعَهُ بَیْتُهُ، وَبَكٰی مِنْ ذِكْرِ خَطِیْئَتِهِ))❶

''اس شخص کے لیے طوبیٰ ہے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اور اس کا گھر اس کو وسیع لگا، اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہائے۔''

اور اس کی مؤید ''سنن ترمذی'' کی حدیث بھی ہے۔سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا؛ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! نجات کیا ہے؟ تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

(( اَمْلِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ، وَلْیَسَعْكَ بَیْتُكَ، وَابْكِ عَلٰی خَطِیْئَتِكَ . )) ❷

''اپنی زبان کی حفاظت کرو، اور تمہارے لیے تمہارا گھر کشادہ ہونا چاہیے (کہ فضول بیٹھک کی بجائے اپنے گھر میں بیٹھے رہو) اور اپنے گناہوں پر (ندامت کے) آنسو بہایا کرو۔''

---

❶ اس کی سند صحیح ہے، الزهد للإمام أحمد، ص: ۸۵، رقم: ۳۰۳، كتاب الزهد لإبن المبارك، رقم: ۱۱۳، كتاب الزهد للإمام وكيع: ۱/ ۲۵۹، رقم: ۳۱، روضة العقلاء لابن حبان، رقم: ۵۳، معجم صغير طبرانى: ۱/ ۷۸، معجم اوسط: ۱/ ۱۳۱، مسند الشاميين، رقم: ۱۰۲.

❷ سنن ترمذى، ابواب الزهد، باب ماجاء فى حفظ اللسان، رقم: ۲۴۰۶، سلسلة الصحيحة، رقم: ۸۸۸.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

## ۳۔سیدنا داوٗد علیہ السلام کے آنسو:

سیّدنا داوٗد علیہ السلام قوت والے تھے اور اپنے رب کی طرف بڑے رجوع کرنے والے تھے، اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو ان کے لیے مسخر کر دیا تھا، وہ شام اور صبح کے وقت اُن کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے، اور چڑیاں بھی ان کے گرد جمع ہو کر تسبیح پڑھتیں، ہر ایک ان کا تابع فرمان تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی سلطنت کو مضبوط بنایا تھا، اور انہیں حکمت اور فیصلہ کرنے کے لیے قوتِ گویائی عطا فرمائی تھی، اسی لیے ان کا کوئی قول و عمل حکمت سے خالی نہیں ہوتا تھا۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے انہیں زبور عطا کی ہوئی تھی، جو بے بہا حکمتوں کا خزانہ تھا، اور وہ لوگوں کے درمیان اتنا صحیح فیصلہ کرتے تھے کہ اس وجہ سے سارے لوگ ان سے محبت کرتے تھے، اور کوئی بھی ان کی مخالفت نہیں کرتا تھا۔''

سورۂ صٓ کی آیات (۲۱) سے (۲۵) تک اللہ تعالیٰ نے سیّدنا داوٗد علیہ السلام کے ایک فیصلے کا ذکر کیا ہے جو ان کی حکمت و دانائی، بالغ نظری اور اللہ سے ان کے شدت خوف پر دلالت کرتا ہے۔

ان آیات کا اجمالی معنی یہ ہے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ایک دن سیّدنا داوٗد علیہ السلام کے پاس دو آدمی دروازے سے داخل ہونے کی بجائے دیوار پر چڑھ کر اس محراب میں داخل ہو گئے، جس میں وہ اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، چنانچہ ان دونوں کو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر گھبرا گئے، تو انہوں نے کہا: گھبرائیے مت۔ ہمارے درمیان جھگڑا ہے، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ کے پاس آئے ہیں تا کہ عدل و انصاف کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجیے۔ کسی پر زیادتی نہ کیجیے۔ اور صحیح راستے کی طرف ہماری راہنمائی کیجیے، پھر وہ آدمی جو اپنے آپ کو مظلوم سمجھتا تھا، کہنے لگا کہ میرے اس بھائی کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دُنبی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ تم مجھے اپنی دُنبی دے دو، تا کہ اپنی دُنبیوں کے ساتھ اسے ملا لوں، اور اپنی چرب زبانی اور میٹھے بولوں کی وجہ سے مجھ پر غالب آ کر دُنبی لے لی ہے۔

Khofe Elahi se bahne waly aansoo www.altoheed.com

سیدنا داوٗد علیہ السلام نے کہا: اس نے تمہاری ملکیت دُنبی مانگ کر تم پر زیادتی کی ہے، اس لیے کہ ننانوے دُنبیوں کے ہوتے ہوئے تمہاری دُنبی زبردستی لینے کی اسے ضرورت نہیں تھی۔

مزید کہا کہ بہت سے شرکاء اسی طرح اخوت وصداقت کا پاس نہیں رکھتے، اور زیادتی کر بیٹھتے ہیں، حالانکہ برادری کا تقاضا تو یہ ہے کہ اپنے بھائی کو اپنے آپ پر ترجیح دیں۔ البتہ جو لوگ ایمان وتقویٰ کی دولت سے لبریز ہوتے ہیں۔ وہ ایسی زیادتی نہیں کرتے، اور ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں، دونوں کے واپس چلے جانے کے بعد سیدنا داوٗد علیہ السلام کے ذہن میں بات آئی کہ یہ قضیہ تو اللہ کی طرف سے ان کا امتحان تھا، اس لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کرنے لگے، اور ان کے دل پر خشیت الٰہی کا ایسا غلبہ ہوا کہ سجدے میں گر کر رونے لگے، اور پوری طرح اپنے رب کی طرف متوجہ ہو گئے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ ﴾ (صٓ: ۲٤)

''پس وہ اپنے رب سے مغفرت طلب کرنے لگے، اور سجدے میں گر گئے اور (ہماری طرف پوری طرح) متوجہ ہو گئے۔''

روایات میں آیا ہے کہ:

(( أَنَّ دَاوُدَ نَبِیَّ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَكٰی مِنْ خَطِیْئَتِهِ حَتّٰی هَاجَ مَا حَوْلَهُ . ))[1]

''اللہ کے نبی سیدنا داوٗد علیہ السلام یقیناً اپنی خطا سے اتنا روئے کہ پاس والوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔''

پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۚ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ ﴾ (صٓ: ۲۵)

''پس ہم نے ان کی غلطی معاف کر دی، اور یقیناً ان کو ہم سے قربت حاصل تھی، اور

[1] کتاب الزھد للإمام وکیع: ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲٤، اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

ان کا ٹھکانہ اچھا ہے۔''

مفسرین لکھتے ہیں کہ: ''سیدنا داؤد علیہ السلام کا یہ فیصلہ ان کی حکمت و بالغ نظری اور فیصلوں میں ان کے صائب الرائے اور صحیح ہونے پر دلالت کناں ہے، کیونکہ انہوں نے کسی کی رعایت کیے بغیر حق بات کہی، اور مدعیٰ علیہ کو ٹھنڈک پہنچائی، اور ظالم نے اپنا ظلم جان لیا، اور سب نے بھی جان لیا کہ عدل و انصاف ہر بات پر مقدم ہے، اور یہ اکثر لوگوں میں دوسروں پر زیادتی کرنے کی صفت پائی جاتی ہے۔'' [1]

## ۴۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے آنسو:

جب سیّدنا یوسف علیہ السلام مفقود الخبر ہوگئے تو سیّدنا یعقوب علیہ السلام، سیدنا یوسف علیہ السلام کی گمشدگی پر شدید حزن و ملال کا اظہار کرنے لگے، اس لیے کہ ان کی مصیبتوں کی ابتداء انہی کی گمشدگی سے ہوئی تھی، وہ گم ہوئے، بعد میں بنیامین غلام بنالیے گئے اور پھر بڑے بیٹے نے بنیامین کے حادثے سے متأثر ہو کر مصر میں ہی غریب الوطنی کی زندگی اختیار کرلی، اور باپ یعقوب علیہ السلام کو منہ دکھانا پسند نہیں کیا۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام، سیدنا یوسف علیہ السلام کے گم ہونے کے بعد گھٹ گھٹ کر اتنا روئے کہ مسلسل آنسو بہتے رہنے سے آنکھیں سفید ہوگئیں۔ اللہ ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے:

﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ﴾ (یوسف: ۸۴)

''اور غم سے ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں، اور اپنا درد اور غم دل میں چھپائے رہتے تھے۔''

سیّدنا یعقوب علیہ السلام کا حالت زار دیکھ کر ان کے بیٹوں کو ان پر بڑا رحم آتا تھا، اور ان کی حالت دن بدن غیر ہونے لگی۔ اور ڈرے کہ کہیں سیّدنا یوسف علیہ السلام کا غم ان کے دل کو نہ کھا جائے، اور ان کی موت کا سبب نہ بن جائے۔ تو انہوں نے ان سے کہا:

---

[1] تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۲۷۶، ۱۲۷۷ تھوڑی تبدیلی کے ساتھ۔

﴿تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِينَ ○﴾ (یوسف : ۸۵)

''اللہ کی قسم! آپ یوسف علیہ السلام کو اسی طرح ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ گھل کر موت کے قریب ہو جائیں گے، یا ہلاک ہو جائیں گے۔''

☆ ......سیّدنا یعقوب علیہ السلام کا اپنا حالِ زار اللہ سے بیان کرنا

لیکن سیّدنا یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ﴾ (یوسف : ۸۶)

''میں اپنا دردِ غم اور حزن والم اللہ سے کہتا ہوں۔''

اور اسی کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں، اس سے التجا کرتا ہوں، کسی انسان سے نہیں، لہٰذا تم لوگ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

باب نمبر:۵

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

رسول اللہ ﷺ کی پاک زندگی کے تمام احوال پر نظر دوڑائی جائے، مکی اور مدنی زندگی کے واقعات پر نگاہ ڈالی جائے تو احساس ہوتا ہے کہ آپ ﷺ دلِ گداز کے مالک تھے، زندگی کے مصائب وآلام پر آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے بردباری اور تحمل کا اظہار فرمایا، مگر غم والم کے وہ فطری جذبات احیاناً آنسوؤں کے ستارے بن کر رسول اللہ ﷺ کی پلکوں پر چمک اٹھے اور بعض دفعہ چہرۂ پُر انوار پر ڈھلک گئے۔ راتوں کی خلوت میں اور سخت جانیوں کے مقابلے میں آپ ﷺ اپنے مالک حقیقی کی طرف التفات فرماتے ہیں، اور التجاؤں کی صورت میں آنسوؤں کی جھڑی ساون کی برسات کی طرح شروع ہو جاتی ہے، مگر یہ کیفیت دھاڑیں مار کر رونا نہ تھا، صرف آنسوؤں سے آنکھیں ڈبڈبا جاتی تھیں، اگر بہت ہوا تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں اور گریہ کی آواز سینہ سے نکلتی معلوم ہوتی، آپ ﷺ کا گریہ کبھی میت کے لیے ہوتا، کبھی اپنی اُمت کے لیے، کبھی خشیت الٰہی سے، کبھی قرآن سننے سے جس میں شوق، محبت اور خشیت کی آمیزش ہوتی۔ ذیل کی سطور میں ہم اِن شاء اللہ آپ کے ایسے واقعات کو پیش کریں گے، جن میں آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے آنسو بہانے کا ذکر ہوگا۔

☆...... نبی کریم ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر بے اختیار رونے لگے

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر جب اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو والدہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر بے اختیار رونے لگے۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے وہ بھی آپ ﷺ کو

روتے دیکھ کر بے اختیار رو پڑے۔ ❶

☆......رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان کا ہار دیکھا تو بے اختیار آنسو بہانے لگے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب مکے والوں نے اپنے قیدی مدینے بھیجے تو اس وقت زینب رضی اللہ عنہا نے ابوالعاص کے بدلے میں کچھ مال بھیجا اور اس مال میں ایک ہار بھیجا تھا، جو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا، انہوں نے یہ جہیز میں دیا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ نے اس ہار کو دیکھا تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی حالت غربت پر آپ بے اختیار رو پڑے، (اور مصاحبت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آئی، اس لیے کہ یہ ہار ان کے گلے میں رہتا تھا۔) چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: اگر تم مناسب جانو تو زینب کی خاطر کے لیے اس کے قیدی کو چھوڑ دو، اور جو مال اس کا ہے وہ بھی اس کو واپس کر دو، سب نے سر اطاعت خم کر دیا، یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا مال بھی پھیر دیتے ہیں اور ابوالعاص کو بھی رہا کر دیتے ہیں۔ ❷

☆......رسول اللہ ﷺ اپنے جگر گوشہ سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر پر بیٹھ کر رونے لگے

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی ایک بیٹی (سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا) کے جنازہ میں حاضر تھے، (وہ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں جن کا انتقال ۵ھ میں ہوا) حضور اکرم ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب استئذان النبي ﷺ ربه عزوجل في زيارة قبر أمه، رقم: ٢٢٥٩، سنن ابی داؤد، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، رقم: ٣٢٣٤، سنن ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب ماجاء في زيارة قبور المشركين، رقم: ١٥٢٢، سنن نسائی، كتاب الجنائز، باب زيارة قبر شرك، رقم: ٢٠٣٦

❷ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ صحيح ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب في فداء الأسير بالمال، رقم: ٢٦٩٢

❸ صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم: ١٢٨٥.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.atoneed.com

☆ ......سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے کی وفات پر نبی کریم ﷺ کے آنسو

سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) کا خادم آیا اور عرض کیا: ''اللہ کے رسول! زینب رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو بلا رہی ہے اور اس کا بچہ بسترِ مرگ پر ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیٹی سے کہہ دو:

((اِنَّ لِـلّٰـهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمّٰى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.))

''بلاشبہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ وہ واپس لے لیتا ہے یا عطا کرتا ہے، اور اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، پس چاہیے کہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔''

خادم نے نبی ﷺ کا پیغام سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا تک پہنچا دیا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو پھر پیغام بھیجا، اور قسم دلائی کہ آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں۔ (یہ سُن کر) حضور اکرم ﷺ چل پڑے۔ آپ کے ساتھ سیّدنا سعد بن عبادہ، سیّدنا معاذ بن جبل اور سیّدنا ابی بن کعب اور سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب بچہ نبی ﷺ کو دکھایا گیا تو وہ اس وقت دم توڑ رہا تھا اور سسکیاں بھر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بچے کو گود میں لیا تو رسولِ اکرم ﷺ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے جب آپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو تعجب سے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیا؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رحم دلی ہے۔''

اللہ تعالیٰ انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ [1]

☆ ......نبی کریم ﷺ کا اپنے بیٹے سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی جدائی میں آنسو بہانا

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الجنائز، رقم الحديث: ١٢٨٤.

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altafseer.com

کے ہاں گئے، یہ ابراہیم (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے رضی اللہ عنہ) کو دودھ پلانے والی انا کے شوہر تھے۔ آنحضور ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو گود میں لیا، اور پیار کیا اور سونگھا۔ پھر اس کے بعد ہم ان کے ہاں گئے۔ دیکھا کہ اس وقت ابراہیم رضی اللہ عنہ دم توڑ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ تو سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ یارسول اللہ! اور آپ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے؟ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا: ابن عوف! یہ بے صبری نہیں یہ تو رحمت ہے۔ پھر آپ ﷺ دوبارہ روئے اور فرمایا؛ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے، لیکن زبان سے ہم وہی کہیں گے جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں۔ ❶

☆ ......نبی کریم ﷺ کے اپنے جاں نثار سیّدنا سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کی مرض پر آنسو بہہ نکلے

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ شَكْوَى، فَأَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہم، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، وَجَدَهُ فِـيْ غَشْيَةٍ فَقَالَ: (( أَقْضَى؟ )) قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَبَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا، قَالَ: (( أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا )) وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ (( أَوْ يَرْحَمُ )) ❷

”سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ إنا بك لمحزونون، رقم: ١٣٠٣

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب البکاء عند المریض، رقم: ١٣٠٤، وصحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، رقم: ٩٢٤.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aitchneed.com

کی معیت میں ان کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے، جب ان کے پاس پہنچے تو انہیں بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ آپ نے پوچھا: کیا ان کا انتقال ہوگیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ بے اختیار رو پڑے، جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو ان پر بھی گریہ طاری ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور نہ دل کے غم کے سبب۔ لیکن وہ تو اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔ یا رحم فرماتا ہے۔''

☆......فقہ الحدیث:

مذکورہ بالا حدیث میں چند فوائد ہیں:

۱: مریض کی عیادت کرنا۔

۲: صاحب فضیلت کا مفضول (یعنی کم فضل والے) شخص کی عیادت کے لیے جانا۔

۳: امام اپنے پیروکاروں (رعایا) کی عیادت کے لیے جائے۔

۴: نہی عن المنکر یعنی غیر شرعی کام سے روکنا اور اس پر وعید کا بیان ہے۔

☆......نبی کریم ﷺ کو جب تین سپہ سالاروں رضی اللہ عنہم اجمعین کی شہادت کا علم ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو دے دی تھی جب ابھی ان کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی تھی۔ آپ فرماتے جا رہے تھے کہ اب سیّدنا زید رضی اللہ عنہ جھنڈا اٹھائے ہوئے ہیں، اب وہ شہید کر دیئے گئے۔ اب سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا، وہ بھی شہید ہوگئے، آنحضرت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار سیّدنا

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altafseer.com

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔ ❶

☆......**اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ملاقات کے شوق میں رسول اللہ ﷺ کے آنسو بہہ جانا:**

سیّدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کریم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ (میں نے دیکھا کہ) آپ کے سینے سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز نکل رہی تھی، جیسے چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا سے نکلتی ہے۔ ❷

☆......**رسول اللہ ﷺ کا اپنی اُمت پر خوف کے آنسو بہانا:**

☆......اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ جبکہ قرآن آپ پر اترا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں اپنے علاوہ دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔'' چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی، یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا:

﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاؕ ﴾ (النساء: ٤١)

''پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنائیں گے۔''

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس اب کافی ہے۔'' میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ❸

---

❶ صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب غزوة موتة من أرض الشام، رقم: ٤٢٦٢.

❷ صحيح أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب البكاء في الصلاة، رقم: ٩٠٤، صحيح سنن ترمذی، ابواب الشمائل المحمدية، باب ماجاء في بكاء رسول الله، رقم: ٣٢١.

❸ صحيح بخاری، كتاب التفسير، تفسير سورة النساء، باب فكيف إذا جئنا، رقم: ٤٥٨٢، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل استماع القرآن...... رقم: ٨٠٠.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

شمائل کے کسی شارح نے کہا ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ کا اپنی اُمت کے لیے خوف سے آنسو بہانا۔ آپ کی فرطِ رحمت اور آپ ﷺ کی شفقت کی وجہ سے تھا، جیسا کہ اُمت کی تکلیف آپ پر شاق گزرتی تھی۔''❶

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○﴾ (التوبة: ۱۲۸)

''مسلمانو! تمہارے لیے تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں، جن پر ہر وہ بات شاق گذرتی ہے جس سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے، تمہاری ہدایت کے بڑے خواہشمند ہیں، مومنوں کے لیے نہایت شفیق و مہربان ہیں۔''

☆ ......فکرِ آخرت سے رسول اللہ ﷺ کا ساری ساری رات روتے رہنا:

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تمام رات روتے رہے اور صبح تک نماز میں یہ آیت تلاوت فرماتے رہے:

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○﴾ (المائدة: ۱۱۸)

''اگر تو انہیں عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف کرے تو تو غالب حکمت والا ہے۔''❷

☆ ......نبی ﷺ کا غزوۂ بدر کے دن درخت کے نیچے آنسو بہانا:

☆ ......اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''بدر کے دن سیّدنا مقداد کے علاوہ ہمارے ساتھ کوئی بھی گھڑ سوار نہیں تھا۔ ہم سے ہر شخص گہری نیند سویا، سوائے اللہ کے نبی ﷺ کے جو

---

❶ دليل الفالحين: ۲/ ۳٦۹.

❷ صحيح سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب ماجاء في القراءة في صلاة الليل، رقم: ۱۳۵۰، مسند أحمد: ۱٤۹/۵.

Khof e Elahi se behny waly aanso www.altofeeq.com

ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر ساری رات اللہ کی عبادت کرتے اور روتے رہے۔ [1]

آپ ﷺ کا یہ گریہ اللہ ربّ العزت کا شکر ادا کرنے کے لیے تھا کہ اس نے اِعلاءِ کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کی توفیق بخشی، اور کفار کے خلاف ان کی مدد فرمائی۔

☆ ......قبر کا منظر دیکھ کر آپ ﷺ کے بے اختیار آنسو بہہ پڑے

(( عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ جَنَازَةٍ، فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ، فَبَكٰى حَتّٰى بَلَّ الثَّرٰى، ثُمَّ قَالَ (( يَا اِخْوَانِىْ لِمَثْلِ هٰذَا فَاَعِدُّوْا . )) [2]

''سیّدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے۔ آپ ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے، حتی کہ مٹی آپ ﷺ کے آنسوؤں سے تر ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بھائیو! اس کے لیے (یعنی قبر کے لیے) کچھ تیاری کرلو۔''

☆ ......سورج کو گہن لگنے پر نبی ﷺ کا تضرع وعاجزی سے آنسو بہانا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثقہ روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا، نبی ﷺ اُٹھے اور نماز شروع کردی۔ آپ ﷺ نے اتنی دیر تک قیام کیا کہ یوں معلوم ہونے لگا کہ جیسے آپ رکوع میں نہیں جائیں گے پھر جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو اتنی دیر تک رہے کہ یوں معلوم ہوا کہ اب آپ سجدہ میں نہیں جائیں گے۔ سجدہ سے اٹھنے کے بعد آپ ﷺ قعدہ میں اتنی دیر تک بیٹھے کہ یوں معلوم ہوا جیسے آپ ﷺ دوبارہ سجدہ میں نہ جائیں گے اس کے بعد آپ ﷺ (دوسرے) سجدہ میں گئے تو یوں محسوس ہوا جیسے آپ ﷺ سر کو دوبارہ نہ اٹھائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک گہرا سانس لیا اور روتے ہوئے ''اُف،

---

[1] مسند أحمد: ۱/ ۱۲۵، سنن نسائی کبریٰ، رقم: ۸۲۳، ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے، رقم: ۸۹۹.

[2] صحیح سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، رقم الحديث: ۴۱۹۵، مسند احمد: ۴/ ۲۹۴.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altcheed.com

اُف'' کر کے اللہ تعالیٰ سے کہا:

''اے میرے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان لوگوں کے درمیان ہوں تو انہیں عذاب نہیں دے گا؟ اے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک یہ لوگ توبہ کرتے رہیں گے انہیں عذاب نہ دیا جائے گا۔ اے رب! ہم تجھ سے توبہ کے طلب گار ہیں۔''

جب آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ختم کی، اس وقت تک سورج گہن ختم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ اٹھے اور اللہ کی تعریف بیان کی، اطمینان کا سانس لیا اور فرمایا:

''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے سے گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم گہن لگتا دیکھو تو اللہ کی یاد میں مصروف ہو جاؤ۔''[1]

☆...... **نبی کریم ﷺ کا اپنی امت پر شفقت کے طور پر آنسو بہانا**

(( عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ اِبْرَاهِيْمَ ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ وَمَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. اَلْاٰيَةَ﴾ وَقَالَ عِيْسَى علیہ السلام ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ .﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: [اَللّٰهُمَّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ

---

[1] صحيح أبو داؤد، كتاب صلاة الإستسقاء، باب من قال يركع ركعتين، رقم: ١١٩٤، صحيح سنن نسائى، كتاب الصلاة: ١/١٤٠١، جامع الأصول: ٦/١٨١.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aiitoheed.com

اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّاسَنُرْضِيْكَ فِىْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ)) [1]

''سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول ہے:

''اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا پس جو شخص میرے پیچھے چلا وہ میرا (فرمانبردار) ہے، اور جس نے میری نافرمانی کی (اس کے لیے) تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' (ابراہیم:۳۶)

اور پھر وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے:

''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف فرما دے تو بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔'' (مائدہ:۱۱۸)

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پھیلا دیئے اور عرض کیا: یا اللہ! میری امت، یا اللہ! میری امت، اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ آپ کیوں روتے ہو؟ اور اے جبریل تیرا رب تو خوب جانتا ہے (کہ محمد (ﷺ) کیوں رو رہے ہیں) چنانچہ جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے، اور سیّدنا محمد عربی ﷺ سے دریافت کیا (کہ آپ کیوں روتے ہیں؟) سیّدنا محمد ﷺ نے رونے کی وجہ بتائی، اور جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو جا کر بتایا، حالانکہ اللہ تو خوب جاننے والا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! سیّدنا محمد (ﷺ) کے پاس جا اور بتا کہ ہم (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہاری امت کے معاملے میں تمہیں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب دعاء النبى ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم، رقم: ٤٩٩.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altcheed.com

☆ ......عذاب کا منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے آنسو بہہ جانا

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

''جب بدر کے قیدیوں کو باندھ لیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم سے پوچھا؛ ''ان قیدیوں کے ساتھ ہمیں کیا سلوک کرنا چاہیے؟'' سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ ہمارے رشتہ دار ہیں۔ میرا خیال ہے انہیں فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے۔ اس سے ہمیں کافروں کے مقابلہ میں قوت ملے گی۔ شاید اللہ ان کے دلوں کو حق کی طرف موڑ دے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کہا؛

اے ابن خطاب! تمہارا کیا خیال ہے؟

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (عمر) نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! مجھے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تجویز سے اتفاق نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کی گردنیں کاٹ دینی چاہیے۔ لہٰذا آپ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو عقیل کی گردن کاٹنے کا حکم دیں، اور میں اپنے رشتہ داروں کو قتل کرتا ہوں۔ کیوں کہ یہ کفار کے اہم لوگ اور سردار ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے میری تجویز ماننے کی بجائے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند فرمایا۔ اس سے اگلے دن جب میں آیا تو میں نے نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اکٹھے بیٹھے دیکھا اور وہ دونوں رو رہے تھے۔ میں نے کہا؛ ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی بتایئے کہ کس چیز نے آپ دونوں کو رُلایا ہے؟ اگر وہ بات رونے والی ہوئی تو میں بھی رو پڑوں، اور اگر وہ رونے والی بات نہ بھی ہوئی تو میں صرف آپ دونوں کا ساتھ دینے کے لیے روؤں گا۔''

پس اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: تمہارے ساتھیوں نے فدیہ لینے کے بارے میں مجھے رائے دی ہے، (اس لیے میں رو رہا ہوں) کہ مجھ پر تمہاری سزا پیش کی گئی جو مجھے اس درخت سے زیادہ قریب لگ رہی ہے۔ اللہ، قادر اور قدیر نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝﴾

(الانفال: ٦٧،٦٩)

''نبی کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ اس کے پاس جنگی قیدی آئے حتیٰ کہ زمین (میدانِ جنگ) میں کافروں کو اچھی طرح قتل نہ کر دیا جاتا، تم دُنیا کا مال چاہتے ہو جب کہ اللہ (تمہارے لیے) آخرت چاہتا ہے، اور اللہ ہی غالب اور حکمت والا ہے۔ اگر ایسا پہلے سے نہ لکھا جاچکا ہوتا تو جو تم نے (فدیہ) لیا اس کے لیے تمہیں بہت بڑی سزا دی جاتی۔ جو تم نے بطور مال غنیمت حاصل کیا ہے اسے کھا سکتے ہو یہ حلال اور پاکیزہ ہے، اور اللہ سے ڈرو، اور یقیناً اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔'' [1]

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

[1] صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب الإمداد بالملائكة في غزوة بدر وإباحة الغنائم، رقم: ٤٥٨٨.

باب نمبر:٦

# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آنسو

## فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین:

اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینے کے بعد آپ کے صحابہ کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۠﴾ (الفتح: ۲۹)

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے لیے بڑے سخت ہیں، اور آپس میں نہایت مہربان ہیں، آپ انہیں رکوع وسجود کرتے دیکھتے ہیں، وہ لوگ اللہ کی رضا اور اس کے فضل کی جستجو میں رہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کی نشانی ان کی پیشانیوں پر عیاں ہوتی ہے، تورات میں ان کی یہی مثال بیان کی گئی ہے اور انجیل میں بھی ان کی یہی مثال بیان کی گئی ہے، اس کھیتی کی مانند جس نے پہلے اپنی کونپل نکالی، پھر اُسے سہارا دیا تو وہ موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، وہ کھیت اب کاشتکاروں کو خوش کر رہا ہے (اللہ نے ایسا اس لیے کہا) تاکہ اُن مسلمانوں کے ذریعہ کافروں کو غضبناک بنائے، ان

میں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کیا اُن سے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے۔''

اس آیت سے پچھلی آیت (۲۸) میں اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس کی مزید تاکید کے طور پر اللہ نے اس آیت میں فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور آپ کے لیے یہ گواہی دینا گویا آپ کے لیے ہر وصف جمیل کی گواہی ہے، اس لیے کہ اللہ کے رسول تمام اخلاقِ کریمہ اور اوصافِ حمیدہ سے متصف ہوتے ہیں۔

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح کرتے ہوئے اللہ عزوجل نے فرمایا کہ وہ کفار کے لیے ایسے ہی سخت ہوتے ہیں جیسے شیر اپنے شکار کے لیے سخت ہوتا ہے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے نہایت ہی رحم دل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف کرتے ہوئے سورۃ المائدہ میں فرمایا:

﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ (المائدة: ٥٤)

''وہ مومنوں کے لیے مانند ابریشم نرم ہوتے ہیں، اور کافروں کے لیے مانند فولاد سخت ہوتے ہیں۔''

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

مخلوق کے ساتھ ان کا معاملہ ایسا ہوتا ہے، اور خالق کے ساتھ ان کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب کی جنت اور اس کی خوشنودی کے لیے کثرت سے نماز پڑھتے ہیں، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾

(الانعام: ٥٢)

''وہ صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اس کی خوشنودی چاہتے ہیں۔''

Khofe Elahi se behne wale aansoo www.altoheed.com

اور اللہ کے ان نیک بندوں کی علامت کثرتِ سجود اور کثرتِ تہجد و نوافل کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر پائی جاتی ہے، اور صحابہ کی یہ نشانی انجیل اور تورات میں بھی پائی جاتی ہے۔

اہل علم کی ﴿ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ ﴾ کے اعراب کے متعلق دو رائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

① ﴿ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ﴾ مبتدا ہے اور ﴿ كَزَرْعٍ ﴾ اس کی خبر ہے، اور معنی یہ ہے کہ انجیل میں ان کی مثال پودے کی ہے...... الخ

② ﴿ مَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ﴾ ﴿ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ﴾ پر معطوف ہے، اور "كَزَرْعٍ" مبتدا محذوف کی خبر ہے، جس کی تقدیر ﴿ هُمْ كَزَرْعٍ ﴾ ہے، اور معنی یہ ہے کہ صحابہ کی مثال اس پودے کی ہے جو زمین سے اپنی کونپل نکالتا ہے، پھر وہ بڑھ کر درخت بن جاتا ہے، پھر درخت موٹا ہو جاتا ہے، پھر وہ اپنے تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے، جسے دیکھ کر کاشتکار خوش ہوتا ہے۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے اس مثال کے ذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حالت بیان کی ہے کہ ابتدا میں ان کی تعداد کم ہوگی، پھر ان کی تعداد بڑھتی جائے گی، اور وہ پودے کی مانند قوی سے قوی تر ہوتے جائیں گے، اور ایسا اس لیے ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی کثرت اور قوت کے ذریعہ کافروں کے غیظ و غضب میں اضافہ کرے۔ ❶

آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے ان بندوں سے جنہیں صحابہ رسول کہا جاتا ہے، اور جن کے لیے اللہ نے ایمان اور عمل صالح کی گواہی دی ہے، وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور انہیں اجر عظیم اور ثوابِ جزیل یعنی جنت عطا فرمائے گا۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ﴿ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ﴾ "تاکہ اللہ ان کے ذریعہ کافروں کے غیض و غضب میں اضافہ کرے۔" کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان

---

❶ فتح القدير: ٥/ ٥٦.

Khof e Elahi se behne waly ansoo www.altafseed.com

روافض کی تکفیر کی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بُغض رکھتے ہیں، اور جو صحابہ سے بغض رکھے گا، وہ اس آیت کریمہ کے مطابق کافر ہوگا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اس رائے سے علماء کی ایک جماعت نے اتفاق کیا ہے۔ [1]

## صحابہ وخلفاء راشدین کا احترام ایمان کی نشانی ہے:

اصحاب کبار، خلفاء راشدین پر لعن وطعن اور سب وشتم کرنا قطعاً ممنوع وحرام ہے، اللہ عظیم وبرتر کا فرمان ہے:

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○﴾ (التوبہ: ۱۰۰)

''اور مہاجرین اور انصار میں سے وہ اوّلین لوگ جنہوں نے ہجرت کرنے اور ایمان لانے میں دوسروں پر سبقت کی، اور وہ دوسرے لوگ جنہوں نے ان سابقین کی اخلاص کے ساتھ پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہوگیا، اور وہ سب اللہ سے راضی ہوگئے، اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ یہی عظیم کامیابی ہے۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو چکا ہے، صحابہ کے متعلق ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ○﴾

(الفتح: ۱۸)

''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوگیا، جب وہ آپ سے درخت کے نیچے

---

[1] ابن کثیر: ۱۷۲/۵.

بیعت کر رہے تھے۔''

یہ بالکل ظاہر ہے کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اللہ راضی ہو چکا تو وہ اہل ایمان ہیں، اور اللہ تعالیٰ راضی ہونے کے بعد جنت ہی عطا فرماتے ہیں، اللہ غفور اور رحیم کا فرمان ہے:

﴿يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝﴾ (الفجر: ۲۷ تا ۳۰)

''اے (ایمان کی وجہ سے) مطمئن جان! تو اپنے رب کے پاس لوٹ چل درآنحالیکہ تو اس سے راضی ہے، اس کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ پس تو میرے مقبول بندوں میں شامل ہو جا، اور میری جنت میں داخل ہو جا۔''

اگر خدانخواستہ انہی اکابر صحابہ کا ایمان زیر بحث ہو اور یہی چیز نزاع کا محل ٹھہرے تو پھر ہمارے، آپ کے اور کسی کے ایمان کا کیا ٹھکانا ہوگا؟ جن کے واسطہ سے ہم نے ایمان پایا جب انہی کا ایمان خدانخواستہ درست نہیں تو ہمارا کیا حشر ہوگا؟

## صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی عیب جوئی غیبت ہے:

صحابہ پر لعن وطعن اور سب وشتم بہرحال غیبت میں شامل ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ (الحجرات: ۱۲)

''اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔''

مزید فرمایا ہے:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝﴾ (الھمزہ: ۱)

''جہنم کی وادی ویل یا ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو کسی کی عیب جوئی، نکتہ چینی اور برائی کرتا ہے۔''

سیّدہ آمنہ کے لعل، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

Khofe Elahi se behne waly ansoo
www.altohid.com

(( لَا تَسُبُّو أَصْحَابِي ، فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ فَلَوْ أَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ . )) ❶

''تم میرے صحابہ کو گالی مت دو، بُرا بھلا مت کہو، ان پر لعن وطعن مت کرو، تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے تو میرے صحابہ کے آدھ سیر جو خرچ کرنے کے ثواب کو نہ پاسکو گے۔''

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ میں یہ قصہ پیش آیا کہ کچھ لوگوں نے سیدنا عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہما کو گالی دی۔ امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تیس کوڑوں کی سزا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والوں کو دی، اور چند کوڑوں کی سزا اس کو دی جس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دی تھی۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ائمہ سلف کے ارشادات کو نقل کیا ہے کہ خلفاء کرام کو گالی دینے والے کو اولاً سزا دی جائے پھر توبہ کرائی جائے اگر توبہ نہ کرے تو قید خانہ میں ڈال دیا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائے یا رجوع کرے۔ ❷

## خلفاء راشدین کے متعلق مہاتما گاندھی کے تاثرات:

Simplicity is not the monopoly of congressistesiam not going to slmention the names of raam and krishan because they were not historical personalities. I am compelled to mention the names of Abubakar and Umar Though they were masters of the vart empire yet they lived the life of poures.

(Harigand. DT.27.7.37)

یعنی سادگی کانگریس کی اجارہ داری نہیں۔ میں رام اور کرشن کا حوالہ بھی اس سلسلہ میں پیش نہ کروں گا، کیونکہ ان کی شخصیتیں ماقبل تاریخ کی ہیں۔ البتہ میں اس ضمن میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا نام لینے پر مجبور ہوں کہ باوجود ایک وسیع مملکت کے حاکم

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۳۶۷۳

❷ الصارم المسلول علی شاتم الرسول لابن تیمیه، ص: ۵۷۱

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

ہونے کے ان لوگوں نے انتہائی فقیرانہ زندگی بسر کی۔'' [1]

یہی وہ اندازِ زیست ہے جس کا نقشہ اقبال نے یوں کھینچا ہے:

آن مسلماناں کہ میری کردہ اند　　درشہنشاہی فقیری کردہ اند

مندرجہ بالا سطور پڑھ کر یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر الأمم تھے۔ صحابہ وخلفاء راشدین کا احترام ایمان کی علامت ہے، صحابہ کی عیب جوئی غیبت ہے جو کہ ممنوع وحرام ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالی دینے والے کا برا حشر ہوتا ہے۔

ان پاک ہستیوں سے محبت ومودت کا اظہار کرنے کے لیے ہم آئندہ کی سطور میں ایسے واقعات رقم کریں گے جن میں ان کے خشیت الٰہی سے آنسو بہانے کا ذکر ہوگا (جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اہل اللہ بڑے دلِ گداز کے حامل تھے) اُمید ہے کہ ان سطور کے مطالعہ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت کا کچھ نقشہ ضرور سامنے آجائے گا، اور لوگوں کے حالات کی اصلاح وسدھار اور دلوں کی سختی کو دور کرنے میں ان کے لیے یہ سطور کچھ راہبر اور راہنما بن سکیں، اور کچھ ان کے طرزِ عمل میں فکری انقلاب پیدا کر سکیں۔

## (۱) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آنسو

امام الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

بلاشبہ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جان و مال کے اعتبار سے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھ پر کوئی احسان ہو۔'' [صحیح البخاری، رقم: ۴٦۷]

☆......**سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انقطاعِ خیر پر رونا**

سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا:

(( انطَلِقْ بِنَا اِلیٰ أُمِّ أَیْمَنَ ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ، نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ

---

[1] ماخوذ از صدق جدید، ص: ۸، مؤرخہ ۹ دسمبر ۱۹٦۰ء

Khofe Elahi se behne waly aansoo
www.altafseer.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَالَتْ: اِنِّى لَا أَبْكِي أَنِّى لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنِّى أَبْكِى أَنَّ الْوَحْىَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ ؛ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا . )) [1]

’’ہمارے ساتھ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلو، ہم ان کی زیارت کریں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے۔ پس ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ انہوں نے کہا: کیوں روتی ہو؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ تو اس پر سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس لیے نہیں رو رہی ہوں کہ میں یہ بات نہیں جانتی کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زیادہ بہتر ہے (یقیناً میں یہ جانتی ہوں) لیکن میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ پس (اس بات نے) ان دونوں کو بھی رونے پر مجبور کر دیا اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔‘‘

### ☆......سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت آنسو بہانا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ’’پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران حکم دیا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کی امامت کروائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ’’میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ نماز کی امامت کے لیے کھڑے ہوں گے تو ان کے (بکثرت) رونے کی وجہ سے لوگوں کو ان کے قرآن کی آواز سنائی نہ دے گی۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کرانے کا حکم دیں۔

[1] صحيح مسلم ، كتاب الفضائل ، باب من فضائل أم ايمن رضى الله عنها ، رقم: ٦٣١٨

Khof e Elahi se behne wale aanso www.atoheed.com

نبی دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز کی امامت کے لیے کہو۔'' اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو کہا: ''تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کی امامت کرائیں تو لوگ ان کے رونے کی وجہ سے قرآن کی قرأت نہ سن پائیں گے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کا حکم فرمائیں۔ پس سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کہا: اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جو کہا ہے اس پر عمل کرو! حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ بھی یوسف علیہ السلام کے ساتھیوں جیسی ہو۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کے لیے کہو۔''[1]

☆......**سلامتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطرہ لاحق ہونے پر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا رونا**

سفرِ ہجرت میں سراقہ بن مالک سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے بالکل قریب پہنچ جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کو خطرہ میں دیکھ کر سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ پریشان اور غمگین ہو جاتے ہیں، اور اسی پریشانی کے سبب ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ قصہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی زبانی ان الفاظ میں روایت کرتے ہیں:

((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَا ، فَلَمْ يُدْرِكْنَا إِلَّا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ . فَقُلْتُ: "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقْنَا . "

فَقَالَ: "لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا . "

حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنَّا فَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قَدْرُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ ،

قَالَ: قُلْتُ: "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقْنَا" وَبَكَيْتُ .

قَالَ: "لِمَ تَبْكِيْ؟"

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالامامة رقم: ٦٧٨، ٦٧٩

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoneed.com

قُلْتُ: "أَمَا وَاللّٰهِ! مَا عَلَى نَفْسِيْ أَبْكِيْ ، وَلَكِنْ أَبْكِيْ عَلَيْكَ"
قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:"اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ."

فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِهِ اِلَى بَطْنِهَا فِيْ أَرْضٍ صَلْدٍ......))[1]

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم روانہ ہوئے تو لوگ ہمارے تعاقب میں تھے۔ ان میں سے صرف سراقہ بن مالک اپنے گھوڑے پر سوار ہمارے قریب پہنچ گیا، میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہمارا تعاقب کرتے ہوئے ہمارے قریب آ پہنچا ہے۔''
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غم نہ کرو، بلاشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔''
وہ ہمارے اس قدر نزدیک پہنچ گیا کہ ہمارے اور اس کے درمیان ایک، دو یا تین نیزوں کے برابر فاصلہ رہ گیا۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! یہ ہم تک آ پہنچا ہے۔'' اور (ساتھ ہی) میں رونے لگا۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیوں روتے ہو؟''
میں نے عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنی جان کو خطرے میں دیکھ کر نہیں رو رہا بلکہ آپ کی سلامتی کو خطرے میں دیکھ کر رو رہا ہوں۔'' انہوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا: ''نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کرتے ہوئے کہا: ''اے اللہ! جس طرح آپ پسند کریں ہمارے لیے اس کے مقابلے میں کافی ہو جائیے۔''
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کے نتیجے میں اس کے گھوڑے کی ٹانگیں سخت زمین میں پیٹ تک دھنس گئیں......''

[1] مسند أحمد: ۱/ ۲، رقم: ۳. احمد شاکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

Khofe Elahi se behne waly aanso www.alfoheed.com

☆......سرورِ دو عالم ﷺ کے لیے گیارہ انصاریوں اور طلحہ رضی اللہ عنہ کی فدا کاری

معرکہ اُحد میں کچھ تیرانداز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی طرف سے ٹیلے پر متعین کردہ جگہ کو چھوڑنے کی اجتہادی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ قریش مکہ کا ایک دستہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسلمانوں پر پچھلی جانب سے حملہ کرتا ہے۔ اس اچانک حملے سے مسلمانوں کی صفوں میں اس قدر اضطراب اور کھلبلی پیدا ہوتی ہے کہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف بارہ صحابہ رہ جاتے ہیں، اور مشرک نبی کریم ﷺ کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ ان حالات میں ان سچی محبت کرنے والے بارہ جان نثار صحابہ کرام نے آنحضرت ﷺ کا دفاع کس طرح کیا؟

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کردہ روایت میں اس سوال کا جواب موجود ہے۔ جس میں انہوں نے بیان کیا کہ ''معرکہ اُحد میں جب مسلمان بھگدڑ میں منتشر ہو گئے، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف گیارہ انصاری اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم رہ گئے تو مشرک آنحضرت ﷺ کے قریب پہنچ گئے۔ آپ نے نگاہ کو بلند فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''قوم (مشرکوں) کا مقابلہ کون کرے گا؟''

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میں''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ پر رہو۔''

انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا: ''میں، اے اللہ کے رسول''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم (ٹھیک ہے، مشرکوں کا مقابلہ کرو)

اس صحابی نے مشرکوں سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ مشرک اسی جگہ ڈٹے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟''

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میں''

Khofe Elahi se behne waly aansu www.altafseer.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ پر رہو۔''

ایک انصاری نے عرض کیا: ''میں''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم'' (ہاں ٹھیک ہے تم مشرکوں کا مقابلہ کرو) وہ شخص مشرکوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔

آنحضرت ﷺ اسی طرح فرماتے رہے، اور ہر مرتبہ ایک ایک انصاری سامنے آتے اور اپنے آپ کو پیش رو کی طرح مشرکوں سے لڑتے ہوئے شہید ہو جاتے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوم (مشرکوں) کا مقابلہ کون کرے گا؟''

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میں''

سیدنا طلحہ نے گیارہ انصاریوں کے بقدر لڑائی کی۔ دورانِ لڑائی ان کے ہاتھ پر وار ہوا اور ان کی اُنگلیاں کٹ گئیں۔ انہوں نے کہا: ''حس''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو (بِسْمِ اللّٰہِ) کہتا تو فرشتے لوگوں کے سامنے ہی تجھے اُٹھا لیتے۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو پھیر دیا۔''[1]

اَللّٰہُ اَکْبَرُ رسول مقبول، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ سے سچی محبت کرنے والے گیارہ جان نثار آپ ﷺ پر اپنی جانوں کو نچھاور کر دیتے ہیں۔ پھر بارہویں جان نثار آگے بڑھتے ہیں اور ان کی فدا کاری کچھ معمولی نہ تھی بلکہ تنہا ان کی فدا کاری پہلے گیارہ جان نثاروں کی جان نثاری کے بقدر تھی۔ ان کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے شل ہوگیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ سیدنا قیس رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''میں نے سیدنا

---

[1] صحیح سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب ما یقول من یطعنه العدو، رقم: ۳۱۵۱.

طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے شل ہو گیا تھا۔''❶

رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم! وہ ہاتھ بڑا خوش نصیب اور پاکیزہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے محبوب اور مقدس ہستی کے دفاع میں شل ہوا، اور اس ہاتھ والے کے نصیبوں کا کیا کہنا!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے صرف ان کا ہاتھ ہی شل نہ ہوا بلکہ سارا جسم چھلنی ہو گیا۔ ان کے جسم پر کم و بیش ستر زخم آئے۔ امام ابو داؤد الطیالسی رحمہ اللہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''پھر ہم طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کے جسم پر تیر و تلوار وغیرہ کے کم و بیش ستر زخم تھے۔''❷

اسی طرح سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بھی معرکہ اُحد کا ذکر فرماتے تو روتے ہوئے فرماتے: ''یہ سارا دن سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔''❸

## ☆......سفر ہجرت میں حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میسر آنے پر شدت مسرت سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آنسو بہانا:

جب جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہجرت کے سفر میں اپنا رفیق بنانے کی بشارت سناتے ہیں تو یہ سن کر وہ اس قدر خوش ہوتے ہیں کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اسی واقعہ کی تفصیل درج ذیل حدیث میں بیان کی گئی ہے:

(( عَنْ عَائِشَةَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ "هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا" فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا .

---

❶ صحيح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم ، رقم: ٣٧٢٤.

❷ منحه المعبود فی ترتيب مسند أبی داؤد الطيالسی : ٢/ ٩٩، نیز ملاحظہ ہو: فتح الباری: ٧/ ٨٢، ٨٣.

❸ ملاحظہ ہو: منحة المعبود: ٢/ ٩٩.

Khofe Elahi se behnewaly aansoo
www.altoheed.com

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:" فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ."

قَالَتْ:" فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: "أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ"

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:"إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!"

قَالَ:"فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ"

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ"

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"نَعَمْ" [1]

''(زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ''جب ہم سورج ڈھلنے (زوال) کے وقت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے تھے کہ کسی نے ان سے کہا: ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھانپے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔''

اور اس وقت ہمارے ہاں تشریف لانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ تھی۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان پر میرے ماں باپ قربان! اللہ کی قسم! اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی اہم مقصد ہی کے لیے ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اندر تشریف لانے کی اجازت طلب کی۔

اجازت ملنے پر اندر تشریف لائے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جو لوگ تمہارے پاس موجود ہیں انہیں باہر بھیج دو۔''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میرے باپ آپ پر فدا ہوں،

---

[1] صحیح بخاری، کتاب مناقب الأنصار، رقم: ۳۹۰۵.

Khofe Elahi se behne wale aansu
www.alfaheed.com

وہ تو آپ کے گھر والے ہی ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے (مکہ مکرمہ سے) نکلنے کی اجازت مل چکی ہے۔''

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس سفر میں آپ کی رفاقت کا طلب گار ہوں۔''

رسول مکرم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''ہاں''

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے اس سفر کے متوقع سنگین خطرات اور مصیبتوں سے بے خبر نہ تھے۔لیکن ان خطرات کا اندیشہ ان کے اپنے محبوب جناب رسول کریم ﷺ کے رفیق سفر بننے کی رغبت وخواہش میں کچھ کمی پیدا نہ کر سکا۔ اور جب آنحضرت ﷺ نے ان کی رغبت پر موافقت کا اظہار فرمایا تو شدت فرحت سے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(( زَادَ ابْنُ اِسْحَاقَ فِيْ رِوَايَتِهِ: " قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: "فَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يَبْكِيْ ، وَمَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا يَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ . ")) [1]

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں، اور اس سے پیشتر مجھے اس بات کا تصور نہ تھا کہ خوشی ومسرت کی وجہ سے بھی کوئی روتا ہے۔''

**☆سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خیر البشر ﷺ کے وقت رحلت کا ادراک کر کے رونا**

رسول برحق ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ کے محبّ صادق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبے کے اشاروں اور کنایوں سے اندازہ کرتے ہیں کہ جناب حبیب کریم ﷺ

[1] فتح الباری: ۲۳۸/۷، نیز ملاحظہ ہو: السيرة النبوية لابن هشام: ۹۳/۲.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforeed.com

کا رحلت کا وقت قریب آ پہنچا ہے۔ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصے کی تفصیل سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان الفاظ سے روایت کی ہے:

(( خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَ قَالَ : "إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ ."

قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرْ ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْلَمَنَا . ))[1]

''رہبر کامل ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا (اس خطبہ میں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو کچھ ان کے پاس ہے دونوں میں سے ایک چیز منتخب کرنے کا موقع عطا فرمایا۔اس بندے نے وہ چیز پسند کی جو اللہ کے پاس ہے۔''

انہوں (ابو سعید رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا: ''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا۔ ہمیں ان کے رونے پر تعجب ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بندے کے متعلق بتلایا کہ اسے (دو میں سے ایک چیز منتخب کرنے کا) اختیار دیا گیا (اور انہوں نے رونا شروع کر دیا)

اصل حقیقت یہ تھی کہ رسول رب العالمین ﷺ ہی کو اختیار دیا گیا تھا، اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ نبی برحق ﷺ کی بات کو سمجھنے والے تھے۔''

---

[1] صحيح البخارى، كتاب فضائل أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب إلا باب أبى بكر، رقم: ٣٦٥٤.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoreed.com

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ روایت میں ہے:

(( فَلَمْ یُلَقنھَا اِلَّا أَبُوْ بکْرٍ رضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فبکی ، فَقَالَ:"نَفْدِیْكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّھَائِنَا . )) ❶

''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو نہ سمجھا (وہ بات کی تہہ کو پہنچ کر) رونے لگے۔ پھر عرض کیا: ''ہم آپ پر اپنے باپ، مائیں اور بیٹے نثار کرتے ہیں۔''

## ☆......سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا رحلت امامِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کو یاد کرکے رونا

جناب رسول ثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے رحلت کر جانے کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کو یاد کرتے تو ان کے آنسو رواں ہو جاتے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ درج ذیل حدیث اس پر دلالت کرتی ہے:

((عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَابَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلَی ھٰذَا الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ:"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ مِنْ عَامٍ الْاَوَّلِ ، ثُمَّ اسْتَعْبَرَ أَبُوْبَکْرٍ وَبَکیٰ .

ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ:"لَمْ تُؤتَوا شَیْئًا بَعْدَ کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ مِثْلَ الْعَافِیَۃِ فَاسْأَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ . )) ❷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ: ''میں نے اس منبر پر

---

❶ ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد و منبع الفوائد: ۹/ ۴۳۔ حافظ ہیثمی نے اس روایت کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔
❷ شیخ احمد شاکر نے اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: ھامش المسند: ۱/ ۱۷۰.

Khof e Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے گزشتہ سال اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔''

پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا: ''میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کلمہ اخلاص کے بعد تمہیں عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔''

ایک اور دوسری روایت میں ہے:

(( فَخَنقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثَـلاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ:...... الحديث)) [1]

''آنسوؤں نے تین مرتبہ ان کی آواز کو دبا دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا......الحدیث''

☆......سنہ ۱۲ ہجری میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نائب بنا کر حج کے لیے تشریف لائے، جب مکہ میں داخل ہوئے تو عتاب بن اُسید اور سہیل بن عمرو، اور عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ اور ہشام بن حارث ان سے ملے، اور سلام کیا اور یوں کہا: ''سَلامٌ عَـلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ .''

سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے سلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر رونا شروع کر دیا، اور برابر روتے رہے یہاں تک کہ آپ بیت اللہ میں پہنچے۔ [2]

☆......سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سورہ ﴿ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴾ نازل ہوئی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے، جب یہ سورت سنی تو رو پڑے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے اس سورت نے رُلایا۔ [3]

---

[1] شیخ احمد شاکر نے اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: هامش المسند: ۱/ ۱۷۰

[2] ابن سعد ج: ۳، ص: ۱۸۷.

[3] تفسیر طبری: ۱۲/ ۲۶۳، شعب الأیمان: ۹/ ۳۱۲.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altofeed.com

☆ ......سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تلاوتِ قرآن سن کر آنسو بہانا:

☆ ......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحن میں ایک مسجد بنا رکھی تھی، اسی میں نماز پڑھتے اور قرآن حکیم پڑھتے، مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے آس پاس جمع ہو جاتے اور تعجب سے (قرآن سنتے) اور ان کو دیکھتے رہتے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت رونے والے آدمی تھے، قرآن مجید پڑھتے وقت انہیں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا تھا اور بے اختیار رونے لگتے، اس سے مشرکین کو پریشانی ہوتی۔ [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کی، یہاں تک کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں۔ اور بنی ہاشم میں سے کسی ایک نے بھی (چھ ماہ تک) بیعت نہ کی، سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد (علی رضی اللہ عنہ نے) سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس آئیں، لیکن آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو، اور اس کو ناپسند سمجھا کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ساتھ آئیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اکیلے نہ جائیں۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اکیلے جاؤں گا، مجھے کسی خطرے کا اندیشہ نہیں۔ سیّدنا ابوبکر چل پڑے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچ گئے، ان کے ہاں بنی ہاشم تھے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثناء بیان فرمائی جو ان کی شان کے لائق تھی، پھر فرمایا: **اما بعد!** اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہم نے بیعت کرنے سے اس لیے تاخیر نہیں کی کہ ہم آپ کی (باقی اُمت پر) فضیلت کے منکر تھے، لیکن ہم اس بارے میں فکر کر رہے تھے کہ اس امر (خلافت) میں ہمارا حق ہے لیکن آپ اس بارے میں ہم سے غالب ہو گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی رشتہ داری کا ذکر فرمایا اور (وراثت) کا استحقاق کا ذکر فرمایا، اس کا تذکرہ فرماتے رہے یہاں تک کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے، جب خاموش ہوئے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی شان کے لائق حمد وثناء کی۔ پھر

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، رقم: ٤٧٦

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altafseer.com

فرمایا: اما بعد، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان سے اپنی قربت داری سے بہتر سلوک کروں۔ اللہ کی قسم! میں نے تمہیں اس کے مال میں جو میرے اور تمہارے درمیان میں سب سے بہترین ہیں، محروم نہیں کیا۔ لیکن میں نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرمارہے تھے جو ہم (انبیاء) مال چھوڑتے ہیں اس میں وراثت نہیں چلتی، وہ صدقہ ہوتا ہے، آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال میں سے کھائیں گے اور میں اللہ کی قسم! اس بارے میں ان شاء اللہ وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، پھر سیدنا علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا: ہم آپ سے شام کو بیعت کریں گے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چند عذر (بیعت میں تاخیر کے) بیان کیے جو انہوں نے ان سے بیان کیے تھے۔

پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق میں تعظیمی کلمات ارشاد فرمائے اور سابق فی امر الخلافتہ کا ذکر فرمایا، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے، اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ (صحابہ رضی اللہ عنہم) سیّدنا علی کرم اللہ وجہ کی طرف متوجہ ہوئے، اور کہا کہ آپ نے درست کیا اور احسن کام سرانجام دیا۔ [1]

## (۲) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آنسو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میرے بعد سلسلہ نبوت جاری رہتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔''

[سنن ترمذی، رقم: ۳۶۸۶]

### ☆...... قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا آنسو بہانا

سیّدنا عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''نماز کے دوران قرآن پڑھتے وقت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آہوں کی آواز میں نے نماز کی آخری قطار میں (کھڑے) سنی (آیت یہ تھی)۔''

﴿ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾

(یوسف: ٨٦)

---

[1] صحیح البخاری، کتاب المغازی، رقم: ٤٢٤٠، الریاض النضره، ١/ ٢٤٣.

Khof e Elahi se Behne waly aunso www.altoheed.com

''انہوں (سیّدنا یعقوب علیہ السلام) نے کہا کہ میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں، مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جن سے تم سراسر بے خبر ہو۔'' ❶

☆ ......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں جب سے مسلمانوں کے امر کا والی ہوا ہوں ان کا ایک دینار اور ایک درہم بھی نہیں کھایا، ہاں ہم نے ان کے موٹے آٹے سے اپنا پیٹ بھرا ہے، اور ان کے موٹے کپڑے سے اپنی پیٹھ چھپائی ہے، میرے پاس مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے نہ تھوڑا ہے اور نہ زیادہ۔ سوائے حبشی غلام کے اور پانی لانے والے اونٹ کے اور سوائے اس پرانی چادر کے، جب میں مر جاؤں تو ان کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دینا اور ان سے برأت طلب کر لینا۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا، جب قاصد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہاں تک روئے کہ ان کے آنسو زمین پر بہنے لگے اور فرمایا: اللہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، انہوں نے اپنے بعد والوں کو مشقت میں ڈال دیا۔ ❷

☆ ......سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی پر آنسو بہانا:

☆ ......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف ایک لنگی تھی اور چٹائی کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر نمایاں تھے۔ یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہ روؤں، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا اثاثہ میرے سامنے ہے؟ یہ قیصر و کسریٰ والے باغات اور نہروں میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ

---

❶ اس کی سند صحیح ہے۔ مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۱۱٤، شعب الأيمان للبيهقي: رقم: ۱۸۹٥ طبقات ابن سعد: ٦/ ۱۲٦.

❷ اس کی سند صحیح ہے۔ بيهقي، ج: ٦، ص: ۳٥۳۔ ابن سعد، ج: ۳، ص: ۱۹٦۔۱۹۷.

میرے لیے آخرت ہوگی، اور ان کے لیے دنیا ہے۔ ❶

☆ ......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں قیصر وکسریٰ فتح کیے، آپ کے پاس عرب وعجم سے وفود آتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ یہ جبہ جس پر بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں پہنتے ہیں، اگر اس کی جگہ جبہ بدل لو تو بہتر ہوگا اور صبح وشام عمدہ کھانا کھاؤ تاکہ مہمان بھی کھائیں، لیکن کس کی جرأت ہوسکتی ہے کہ عرض کرے؟ سب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وحفصہ رضی اللہ عنہا کو وکیل بنایا۔ انہوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! اللہ نے آپ کے ہاتھوں قیصر وکسریٰ فتح کیے، اور عرب وعجم کے وفود آتے ہیں، اور آپ پر یہ بارہ پیوند والا موٹا جبہ؟ کسی نرم کپڑے کا بنا لیں جس سے آپ بارعب معلوم ہوں، اور صبح وشام اچھا کھانا خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بہت روئے (یعنی آنسو بہنے لگے) اور پھر فرمایا: تم ہی بتاؤ! امام الصالحین صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی گندم کے آٹے کی روٹی سے پیٹ بھرا، یا وہ نرم بستر پر سوئے؟ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا لباس پہنا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں۔ بس میں تو اپنے دونوں ساتھیوں کے نقش قدم پر چلوں گا، اللہ کی قسم! اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے میں ان کے چہرے بگاڑ دیتا۔ ❷

☆ ......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک روز خواب میں جنت کی سیر کی تو میں نے ایک عورت کو ایک محل کے قریب وضو کرتے دیکھا ، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ اس نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا (میں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا) لیکن تمہاری غیرت یاد آ گئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور پھر فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، رقم: ٣٦٩١، مسند احمد: ١٤٠/٣، صحیح ابن حبان، رقم: ٦٣٦٢.

❷ ابن عساکر کذا فی الکنز، ج: ٤، ص: ٤٠٨.

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altoheed.com

آپ سے کیا غیرت! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ❶

## (۳) سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آنسو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟[مسند احمد:۱۵۵/۶]

سیّدنا حسن و حسین کے نانا علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

''عثمان رضی اللہ عنہ کو آج کے بعد کوئی عمل بھی نقصان نہیں دے گا۔''

[سنن ترمذی:۳۷۰۱]

☆ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سیدنا ہانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَا تَبْكِي، وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ. "")) ❷

''کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ انکی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے عرض کیا گیا؛'' آپ رضی اللہ عنہ جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں تو نہیں روتے، لیکن قبر کے ذکر پر اس قدر روتے ہیں؟'' سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:'' قبر

---

❶ صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة وأنها مخلوقة، رقم: ۳۲۴۲۔ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل عمر رضی الله عنه، رقم: ۶۲۰۰.

❷ صحيح الترمذی، ابواب الزهد، باب ماجاء في فظاعة القبر وأنه أول منازل الآخرة، رقم: ۲۳۰۸، مسند أحمد: ۶۳/۱.

Khofe Elahi se bahne waly aanso
www.alhekmah.com

آخرت کی منازل میں سے سب سے پہلی منزل ہے۔ اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو اگلی منزلیں اس کے لیے آسان ہوں گی، اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو بعد کی منازل اس سے کہیں زیادہ سخت ہوں گی، نیز اللہ کے رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے؛ ''میں نے قبر سے زیادہ گھبراہٹ اور سختی والی کوئی اور جگہ نہیں دیکھی۔''

## (۴) سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے آنسو

پیارے نبی، دعائے خلیلی ﷺ نے فرمایا:

''علی رضی اللہ عنہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں میرے ساتھ وہی نسبت ہو، جو ہارون (علیہ السلام) کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

[صحیح بخاری: ۴۴۱۶]

☆ ادیب ملت ضرار بن ضمرہ سیّدنا علی علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(( كَانَ وَاللّٰهِ غَزِيْرَ الدَّمْعَةِ ، طَوِيْلَ الْفِكْرَةِ . )) ❶

''اللہ کی قسم! خشیت الٰہی سے ان کی آنکھیں پُرنم رہتیں، اور وہ طویل غور وفکر کے عادی تھے۔''

☆......سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں سے پوچھا: بتاؤ! سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ حاضرین نے کہا: آپ۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ سب سے زیادہ بہادر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، بدر کے دن حضور ﷺ کے لیے سائبان تیار کیا، ہم نے کہا کہ کون رسول اللہ ﷺ کے پاس دفاع کے لیے کھڑا ہوگا، تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار سونت کر آپ ﷺ کے سرہانے کھڑے ہوگئے اور (اسلام کے ابتدائی دنوں میں) میں نے قریش کو دیکھا کہ انہوں نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا، کچھ کرتا ہے کوئی کچھ کرتا ہے، اللہ کی قسم! سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے آپ ﷺ کے قریب کوئی نہ گیا، کسی سے یہ لڑتے کسی سے مارپیٹ

---

❶ صفة الصفوه: ۱/ ۳۱۵.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alfaseed.com

ہوتی۔ اور کہہ رہے تھے: تمہارا ستیاناس ہو، کیا تم اس آدمی کو قتل کر ڈالو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ اتنا کہنے کے بعد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر اتاری اور اتنا روئے کہ ان کی ڈاڑھی تر ہوگئی۔ [1]

## (۵) سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے آنسو

**معلم کائنات، رسول ماحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

''قرآن مجید کو چار آدمیوں سے سیکھو! عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے غلام سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔'' [صحیح بخاری: ۳۸۰۸]

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ''سید المسلمین'' مسلمانوں کے سردار تھے۔''
[ صفة الصفوة: ١/ ٤٧٤ . ]

☆ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

(( إِنَّ اللَّهَ ، عَزَّ وَجَلَّ ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا ط﴾ [البيّنة:١] قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: "نَعَمْ." فَبَكَى أُبَيٌّ . )) [2]

''اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے سورہ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ پڑھ کر سناؤں۔ سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پس سیدنا ابی رضی اللہ عنہ (فرطِ مسرّت سے) رو پڑے۔''

---

[1] البداية والنهاية: ٣/ ٢٣٧.

[2] صحيح بخاري، كتاب المناقب، باب مناقب أبي رضي الله عنه. رقم: ٣٨٠٩ـ وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب قراءة القرآن على أهل الفضل، رقم: ١٨٦٥

Khofe Elahi se behne waly aanso www.atoheed.com

# (٦) سیّدنا أبوهريرة رضی اللہ عنہ کے آنسو

سردارِ دو جہاں، حبیب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الٰہی! اپنے اس بندے (ابو ہریرہ) اور اس کی ماں کی قدر و منزلت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں پیدا کر دے، اور ان بندوں کی قدر و منزلت ان دونوں کے دلوں میں پیدا کر دے۔'' [صحیح مسلم، رقم:٦٣٩٦]

☆......سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ ہر وقت مسجد میں رہتے نبی علیہ السلام سے تعلیم حاصل کرتے، اور آپ کی امامت میں نمازیں پڑھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں انہوں نے شادی نہیں کی۔ ان کی بوڑھی والدہ مسلسل انہیں شرک کی طرف لوٹانے کی کوشش کرتی رہی۔ اور یہ اُسے مسلسل دائرۂ اسلام میں لانے کے لیے کوشاں رہے۔ لیکن والدہ مسلسل انکار، ہٹ دھرمی، نفرت اور حقارت کے راستے پر گامزن تھی۔ جس کی وجہ سے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا دل افسردہ رہتا۔

ایک روز سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تو اس نے غصے میں آ کر ایسی جلی کٹی سنائیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی ناگوار باتیں کیں جس سے انہیں بہت دلی صدمہ ہوا۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''ابو ہریرہ! روتے کیوں ہو؟'' عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور وہ اسے قبول کرنے سے انکاری ہے۔ آج میں نے جب اسے اسلام کی طرف دعوت دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسی جلی کٹی باتیں کیں جو مجھے بہت ناگوار گزریں۔

یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ میری ماں کا دل اسلام کی طرف مائل کر دے۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی:

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

(( اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ . ))

''اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت نصیب فرما۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں گھر میں پہنچا، وہاں حالات بدلے ہوئے تھے۔ میں نے پانی کی کھڑکھڑاہٹ سنی میری والدہ نہا رہی تھی، گھر میں داخل ہونے لگا تو میری والدہ نے کہا؛ ابو ہریرہ! ٹھہرو۔

والدہ نے نہا کر کپڑے پہنے اور کہا؛ اندر آ جاؤ، میں گھر میں داخل ہوا تو مجھے دیکھتے ہی میری والدہ پکار اٹھی:

(( أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . ))

''میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

میں اسی وقت اُلٹے پاؤں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، میں بے انتہا خوشی کی وجہ سے زار و قطار رو رہا تھا، جس طرح کہ پہلے غم واندوہ اور حزن وملال کی وجہ سے رویا کرتا تھا۔

میں نے عرض کیا؛ ''یا رسول اللہ! مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کر لی۔ میری ماں نے اسلام قبول کر لیا......''[1]

☆......سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے مرض الموت میں رونے لگے، آپ سے پوچھا گیا کہ'' کیوں رو رہے ہیں؟'' فرمانے لگے: ''میں تمہاری اس دنیا (کو چھوڑنے کی) وجہ سے نہیں روتا بلکہ (آئندہ پیش آنے والے) طویل سفر اور قلت زادِ سفر کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ میں نے ایسی بلندی پر شام کی ہے، جس کے آگے جنت ہے یا جہنم۔ اور میں نہیں جانتا ان دونوں میں سے میرا مقام کون سا ہوگا؟''[2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، رقم: ٦٣٩٦، مسند أحمد: ٢/ ٣٢٠.  [2] حلية الأولياء: ١/ ٤٩٦، طبقات الكبرىٰ: ٤/ ٦٢.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altaheed.com

☆ ......شفا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو میں نے ایک شخص کے ارد گرد بہت سے لوگوں کو جمع دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں ان کے قریب ہوگیا، جب تنہائی ہوگئی میں نے عرض کیا: میں آپ کو حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ ضرور مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہو، اور اس کو جانا اور اس کو سمجھا ہو۔ سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں تجھے ایسی حدیث سناؤں گا جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے سنی ہے، اور اس کو جانا اور سمجھا ہے۔ یہ کہہ کر ایک آہ بھری اور بے ہوش ہوگئے، پھر ہوش آیا تو وہی الفاظ دہرائے اور پھر بے ہوش ہوگئے، پھر وہی الفاظ دہرائے اور بے ہوش ہوگئے، پھر ہوش آیا تو اپنا چہرہ صاف کیا، پھر حدیث بیان فرمائی کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے نزول فرمائیں گے، تمام اُمتیں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی ہوں گی۔ ان میں سے سب سے پہلے قاری قرآن کو اور اللہ کے رستہ میں شہید ہونے والے کو اور بہت زیادہ مال دار شخص کو بلایا جائے گا، اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے وہ کتاب نہیں سکھائی تھی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے جو سکھایا تھا اس پر کیسے عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں اس کی رات اور دن تلاوت کرتا رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا ہے، اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو نے کذب بیانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو یہی چاہتا تھا کہ تیرے متعلق کہا جائے: فلاں شخص قاری ہے، پس وہ کہہ دیا گیا۔

مالدار کو پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھ پر مال کی فراوانی نہیں کی تھی حتیٰ کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رہنے دیا، وہ کہے گا: ہاں! اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.altafheem.com

میں نے تجھے مال عنایت کیا تھا تو نے اسے کس طرح خرچ کیا؟ وہ کہے گا: اللہ! میں صلہ رحمی اور صدقہ کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا ہے، اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو نے کذب بیانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا تو صرف اتنا مقصد تھا کہ تجھے کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے، پس وہ کہا جا چکا ہے۔

اللہ کے رستہ میں شہید ہونے والے کو پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو کس لیے قتل کیا گیا تھا؟ وہ کہے گا: اللہ تو نے اپنے رستہ میں جہاد کا حکم فرمایا تھا تو میں نے تیرے رستہ میں لڑائی کی حتی کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا تو یہی مقصد تھا کہ کہا جائے: فلاں شخص بڑا بہادر اور شجاع ہے، تو وہ کہا جا چکا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنا دست مبارک) میرے زانو پر مارا اور فرمایا: ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے ان تینوں افراد سے قیامت کے دن جہنم بھڑکائی جائے گی۔''[1]

**فائدہ** :...... گویا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس لیے روئے کہ جب ان کے ساتھ ایسے کیا جائے گا تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

## (۷) سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے آنسو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الٰہی! عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے گناہ بخش دے اور اسے قیامت کے دن عزت واکرام کے ساتھ جنت میں داخل کرنا۔'' [صحیح مسلم: ۶۴۰۶]

سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بصرہ کے گورنر تھے، ایک روز لوگوں سے خطاب کیا، فرمایا: ''اے لوگو! خشیت الٰہی سے آنسو بہاؤ، وگرنہ تمہیں آخرت میں رلایا جائے گا، یقیناً اہل جہنم اتنا

[1] صحیح سنن ترمذی، ابواب الزھد، رقم: ۲۳۸۱، اسے ابن خزیمہ، رقم: ۲۴۸۲ اور ابن حبان، رقم: ۴۰۸ نے صحیح کہا ہے۔

Khofe Elahi se behne wale aansu
www.altohead.com

روئیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ختم ہو جائیں گے اور پھر خون کے آنسو روئیں گے، اور اتنے آنسو بہائیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائیں جائیں تو وہ بھی چل پڑیں۔''[1]

اور بعض روایات میں ہے کہ خود بھی بہت زیادہ روئے، حتی کہ آپ کے آنسو منبر پر گر رہے تھے۔[2]

## (۸) سیّدنا اَبو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے آنسو

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب ان کی یاد آتی تو فرماتے: بڑا نیک اور صالح انسان تھا۔''
[اُسد الغابہ: ۳۱۱/۶]

☆ ......سیّدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، ابو ہاشم کی عیادت کے لیے تشریف لائے، وہ رو رہے تھے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے ماموں کسی تکلیف کی وجہ سے رو رہے ہو یا دنیا کے لالچ کی وجہ سے؟'' فرمایا: ''یہ دونوں باتیں نہیں، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک وعدہ کیا تھا، لیکن میں اس کو پورا نہ کر سکا۔'' پوچھا: آپ نے کیا عہد کیا تھا؟ کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: ''تمام مال سے ایک خادم اور ایک سواری جہاد کے لیے کافی ہے۔ آج میں نے بہت کچھ جمع کر رکھا ہے، اس پر روتا ہوں۔''[3]

## (۹) سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کے آنسو

''اے بلال! تو جنت میں مجھ سے آگے کیسے سبقت لے گیا، میں جب بھی

---

[1] سنن ترمذی، رقم: ۲۳۲۷، طبقات ابن سعد حلیة الأولیاء: ۳۲۸/۱. اس کی سند صحیح ہے۔

[2] التخویف من النار، ص: ٦٣.

[3] سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فیما یکفی المرء من جمیع ماله، رقم: ۲۳۲۷، مسند أحمد: ۲۹۰/۵، ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔ رقم: ٦٦٨.

Khofe Elahi se behnewaly aanso www.aaohe...com

جنت میں داخل ہوا ہوں تو اپنے آگے تیرے قدموں کی آہٹ پائی ہے، میں رات جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تیرے قدموں کی آہٹ سنی۔'' ❶

☆ ...... سیّدہ اُم المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے ہم پر رنج و مصیبت کے پہاڑ ٹوٹے ہوئے تھے، اچانک ہم نے کدالوں کی آواز صبح ہی صبح سنی تو ہمارے رنج میں اور اضافہ ہوگیا۔ ادھر سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان دی جب " اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّد رَسُوْل اللّٰه " کہا تو رو پڑے اور پھوٹ پھوٹ کر روئے، جس سے ہمارا غم اور تازہ ہوگیا۔ ❷

## (۱۰) سیّدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے آنسو

نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ ...... خیر و بھلائی کے ساتھ زندہ رہیں گے، خیر و بھلائی پر فوت ہوں گے اور جنت میں داخل ہوں گے۔'' [سنن الکبریٰ بیہقی: ۲۴۳/۲]

☆ جب قرآنِ کریم کی آیت:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ ﴾ (لقمان: ۱۸)

''بے شک اللہ ہر اس شخص کو پسند نہیں کرتا ہے جو اکڑ کر چلنے والا، فخر کرنے والا ہوتا ہے۔''

نازل ہوئی تو سیّدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا، اور بیٹھ کر رونے لگے، کچھ عرصہ گزر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق پوچھا، پھر ان کو بلا بھیجا، جب وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غیر حاضری کا سبب پوچھا؟ تو سیّدنا ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اچھا لباس اور بہترین جوتے پہننا پسند کرتا ہوں، مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس وجہ سے میرا شمار متکبرین میں نہ ہوجائے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخوشی مسکراتے

---

❶ سنن ترمذی: ۳٦۸۹. ❷ البداية والنهاية، ج: ٥، ص: ۲۷۱.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

ہوئے انھیں جواب دیا: ''آپ ان میں سے نہیں ہو، بلکہ آپ خیر و بھلائی کے ساتھ زندہ رہیں گے، خیر و بھلائی پر فوت ہوں گے اور جنت میں داخل ہوں گے۔'' ❶

## (۱۱) سیّدنا خباب رضی اللہ عنہ کے آنسو

''چھٹے مسلمان تھے، غزوۂ بدر، احد اور خندق میں شریک ہوئے۔''

[طبرانی کبیر: ۶۲/۴]

☆......آپ کے ہم نشین صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے یہ خبر دی کہ ہم سیّدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گئے، جس وقت آپ مرض الموت میں مبتلا تھے، ہمیں دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس گھر میں میرے پاس چالیس ہزار درہم ہیں، اللہ کی قسم! میں نے کبھی ان کو کہیں چھپایا نہیں اور نہ کسی سائل کو میں نے محروم واپس لوٹایا۔''

یہ بات کہی اور زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ ہم نے پوچھا: ''آپ روتے کیوں ہو؟ فرمایا:

''میں اسی لیے روتا ہوں کہ میرے بہت سے ساتھی اس دُنیا سے اس حالت میں کوچ کر گئے کہ انہیں دنیاوی مال و متاع سے کچھ بھی نہ ملا، مجھے یہ مال مل گیا، مجھے اندیشہ ہے کہ میرا یہ مال میرے کام نہ آ سکا تو آخرت میں محروم رہ جاؤں گا۔'' ❷

## (۱۱) سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے آنسو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوبکر! اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا تو اپنے رب کو ناراض کر دیا۔''

[صحیح مسلم، رقم: ۶۴۱۲]

☆......سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہدایت کی تلاش میں شہر در شہر، ملک در ملک پھرا، یہود اور نصاریٰ کے احبار اور رہبانوں کے پاس گیا۔ لیکن مقصود حاصل نہ ہوا۔

---

❶ سنن الكبرىٰ بيهقي: ٢/٢٤٣.

❷ حلية الأولياء ١/١٤٥، حياة الصحابة ٢/ ٢٣٧.

Khofe Elahi se bahne waly aanso www.altoheed.com

ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ایک کھجوروں والی زمین ہے، اس جگہ خاتم النبیین ﷺ آئیں گے، آپ وہاں چلے جائیں، کہتے ہیں کہ میں ایک قافلہ والوں کے ساتھ چلا، انہوں نے مجھے غلام بنا کر بیچ دیا۔ میں اپنے آقا کے باغ میں کام کر رہا تھا اور کھجور پر چڑھا ہوا تھا۔ میرے آقا کے چچا کا بیٹا آیا اور اس نے کہا: اللہ تعالیٰ فلاں قبیلہ کو ہلاک کرے۔ میں ابھی ان سے گزر کر آرہا ہوں۔ وہ ایک شخص کے ارد گرد جمع ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ﷺ ہے۔ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جب میں نے یہ بات سنی تو مجھ پر خوشی سی چھا گئی۔ اور میں کھجور سمیت حرکت میں آ گیا، قریب تھا کہ میں گر پڑتا، اور میں تیزی سے اترا اور میں نے آتے ہی کہا: کیا بات ہے؟ اس مالک نے میرے ایک تھپڑ مارا اور کہا: جا، تو اپنا کام کر۔

فرماتے ہیں کہ میں اپنے کام پر چلا گیا۔ جب شام ہوئی تو میں نے کھجوریں جمع کیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (کیونکہ میں نے سن رکھا تھا کہ وہ نبی اللہ ﷺ ہدیہ قبول کرتے ہیں، اور صدقہ قبول نہیں کرتے، اور ان کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے) اور عرض کیا: میں نے سنا ہے کہ آپ نیک سیرت انسان ہیں، اور آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی ہیں، جو حاجت مند ہیں، اس لیے یہ صدقہ ہے۔ یہ کہہ کر میں نے پیش کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا: کھاؤ! انہوں نے کھایا۔ میں نے اپنے دل میں یہ بات کہی کہ ایک نشانی پوری ہوگئی۔

پھر میں لوٹ آیا اور کچھ کھانے کا سامان جمع کر کے چند روز بعد حاضرِ خدمت ہوا، اور عرض کیا: میں آپ لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور ہدیہ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ تو حضور ﷺ نے اس سے تناول فرمایا، اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی کھایا۔ میں نے کہا: یہ دو نشانیاں ہوگئیں۔

پھر میں لوٹ آیا اور ایک موقع پر حضور ﷺ ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے ارد گرد آپ کے ساتھی تھے۔ میں نے سلام کیا اور دائیں بائیں گھومنے لگا، تا کہ مہر نبوت دیکھوں۔ پس حضور ﷺ نے میرے ارادے کو جان لیا اور اپنی چادر مبارک

Khof e Elahi se behne waly aansoo
www.alhoseed.com

کو کندھے سے اتار دیا، میں نے مہرِ نبوت کو دیکھا، اور بوسہ دیا اور (خوشی سے) رویا، یہاں تک کہ آنسو بہنے لگے۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور میں نے طلب ہدایت کا سارا قصہ سنایا۔ یا جیسے اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! تجھے سنا رہا ہوں۔ ❶

☆......سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''سیّدنا سلمان بیمار تھے، سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے گئے تو انہیں روتے اور گریہ زاری کرتے پایا، پس سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''اے میرے بھائی! تمہیں کس چیز نے گریہ پر مجبور کیا ہے؟'' کیا آپ اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب میں سے نہیں ہیں؟ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''میں دنیا کے لیے نہیں رو رہا اور نہ ہی آخرت سے نفرت میرے رونے کا سبب ہے، میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ میں نے ایک وعدہ کیا تھا، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میں اس وعدے کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ سے اللہ کے رسول ﷺ نے کیا وعدہ لیا تھا؟'' سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''اللہ کے رسول ﷺ نے اس وعدہ کے ساتھ ضمانت لی تھی کہ ہم میں سے ہر کسی کو دنیا سے اتنا لینا چاہیے، جتنا ایک مسافر کی ضرورت کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میں اس وعدے کی پاسداری نہیں کر سکا۔ اور سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ تمہارے لیے یہ ہے کہ! جب تم حاکم بنو تو اللہ سے ڈرتے ہوئے فیصلہ کرو، اور جب قاسم بنو تو تقسیم کرتے وقت عدل کا دامن مت چھوڑو، اور جب تمہیں کوئی ذمہ داری سونپی جائے تو اسے پوری توجہ سے ادا کرو۔''

سیّدنا ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''میں نے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت صرف چوبیس درہم ترکہ میں چھوڑے۔'' ❷

---

❶ ملخص از: مسند احمد: ٥/٤٤١۔٤٤٤۔ الحلية ١/٢٤٨ اسد الغابة: ٢/ ٥١٠۔٥١٢. اس کی سند صحیح ہے۔

❷ صحيح سنن ابن ماجه، أبواب الزهد، باب الزهد في الدنيا، رقم: ٤١٠٤. الحلية: ١/٢٥٣۔٢٥٤.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alfaheed.com

# (۱۳) سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ کے آنسو

سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ مکہ میں مسلمان ہوئے تھے، جب مدینہ کی طرف ہجرت کرنی چاہی تو کافروں نے ان سے کہا کہ ہم تمہیں مال لے کر نہیں جانیں دیں گے۔ اگر تم مال چھوڑ کر جانا چاہتے ہو تو تمہیں اختیار ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے سب مال سے علیحدگی اختیار کر لی اور کفار نے اس پر قبضہ کر لیا، اور آپ نے ہجرت کی، جب مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ربح البيع أبا يحيى ربح البيع أبا يحيى

''ابو یحییٰ نے بڑے نفع کی تجارت کی، ابو یحییٰ نے بڑے نفع کی تجارت کی ہے۔''

اور بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ۲۰۷)

''اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان بیچ ڈالتے ہیں۔''[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوبکر! اگر تم نے انہیں ناراض کر دیا تو اپنے رب کو ناراض کر دیا۔''

[صحیح مسلم، رقم: ٦٤١٢]

☆ ...... سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے چلا، جب ہم بیداء تک پہنچے تو سامنے ایک ببول کے درخت کے نیچے چند سوار نظر آئے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جا کر دیکھو تو سہی یہ کون لوگ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا تو سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر جب اس کی اطلاع دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ میں صہیب کے پاس دوبارہ آیا اور کہا کہ چلئے امیر المؤمنین بلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ خدمت میں حاضر ہوئے (خیر یہ قصہ تو ہو چکا) پھر جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے تو سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ

---

[1] مستدرك حاكم: ۳/ ٤٠٠، ٤٩٨ اور کہا یہ شرطِ مسلم پر صحیح ہے۔ ابن كثير: ۱/ ۳۳۳، ۳۳٤، صفة الصفوة: ۱/ ۳٤٠.

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.aforeed.com

ہوئے اندر روتے داخل ہوئے۔ وہ کہہ رہے تھے: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب! اس پر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ؛ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ! تم مجھ پر روتے ہو، تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ❶

## (۱۴) سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آنسو

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔'' [مسند احمد: ۴/۲۴۴]

☆......سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے کہا:

''سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فاقہ سے تھے وہ تھوڑی سی کھانے کی چیز لے کر آئے اور کہا: سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تو ان کی حالت مجھ سے بہتر تھی۔ ان کے کفن کی چادر اتنی مختصر تھی کہ اگر (اس چادر سے) ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کی ٹانگیں ننگی ہو جاتیں اور اگر ٹانگیں ڈھانپی جاتیں تو ان کا سر ننگا ہو جاتا اور میں اس موقع کا چشم دید گواہ ہوں۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا؛ ''سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کی حالت بھی مجھ سے بہتر تھی۔ اب دنیا ہمارے اوپر حاوی ہو چکی ہے۔'' یا اس طرح کہا؛ ''ہمیں دنیا کا مال کثرت سے مل گیا ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ ہمیں ہمارے اچھے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی مل گیا ہے۔ (اور آخرت میں ہمارا حصہ نہ ہوگا) اتنا کہتے ہی انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ اور کھانا چھوڑ دیا۔'' ❷

☆......سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم چند افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، رقم الحدیث: ۱۲۸۷.

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن من جمیع المال، رقم: ۱۲۷٤، کتاب المغازی، رقم: ٤٠٤٥.

Khofe Elahi se behnewaly aanso www.alforeed.com

ہوتے تھے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرورت پیش آئے اور ہم آپ کی خدمت کر سکیں۔ چنانچہ میں آپ کے پاس آیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر کھجوروں کے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باغ میں نماز پڑھی اور سجدہ کیا اور بہت طویل سجدہ کیا۔ میں رونے لگا، میں نے اپنے جی میں کہا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کر لی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے سر اٹھایا اور فرمایا؛ تجھے کیا ہوگیا؟ میں نے عرض کیا: میں تو یہ (یعنی آپ کی وفات کا) سمجھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب کا شکریہ ادا کیا ہے، کیوں کہ جبریل علیہ السلام کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ کی امت سے جو ایک مرتبہ آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔''[1]

## (۱۵) سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آنسو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الٰہی! سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دین کا فقیہ بنا، اور اسے تفسیر کا طریقہ سکھا۔''
[صحیح بخاری:۳۷۵۶]

☆ ...... ابن أبی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے مدینہ تک رہا، آپ نے جہاں کہیں پڑاؤ ڈالا تو وہ نصب شب قیام فرماتے۔

فرماتے ہیں: مجھ سے أیوب رحمہ اللہ نے پوچھا کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی قرأت کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ (میں نے) کہا؛ جب اس آیت پر پہنچتے:

﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ﴾ (قٓ: ۱۹)

''اور موت کی بے ہوشی برحق خبر لے کر آ گئی۔''

---

[1] مسند ابو یعلی: ۲/۱۹۵، مسند أحمد: ۱/۱۹۱، قال أحمد شاکر: إسناده صحیح.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.aatoreed.com

تو ترتیل سے پڑھتے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ جاتی۔ ❶

## (۱۶) سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آنسو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے نزدیک عبداللہ بڑا ہی اچھا آدمی ہے۔''

[صحیح بخاری: ۳۷۴۰]

☆......سیّدنا سمیر ریاحی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ٹھنڈا پانی پیا، تو رونے لگے اور بہت زیادہ روئے۔ ان سے دریافت کیا گیا: آپ کیوں اتنا روئے ہیں؟ تو سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا؛ مجھے قرآنِ مجید کی یہ آیت یاد آ گئی:

﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ (سبا: ٥٤)

''اور ان کے درمیان اور ان کی خواہش کے درمیان رکاوٹ کھڑی کردی جائے گی۔''

اور مجھے معلوم ہے کہ اسی وقت جہنمی کچھ نہیں چاہیں گے۔ بس انہیں ایک چیز کی چاہت ہوگی کہ پانی مل جائے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۝﴾ (الأعراف: ٥٠)

''اور اہل جہنم، اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دے دو، یا تمہیں اللہ نے جو روزی دی ہے اس میں سے کچھ دے دو۔'' ❷

سیدنا نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سورۃ البقرہ کی ان آیات کو پڑھتے:

---

❶ حلية الأولياء: ١/٣٠٤۔ اس کی سند صحیح ہے۔

❷ شعب الإيمان، رقم: ٤٢٩٤، الدر المنثور: ٦/٦٣٣، التاريخ الكبير: ٤/١/٥٢، اس کی سند کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

Khof-e-Elahi www.alsunnatwal.com

﴿ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ يُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ‌ؕ فَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝﴾

(البقرہ: ۲۸٤)

''اور تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ اس پر تمہارا محاسبہ کرے گا، پھر جسے چاہے گا معاف کر دے گا، اور جسے چاہے گا عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تو رو دیتے اور فرماتے کہ یہ آیات شدت محاسبہ پر دلالت کرتی ہیں۔ ❶

☆......بعض روایات میں آتا ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرماتے تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں) رو دیتے۔ ❷

افادہ:...... آپ کیوں نہ روتے، جس کھجور کے تنے کے سہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے وہ بھی آپ کے فراق میں رونے لگا تھا، قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے چنانچہ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''کھجور کا ایک تنا تھا، جس کا سہارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کی حالت میں لیا کرتے تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (لکڑی کا) منبر (بنا کر) رکھا گیا تو ہم نے تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی مانند (رونے کی) آواز سنی۔ حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور اس پر اپنا دست مبارک رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

جب جمعہ کا دن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنا، جس کا سہارا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، اس طرح زور سے رونے لگا، قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے۔

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alfaheem.com

---

❶ حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۷۸، اس کی سند کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

❷ الإصابة: ٤/١٦٠. ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ تنا بچے کی طرح زور سے رونے اور بلبلانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے، حتی کہ اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا، تو اس بچے کی طرح سسکیاں لینے لگا جس کو چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس لیے رویا ہے کہ یہ ذکر سنا کرتا تھا، (جس سے اب محروم ہوگیا ہے۔) [1]

## (۱۷) سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آنسو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قرآن چار آدمیوں سے سیکھو! عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے غلام سالم، معاذ بن جبل اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم۔'' [صحیح بخاری:۳۸۰۸]

سعد بن اخرم فرماتے ہیں کہ:

((كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّ بِالْحَدَّادِيْنِ وَقَدْ اَخْرَجُوْا حَدِيْدًا مِنَ النَّارِ فَقَامَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَبْكِيْ)) [2]

''میں سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جارہا تھا ہم لوہار کی دکان سے گزرے، انہوں نے آگ سے (سرخ سرخ) لوہا باہر نکالا تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے دیکھنے کے لیے کھڑے ہوگئے اور رونے لگے۔''

سیدنا زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ قرآن کی پاک آیت سیکھوں تو انہوں نے مجھے آیت پڑھائی۔ میں نے عرض کیا؛ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تو مجھے یہ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المناقب، باب علامات النبوة، رقم: ٣٥٨٤، ٣٥٨٥.

[2] التخويف من النار لإبن رجب، ص: ٢٥.

Khore Elahi se behne waly aansoo www.atoreed.com

آیت اسی طرح سکھائی ہے۔ یہ سن کر سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رو دیئے اور اس قدر روئے کہ میں نے ان کے آنسو کنکریوں کے درمیان دیکھے، اس کے بعد فرمایا: ''اسی طرح پڑھو جیسے تمہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھایا ہے۔ بے شک وہ اسلام کا مضبوط قلعہ تھے، جہاں سے اسلام داخل ہوتا تھا اور پھر نکلتا نہیں تھا۔''[1]

## (۱۸) سیّدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے آنسو

'' شاہِ امم سلطانِ مدینہ ﷺ کا خط مبارک لے کر شاہِ ایران کے دربار میں بڑے بارعب داخل ہوئے۔'' [مؤرخین]

☆ ......سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سیّدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ ایک لشکر لے کر روم کی طرف روانہ ہوگئے، اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ انہیں رومی فوج نے گرفتار کرلیا، پھر ان کو طاغیہ (قیصر روم) کے سامنے حاضر کیا اور بتایا کہ ہم ایسے شخص کو لائے ہیں جو محمد ﷺ کے ان ساتھیوں میں سے ہے، جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ اسلام کو قبول کیا۔

آپ کو بنظر غائر دیکھ کر قیصر روم نے کہا؛ عیسائیت قبول کرلو وگرنہ تمہیں جلا دیا جائے گا۔ تو سیّدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، تو انہوں نے ایک بہت بڑی دیگ منگوائی اور اس میں تیل ڈال کر نیچے آگ لگا دی گئی۔ جب تیل کھولنے لگا تو اس نے حکم دیا کہ دو مسلمان قیدیوں کو حاضر کیا جائے۔ اس کے حکم کے مطابق دو مسلمان قیدی پیش کر دیئے گئے، دیکھتے ہی دیکھتے ان میں سے ایک کو کھولتے ہوئے تیل میں پھینک دیا گیا، گرم اور کھولتے تیل میں گرتے ہی اسکا گوشت پوست چٹخنے لگا۔ اور چشمِ زدن میں کھال ہڈیوں سے الگ ہوگئی۔ اس کے بعد وہ سیّدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا؛ اب بھی موقع ہے، وگرنہ تجھے بھی ڈال دیں گے، تو آپ نے پہلے سے بڑھ کر دعوت کو ٹھکرا دیا۔ بالآخر قیصر نے مایوس ہوکر انہیں

[1] اس کی سند صحیح ہے۔ ابن سعد، ج: ۳، ص: ۳۷۱.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altehreer.com

بھی کھولتے ہوئے تیل میں پھینکنے کا حکم دے دیا۔ جب آپ کو تیل کے پاس لایا گیا تو آپ کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو ٹپک پڑے، قیصر کے حواریوں نے کہا؛ اس کو واپس لے چلو، کیونکہ یہ ڈر گیا ہے۔

قیصر کے پوچھنے پر آپ نے جواباً کہا:

''میرے رونے کی وجہ یہ تھی یہ منظر دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال آیا تھا کہ میرے پاس تو صرف ایک ہی جان ہے، کاش! میرے پاس میرے جسم کے بالوں کی تعداد کے برابر جانیں ہوتیں تو میں ہر جان کو اس کھولتے ہوئے تیل میں ڈال کر بارگاہِ الٰہی میں قربان کر دیتا۔''

قیصر کا یہ سننا تھا کہ انگشت بدنداں ہو کر رہ گیا، کہنے لگا؛ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔ [1]

## (۱۹) سیّدنا عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ کے آنسو

سیّدنا قیس بن اَبی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ (اچانک) رونے لگے، ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی گریہ کرنے لگی، سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''تم کیوں رو رہی ہو؟'' بیوی نے عرض کیا: ''آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔''

سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ وعدہ یاد آ گیا:

﴿وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا‌ ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ‏﴾

(مریم: ۷۱)

''اور تم میں سے ہر کسی نے جہنم کے اوپر سے گزرنا ہے، یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔''

---

[1] اس کی سند صحیح ہے۔ از اسد الغابة: ۳/ ۲۱٤. تاريخ دمشق : ۲۷/ ۳۵۸.

اور مجھے معلوم نہیں کہ (پل صراط سے گزرتے ہوئے) ہم بچیں گے یا نہیں؟ ❶

# (۲۰) سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آنسو

رسول ہاشمی، والی بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگ مسلمان ہوئے ہیں اور عمرو رضی اللہ عنہما ایمان لائے ہیں۔''

[سنن ترمذی:۳۸۴۴]

''اے عمرو! آپ کی عقل و دانش اور فہم و فراست کو جب دیکھتا ہوں تو میرے دل میں خیال آتا ہے کہ آپ کو سب سے پہلے دائرۂ اسلام میں داخل ہو جانا چاہیے تھا۔'' (أمیر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

☆...... ''سیّدنا ابن شماسہ مہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت ان کے پاس گئے وہ دیر تک روتے رہے پھر اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا، ان کے بیٹوں نے کہا؛ ''ابا جان! کیا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فلاں فلاں بشارتیں نہیں دیں۔'' تب سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ سامنے کیا اور کہا؛ ہم لوگ (یعنی صحابہ کرام) کلمہ شہادت..... لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ..... کا اقرار سب سے افضل باتوں میں شمار کرتے تھے، میرے اوپر تین حالتیں گزری ہیں: پہلی حالت وہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو برا نہیں سمجھتا تھا اور میری خواہش تھی کہ میں آپ پر قابو پاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں، اگر میں اسی حالت میں مر جاتا تو جہنمیوں میں سے ہوتا۔ اس کے بعد دوسری حالت وہ تھی جب اللہ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اپنا ہاتھ بڑھائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عمرو! کیا بات ہے؟'' میں نے عرض

❶ اس کی سند صحیح ہے۔ تفسیر عبدالرزاق: ٢/٣٦٣، رقم: ١٧٠٧٩، تفسیر طبری: ٨/٣٦٥، تفسیر ابن کثیر: ٤/٢٩١.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.aforeead.com

کیا؛''میں شرط لگانا چاہتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی شرط؟'' میں نے عرض کیا: ''میرے گناہوں کی مغفرت کی شرط۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عمرو! کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام قبول کرنا گزشتہ سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، ہجرت کرنا گزشتہ سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور حج کرنا گزشتہ سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ تب مجھے رسولِ اکرم ﷺ سے اتنی زیادہ محبت تھی کہ اتنی زیادہ کسی دوسرے سے نہیں تھی اور میری نگاہ میں آپ ﷺ کی اتنی زیادہ شان تھی جو اور کسی کی نہیں تھی۔ میں نے آپ ﷺ کے جلال اور رعب کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھا۔ اگر میں اسی حالت میں فوت ہو جاتا تو امید تھی کہ جنتی ہوتا، لیکن اس کے بعد ہم بعض (دنیاداری کے) کاموں میں پھنس گئے اور اب میں نہیں جانتا کہ اس تیسری حالت میں انجام کیا ہے؟ لہٰذا جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی رونے چلانے والی عورت نہ ہو، نہ ہی (کوئی) آگ لے کر چلے اور جب تم مجھے دفن کرو تو اچھی طرح قبر پر مٹی ڈال دینا اور میری قبر کے گرد اتنی دیر تک (دعا کے لیے) کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، تاکہ میرے دل کو تسلی رہے اور مجھے پتا چل جائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔''[1]

## (۲۱) سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے آنسو

''اَصحابِ صفہ میں سے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو غزوۂ تبوک کے لیے روانہ کیا تو کچھ صحابہ آئے، جن میں سے سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے کہا؛ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں سواری دیجیے۔ آپ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میرے پاس تم لوگوں کے لیے سواریاں نہیں ہیں۔ تو وہ لوگ روتے ہوئے

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۳۲۱.

Khof e Elahi se behne waly ansoo www.altcheed.com

واپس چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا اخلاص دیکھا تو ان کا عذر قرآنِ مجید میں بیان کیا: ﴿وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ﴾ (التوبة: ۹۲)''

[الإصابة: ۳۹۹/۴]

☆......سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت مؤثر وعظ ارشاد فرمایا، جس سے دل ڈر گئے اور (ہماری) آنکھیں بہہ پڑیں۔ ہم نے کہا؛ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو گویا الوداع کہنے والے کا وعظ ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وصیت فرما دیجیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور امیر کی بات سننے اور اس پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام امیر مقرر ہو جائے۔ (یاد رکھو!) تم میں سے جو (میرے بعد) زندہ رہے گا، وہ بہت اختلاف دیکھے گا، پس تم میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑنا، ان کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا۔ دین میں نئے نئے کام (بدعات) ایجاد کرنے سے بچنا۔ اس لیے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ [1]

## (۲۲) سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے آنسو

فاتح بدر وحنین، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قرآن چار آدمیوں سے سیکھو! عبداللہ بن مسعود، ابو حذیفہ کے غلام سالم، معاذ بن جبل اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم۔'' [صحیح بخاری: ۳۸۰۸]

☆......سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف روانہ کیا تو مجھے وصیت کرتے ہوئے دور تک تشریف لائے، اور (میں) معاذ سوار تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل تھے۔ پس جب آپ وصیت سے فارغ ہوئے تو پھر فرمایا:

---

[1] صحيح سنن أبو داؤد، كتاب السنة، باب لزوم السنة، رقم: ۴۶۰۷، سنن ترمذی، ابواب العلم، باب الأخذ بالسنة واجتناب البدعة، رقم: ۲۶۷۶، اسے ابن حبان (موار ۱۰۳)، حاکم (۹۵/۱، ۹۶) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

Khofe Elahi se behne wale aansoo www.aroheed.com

''اے معاذ! ممکن ہے کہ تم مجھ سے اس سال کے بعد نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد اور میری قبر پر گزرو گے۔ (یہ سن کر) سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں شدت غم سے رونے لگے، پھر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف رخ انور کرتے ہوئے فرمایا:

''تمام لوگوں میں سے متقی لوگ میرے سب سے زیادہ قریب ہیں، وہ جو بھی ہوں، اور جہاں بھی ہوں۔'' [1]

## (۲۳) سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے آنسو

ابوالقاسم، محبوب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الٰہی! اسے ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے ہدایت دے۔'' [سنن ترمذی: ۳۸۴۲]

☆......علاء بن اَبی حکیم نے بیان کیا کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ان کے ساتھ ایسے کیا جائے گا تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ پھر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بہت روئے، حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ یہ رو رو کر ختم ہو جائیں گے، ہم نے کہا؛ یہ شخص ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے۔ پھر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے اور چہرے کو صاف کیا اور فرمایا؛ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ؛

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ (هود: ۱۵-۱۷)

---

[1] احمد شاکر فرماتے ہیں: إسناده صحيح، مسند أحمد: ۵/ ۲۳۵، طبرانی کبیر: ۲۰/ ۲۴۲، مسند الشاميين، رقم: ۹۹.

Khofe Elahi se behne wale aansu www.altoreed.com

''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی خوش رنگینیاں چاہتا ہے تو ہم دنیا ہی میں اسکے اعمال کا پورا بدلہ دیتے ہیں، اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی ہے، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں آخرت میں عذابِ نار کے سوا کچھ بھی نہیں ملے گا، اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا ہوگا ضائع ہوجائے گا، اور جو کچھ وہاں کرتے رہے تھے (ایمان کے بغیر) بیکار ہی تھا۔'' [1]

**افادہ:**......معلوم ہوا کہ خلوص سے خالی ریاکاری پر مبنی عمل سراسر خسارہ اور وبال ہے، خواہ وہ کتنا ہی عظیم عمل ہو۔

❀❀❀❀

[1] صحیح الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء في الرياء والسمعة، رقم: ۲۳۸۲، مستدرك حاكم: ٤١٩/١، ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

باب نمبر: ۷

# صحابیات رضی اللہ عنہم کے آنسو

## (۱) سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنسو

شاہِ مدینہ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔'' [صحیح بخاری، باب مناقب فاطمہ]

☆......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کی چال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بڑی مشابہت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ بیٹی آؤ مرحبا! اس کے بعد آپ نے انہیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان کے کان میں آپ نے چپکے سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ روتی کیوں ہو؟ پھر دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنس دیں۔ میں نے ان سے کہا: آج غم کے فوراً بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پر دیکھی وہ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں میں آپ کے راز کو کسی پر نہیں کھول سکتی۔

چنانچہ میں نے آپ کی وفات کے بعد پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ؛ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں کہا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال قرآنِ مجید کا ایک دور کیا کرتے تھے، لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب میری موت قریب ہے اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آملنے والی تم ہوگی۔ میں (آپ کی اس خبر پر) رونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر راضی نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار بنو گی (یا آپ نے فرمایا) مومنہ عورتوں کی، تو اس پر میں ہنسی تھی۔'' [1]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المناقب، رقم: ٣٦٢٣، ٣٦٢٤، ٣٦٢٥، صحيح مسلم، كتاب فضائل اصحابه، باب من فضائل فاطمة بنت النبی صلی الله عليه وسلم، رقم: ٦٣١٢، ٦٣١٣، ٦٣١٤.

Khofe Elahi se behne waly aansoo www.alforeed.com

افادہ:......اس حدیث پاک سے سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ فی الواقع آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر، نورِ نظر ہیں اس لیے ہر فضیلت کی اولین حقدار ہیں۔

☆ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آ پہنچا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گریہ کرنے لگیں، تو سیرت وصورت میں لاجواب، سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا: پیاری بیٹی! مت روئیں، جب میں فوت ہوجاؤں تو کہنا:

﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴾ (البقرة: ١٥٦)

''ہم تو بے شک اللہ ہی کے لیے ہیں، اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

کیونکہ ہر انسان کے لیے اس کے ساتھ ہر مصیبت سے بدل ہے۔

انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سے بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اور مجھ سے بھی۔''[1]

## (۲) سیّدہ اُمِ اَیمن رضی اللہ عنہا کے آنسو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''میری اُمی کی وفات کے بعد اُمِ اَیمن میری ماں ہے۔'' [الاصابة: ۸/۳۵۹]

☆......سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آؤ، سیّدہ اُمِ ایمن کے ہاں چلیں۔ کیوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہاں جایا کرتے تھے۔ جب یہ دونوں ملاقات کے اختتام پر چلنے لگے تو اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا۔ ان دونوں نے پوچھا: ''آپ کو کس چیز نے آہ و بکا پر مجبور کیا؟ کیا اللہ کے ہاں، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہتری نہیں؟ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ''میں اس لیے نہیں رو رہی کہ میں اس سے بے خبر ہوں کہ اللہ کے ہاں

---

[1] طبقات ابن سعد: ۳/ ۳۱۲.

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.altcheed.com

رسول ﷺ کے لیے کیا ہے، میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ رفیق اعلیٰ سے جا ملے ہیں۔ وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔'' یہ سنتے ہی ان دونوں نے بھی سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر رونا شروع کر دیا۔ ❶

## (۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے آنسو

صادق وامین، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے، جیسے ثرید کی اور تمام کھانوں پر فضیلت ۔'' [صحیح بخاری: ۳۷۷۰]

☆......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ کے بھانجے ابن الحارث بیان کرتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ سننے کے بعد (کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز تحفہ میں بھیج رہی ہیں) کہا: اللہ کی قسم! اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس معاملہ کو ختم نہ کیا تو میں اُن سے روٹھ جاؤں گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا؛'' میں اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں میں آئندہ کبھی بھی ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات نہ کروں گی۔'' جب یہ علیحدگی طول پکڑ گئی تو سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: '' اللہ کی قسم! میں کسی مصالحت کروانے والے کو نہیں مانتی اور نہ ہی میں قسم کو توڑنے کے گناہ کی مرتکب ہوں گی۔'' یہ معاملہ مزید طویل پکڑ گیا تو سیّدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر گراں گزرنا شروع ہوگیا تو چنانچہ انہوں بنی زہرہ کے افراد المسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن الاسد بن عبدیغوث سے کہا:'' میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے ملتمس ہوں کہ میرے معاملہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر کہیں کہ میرے متعلق قسم کھا کر قطع تعلق کرنا حرام ہے۔ پس المسور اور عبدالرحمٰن، سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اپنی اپنی عبا پہن کر اسی وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل پڑے۔ وہاں پہنچ کر ان دونوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرنے کی غرض سے کہا:'' السلام علیکم

---

❶ صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضل أم أيمن رضى الله عنها، رقم: ٦٣١٨.

Khofe Elahi se bahne waly aanso www.atoheed.com

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:''آجاؤ!'' انہوں نے پوچھا:''کیا ہم سب؟''عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:''ہاں! تم سب اندر آجاؤ، بغیر یہ جانے کہ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہے۔ پس یہ لوگ اندر داخل ہوگئے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا چونکہ پردے کے پیچھے تھیں، سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان سے لپٹ گئے اور ان سے روتے ہوئے معافی کے خواستگار ہوئے۔ المسور اور عبدالرحمٰن نے بھی کہا: سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بول چال بحال کرلیں۔ ان دونوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا:''آپ جانتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی بھی دوسرے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق کرنا حرام ہے۔''پس جب ان دونوں نے زیادہ اصرار کیا اور اپنے تعلق داروں سے اچھے تعلقات کے نتائج بیان کیے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا:''میں نے قسم کھائی ہے، اور قسم (توڑنا) ایک مشکل امر ہے۔''جب انہوں (المسور اور عبدالرحمٰن) نے زیادہ اصرار کیا تو انہوں نے کفارہ کے طور پر چالیس غلام آزاد کیے، اور سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (اپنے بھانجے) سے بولنا شروع کردیا۔ بعد میں جب کبھی بھی انہیں اپنی قسم یاد آتی تو آپ اس کثرت سے روتیں کہ آپ کی اوڑھنی آنسوؤں سے تر ہوجاتی۔ [1]

☆......واقعہ اِفک اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا آنسو بہانا

ایک غزوے کا دوسرا اہم واقعہ افک کا واقعہ ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا کہ سفر میں جاتے ہوئے ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے، جس کا قرعہ نکل آتا، اسے ہمراہ لے جاتے۔ اس غزوہ میں قرعہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا اور آپ ﷺ انہیں ساتھ لے گئے، غزوے سے واپسی پر ایک جگہ پڑاؤ ڈالا گیا۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی حاجت کے لیے گئیں اور اپنی بہن کا ہار جسے عاریۃً لے گئی تھیں کھو بیٹھیں۔ احساس ہوتے ہی فوراً اس جگہ واپس گئیں جہاں ہار غائب ہوا تھا۔ اسی دوران وہ لوگ

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الأدب، باب الهجرة، رقم: ٦٠٧٣.

Khoof Elahi se behne waly aansoo www.aitonecd.com

آئے جو آپ کا ہَودَج اونٹ پر لادا کرتے تھے۔ انہوں نے سمجھا آپ ہودج کے اندر تشریف فرما ہیں اور اس لیے اسے اونٹ پر لاد دیا اور ہودج کے ہلکے پن پر نہ چونکے۔ کیونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی نوعمر تھیں۔ بدن موٹا اور بوجھل نہ تھا۔ نیز چونکہ کئی آدمیوں نے مل کر ہودج اٹھایا تھا، اس لیے ہلکے پن پر تعجب نہ ہوا۔ اگر صرف ایک یا دو آدمی اٹھاتے تو انہیں ضرور محسوس ہو جاتا۔

بہرحال سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہار ڈھونڈھ کر قیام گاہ پہنچیں تو پورا لشکر جا چکا تھا اور میدان بالکل خالی پڑا تھا نہ کوئی پکارنے والا تھا نہ جواب دینے والا۔ وہ اس خیال سے وہیں بیٹھ گئیں کہ لوگ انہیں نہ پائیں گے تو پلٹ کر وہیں تلاش کرنے آئیں گے، لیکن اللہ اپنے امر پر غالب ہے وہ بالائے عرش پر جو تدبیر چاہتا ہے کرتا ہے۔ چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئیں۔ پھر صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی یہ آواز سن کر بیدار ہوئیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی......؟ وہ پچھلی رات کو چلا آ رہا تھا۔ صبح کو اس جگہ پہنچا، جہاں آپ رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔ انہوں نے جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو پہچان لیا؛ کیوں کہ وہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے بھی انہیں دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے اِنَّا لِلّٰهِ پڑھی اور اپنی سواری بٹھا کر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب کر دی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر سوار ہو گئیں۔ سیّدنا صفوان نے اِنَّا لِلّٰهِ کے سوا زبان سے ایک لفظ نہ نکالا، چپ چاپ سواری کی نکیل تھامی اور پیدل چلتے ہوئے لشکر میں آ گئے۔ یہ ٹھیک دوپہر کا وقت تھا اور لشکر پڑاؤ ڈال چکا تھا۔ انہیں اس کیفیت کے ساتھ آتا دیکھ کر مختلف لوگوں نے اپنے اپنے انداز پر تبصرہ کیا اور اللہ کے دشمن خبیث عبداللہ بن ابی کو بھڑاس نکالنے کا ایک اور موقع مل گیا۔ چنانچہ اس کے پہلو میں نفاق اور حسد کی جو چنگاری سلگ رہی تھی اس نے اس کے کربِ پنہاں کو عیاں اور نمایاں کیا، یعنی بدکاری کی تہمت تراش کر واقعات کے تانے بانے بننا، تہمت کے خاکے میں رنگ بھرنا اور اسے پھیلانا، بڑھانا اور اُدھیڑنا اور بننا شروع کیا۔ اس کے ساتھی بھی اسی بات کو بنیاد بنا کر اس کا تقرب حاصل کرنے لگے اور جب مدینہ آئے تو ان تہمت تراشوں نے خوب جم کر پروپیگنڈہ کیا۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے، کچھ بول نہیں رہے تھے؛ لیکن جب لمبے عرصے تک

وحی نہ آئی تو آپ ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے علیحدگی کے متعلق اپنے خاص صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ کیا۔ سیّدنا اسامہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے مشورہ دیا کہ آپ ﷺ انہیں اپنی زوجیت میں برقرار رکھیں، اور دشمنوں کی بات پر کان نہ دھریں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر عبداللہ بن ابی کی ایذا رسانیوں سے نجات دلانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کی اجازت چاہی، لیکن سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر جو عبداللہ بن ابی کے قبیلہ خزرج کے سردار تھے، قبائلی حمیت غالب آ گئی اور دونوں حضرات میں ترش کلامی ہو گئی، جس کے نتیجے میں دونوں قبیلے بھڑک اُٹھے۔ رسول اللہ ﷺ نے خاصی مشکل سے انہیں خاموش کیا، پھر خود بھی خاموش ہو گئے۔ ادھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حال یہ تھا کہ وہ غزوے سے واپس آتے ہی بیمار پڑ گئیں، اور ایک مہینے تک مسلسل بیمار رہیں۔ انہیں اس تہمت کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ البتہ انہیں یہ بات کھٹکتی رہتی تھی کہ بیماری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو لطف وعنایت ہوا کرتی تھی اب وہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ بیماری ختم ہوئی تو وہ ایک رات اُمِ مسطح رضی اللہ عنہا کے ہمراہ قضائے حاجت کے لیے میدان میں گئیں۔ اتفاق سے اُمّ مسطح اپنی چادر میں پھنس گئیں، اور اس پر انہوں نے اپنے بیٹے کو بددعا دی۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس حرکت پر انہیں ٹوکا تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتلانے کے لیے کہ میرا بیٹا بھی پروپیگنڈے کے جرم میں شریک ہے تہمت کا واقعہ کہہ سنایا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے واپس آ کر اس خبر کا ٹھیک ٹھیک پتا لگانے کی غرض سے رسول اللہ ﷺ سے والدین کے پاس جانے کی اجازت چاہی، پھر اجازت پا کر والدین کے پاس تشریف لے گئیں اور صورتِ حال کا یقینی طور پر علم ہو گیا تو بے اختیار رونے لگیں، اور پھر دو راتیں اور ایک دن روتے روتے گذر گیا۔ اس دوران نہ نیند کا سرمہ لگایا نہ آنسو کی جھڑی رُکی۔ وہ محسوس کرتی تھیں کہ روتے روتے کلیجہ شق ہو جائے گا۔ اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ کلمۂ شہادت پر مشتمل خطبہ پڑھا اور اما بعد کہہ کر فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے تمہارے متعلق اس اس طرح کی خبر ملی ہے۔ اگر تم اس سے

بری ہو تو اللہ تعالیٰ عنقریب تمہاری براءت ظاہر فرما دے گا اور اللہ نہ کرے، تم سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگو اور توبہ کرو، کیوں کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کر کے اللہ کے حضور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔''

اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے آنسو ایک دم تھم گئے، اور اب انہیں آنسو کا ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہو رہا تھا۔ انہوں نے اپنے والدین سے کہا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں، لیکن ان کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دیں۔ اس کے بعد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود ہی کہا: ''واللہ میں جانتی ہوں کہ یہ بات سنتے سنتے آپ لوگوں کے دلوں میں اچھی طرح بیٹھ گئی ہے اور آپ لوگوں نے اسے بالکل سچ سمجھ لیا ہے، اس لیے اب اگر میں کہوں کہ میں بَری ہوں...... اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بَری ہوں...... تو آپ لوگ میری بات سچ نہ سمجھیں گے، اور اگر میں کسی بات کا اعتراف کر لوں ...... حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بَری ہوں ...... تو آپ لوگ صحیح مان لیں گے۔ ایسی صورت میں واللہ! میرے لیے اور آپ لوگوں کے لیے وہی مثل ہے جسے سیّدنا یوسف علیہ السلام کے والد نے کہا تھا کہ:

﴿ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ ﴾

(یوسف: ۱۸)

''صبر ہی بہتر ہے۔ اور تم لوگ جو کچھ کہتے ہو اس پر اللہ کی مدد مطلوب ہے۔''

اس کے بعد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دوسری طرف جا کر لیٹ گئیں، اور اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نزولِ وحی کی شدت و کیفیت ختم ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بات جو فرمائی وہ یہ تھی کہ اے عائشہ! اللہ نے تمہیں بَری کر دیا۔ اپنے دامن کی براءت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر اعتماد وثوق کے سبب قدرے ناز کے انداز میں کہا: ''واللہ! میں تو ان کی طرف نہ اٹھوں گی اور صرف اللہ کی حمد کروں گی۔''

اس موقع پر واقعۂ افک سے متعلق جو آیات اللہ نے نازل فرمائیں وہ سورۂ نور کی دس

آیات ہیں جو: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ جَآءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ﴾ سے شروع ہوتی ہیں۔

اس کے بعد تہمت تراشی کے جرم میں مِسطح بن اثاثہ، حسان بن ثابت اور حَمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کو اسی اسی کوڑے مارے گئے۔ البتہ خبیث عبداللہ بن ابی کی پیٹھ اس سزا سے بچ گئی۔ حالانکہ تہمت تراشوں میں وہی سرفہرست تھا، اور اسی نے اس معاملے میں سب سے اہم کردار ادا کیا تھا۔ اسے سزا نہ دینے کی وجہ یا تو یہ تھی کہ جن لوگوں پر حدود قائم کردی جاتی ہیں وہ ان کے لیے آخرت کے عذاب کی تخفیف اور گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ اور عبداللہ بن ابی کو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں عذابِ عظیم دینے کا اعلان فرمادیا تھا۔ یا پھر وہی مصلحت کارفرما تھی جس کی وجہ سے اس کی اسلام دشمنی کے باوجود اسے قتل نہیں کیا گیا۔

اس طرح ایک مہینے کے بعد مدینے کی فضا شک وشبہے اور قلق واضطراب کے بادلوں سے صاف ہوگئی اور عبداللہ بن ابی اس طرح رسوا ہوا کہ دوبارہ سر نہ اٹھا سکا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب وہ کوئی گڑبڑ کرتا تو خود اس کی قوم کے لوگ اسے عتاب کرتے، اس کی گرفت کرتے اور سخت سست کہتے۔ اس کیفیت کو دیکھ کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اے عمر! کیا خیال ہے؟ دیکھو! واللہ اگر تم نے اس شخص کو اس دن قتل کردیا ہوتا جس دن تم نے مجھ سے اسے قتل کرنے کی بات کہی تھی تو اس کے بہت سے ہمدرد اٹھ کھڑے ہوتے، لیکن اگر آج انہی ہمدردوں کو اس کے قتل کا حکم دیا جائے تو وہ اسے قتل کردیں گے۔'' سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''واللہ! میری سمجھ میں خوب آگیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ میرے معاملے سے زیادہ بابرکت ہے۔'' [1]

☆ ...... جناب عطاء بن رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب عبید بن عمیر نے درخواست کی کہ رسول

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الإفك، رقم: ٤١٤١. صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب في حدیث الإفك وقبول توبة القاذف، رقم: ٧٠٢٠، زاد المعاد: ٣/ ٢٣٢، ٢٤٠، سیرت ابن ھشام: ٢/ ٢٢٠۔٢٢٣.

Khof e Elahi se behne waly aanso
www.aitbaar.com

اکرم ﷺ کے حوالے سے ہمیں کوئی ایسا واقعہ بتائیں جو آپ کو سب سے زیادہ بھلا لگا ہو۔ یہ سن کر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور فرمایا:

''ایک رات رسول اللہ ﷺ تہجد کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا؛ ''اے عائشہ! آج مجھے اپنے رب کی عبادت کرنے دو۔'' میں نے کہا: ''اللہ کی قسم! مجھے آپ ﷺ کا قرب پسند ہے اور جو چیز آپ ﷺ کو خوش کرے وہ بھی پسند ہے۔'' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا، پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے، حتی کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی، پھر آپ ﷺ روتے رہے، یہاں تک کہ قمیص کا اگلا حصہ تر ہو گیا، اور پھر روتے رہے حتی کہ زمین بھی نم دار ہوگئی۔ اس دوران سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کا کہنے آ گئے۔ دیکھا کہ آپ ﷺ رو رہے ہیں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپ ﷺ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف کردی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَفَلا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ آیَاتٌ ، وَیْلٌ لِمَنْ قَرَءَهَا وَلَمْ یَتَفَکَّرْ فِیْهَا . ))

''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر کچھ آیات نازل ہوئی ہیں۔ اُس آدمی کی تباہی و بربادی ہے جو ان کو پڑھے اور ان میں غور نہ کرے۔''

اور وہ یہ آیات ہیں:

﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ﳁ ﴾ (آل عمران : ۱۹۰)

''زمین و آسمان کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں

Khof e Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

ہوش مند لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''❶

☆...... نبی دو جہاں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّ صادق امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس دنیا سے کوچ فرما رہے ہیں اس وقت ان کی سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ دفن کے لیے انہیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں جگہ میسر آجائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ روایت کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

''عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ اے عبداللہ بن عمر! ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر کہو: عمر آپ کو سلام کہتا ہے۔ میرے لیے امیر المؤمنین کا لقب استعمال نہ کرنا، کیوں کہ اب میں مومنوں کا امیر نہیں رہا۔ اور ان سے کہنا؛ عمر بن الخطاب آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے پڑوس میں دفنائے جانے کی اجازت طلب کرتا ہے۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کہا اور اجازت طلب کی، پھر ان کے ہاں داخل ہوئے تو وہ بیٹھی رو رہی تھیں۔ عرض کیا؛ ''سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پڑوس میں دفنائے جانے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔''

انہوں نے جواب میں فرمایا: ''میں نے یہ جگہ اپنے لیے رکھی تھی۔ لیکن آج انہیں اپنے پر ترجیح دیتی ہوں۔''

جب وہ واپس پلٹے تو کسی نے کہا: ''یہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس پلٹ آئے ہیں۔''

انہوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ''مجھے اٹھاؤ۔''

ایک آدمی نے اپنی طرف سہارا دے کر انہیں اٹھایا تو دریافت کیا: ''کیا خبر لائے

---

❶ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابن حبان: ۲/۳۸۶، ۳۸۷، رقم: ٦٢٠.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.alhoheed.com

ہو؟'' (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) عرض کیا: خبر وہی ہے جو امیر المؤمنین کو پسند ہے۔
انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ فرمانے لگے: ''الحمد للہ! میری نگاہ میں اس
سے اہم کوئی بات نہ تھی۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جا کر
سلام عرض کرنا اور کہنا: ''عمر بن الخطاب اجازت مانگتا ہے۔''
اگر انہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے اجازت دی تو مجھے وہاں داخل کر دینا، اور اگر انہوں
نے اجازت نہ دی تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔''[1]

اللہ اکبر! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّ صادق سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں زندگی کے آخری لمحات میں سب سے اہم بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں قبر کا حصول ہے۔ اور اللہ رحیم ورحمٰن نے اپنے اس سچے مومن بندے کی آرزو کو پورا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## (۴) سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے آنسو

واقدی نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے، وہ فرماتی ہیں: اس اثناء میں کہ ہم رو رہے تھے اور ابھی سوئے نہیں تھے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھروں میں چارپائی پر دیکھ کر تسلی حاصل کر رہے تھے، کہ اچانک ہم نے بوقت سحری کدالوں کی آواز سنی۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم نے (کدالوں کی آواز سن کر) زور زور سے رونا شروع کر دیا، اور اہل مسجد نے بھی رونا شروع کر دیتے ہیں، بلکہ پورا مدینہ درد بھری آوازوں سے لرز گیا، اور پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نمازِ فجر کے لیے اذان دینا شروع کر دی، جب اذان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آیا تو وہ رونے لگے اور سسکیاں بھرنے لگے، جس سے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء في قبر النبي صلی اللہ علیہ وسلم وأبی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، رقم: ۱۳۹۲.

ہمارے غم میں اور اضافہ ہوگیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ کی قبر کی طرف جانا ہی اس مسئلے کا حل سمجھا، لیکن وہ ان پر بند کردی گئی، پس اس کے بعد ہمیں جو بھی مصیبت پڑی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی وفات والی پریشانی کو یاد کیا تو وہ ہمارے لیے آسان ہوگئی۔ [1]

بقول کسے

مصیبتیں اتنی پڑیں کہ آساں ہوگئیں

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

[1] البداية والنهاية ٥/ ٢٧١.

باب نمبر:۸

# سلف صالحین کے آنسو

سلفی منہج کی رُو سے ذہن انسانی پر دستک دینے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات قلم بند کر دیے گئے، اور اب سلف صالحین کے رقت آمیز حالات اور ان کے آبدیدہ ہونے کو سپردِ قلم وقرطاس کیا جارہا ہے، اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ہمیں اس سلسلہ میں بہترین قدوہ ونمونہ حاصل ہوجائے۔

## ۱۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام، حافظ، مقری، مفسر قرآن اور کبار علما میں سے تھے۔''

☆......قاسم أعرج فرماتے ہیں: ''سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ راتوں کو زیادہ تر رویا کرتے تھے حتی کہ نابینا ہوگئے۔'' [1]

## ۲۔ محمد بن المنکدر رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام، حافظ، راہنما اور شیخ الاسلام تھے۔''

☆......أبو حاتم البستی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ابن المنکدر رقراء کے سردار تھے، پس جب وہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کرتے تو پھر رونے پر قابو نہیں پاسکتے تھے۔'' [2]

---

[1] سیر أعلام النبلاء: (۳۳۳/٤)، کتاب الزهد (ص: ٤١٩) الحلية: (٢٧٢/٤)

[2] سیر اعلام النبلاء: (٣٥٤/٥)

Khofe Elahi se behne waly aansoo
www.altoheed.com

☆......اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''محمد بن المنکد ر رحمہ اللہ سے جب کوئی شخص حدیث کے متعلق سوال کرتا تو وہ (محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم) میں رونا شروع کر دیتے تھے۔''❶

☆......اور سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

ابن المنکد ر رحمہ اللہ جب روتے تو اپنے آنسو اپنے چہرے اور داڑھی پر مل لیا کرتے تھے اور فرماتے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جہنم کی آگ ایسی جگہ کو نہیں چھو سکے گی جہاں پر آنسوؤں نے چھوا ہوگا۔''❷

## ۳۔سیار بن وردان رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وہ امام، حجت، نمونہ سلف اور اہل اللہ تھے۔''

ھیثم فرماتے ہیں کہ ہم سیار بن وردان کے پاس گئے اور وہ رو رہے تھے، چنانچہ ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ فرمانے لگے: مجھے مجھ سے پہلے کے عبادت گزاروں نے رلایا ہے۔❸

## ۴۔امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام، شیخ الاسلام، نابغہ عصر، امیر الأتقیاء، حافظ اور غازی اسلام تھے۔''

☆......نعیم بن حماد فرماتے ہیں کہ ابن المبارک رحمہ اللہ جب ''کتاب الرقاق'' دل کو نرم کرنے والی باتیں'' پڑھتے تو رو رو کر ایسے نڈھال ہو جاتے جیسا کہ کوئی بیل ذبح کر دیا گیا ہو، اور

---

❶ الإحیاء، (۱٦٠/٤). ❷ سیر أعلام النبلاء: ۳٥٤/٥.

❸ سیر أعلام النبلاء، ۳۹۲/٥.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

ہم میں سے کوئی بھی ان سے ایک مرتبہ سے زیادہ پوچھنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ [1]

## ۵۔ أحمد بن أبی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وہ امام، حافظ، قدوۃ، اہل شام کے عظیم محدث اور زاہد تھے۔''

☆......أحمد بن أبی الحواری کے بیٹے عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رات اپنے والد کو روتے ہوئے دیکھتے، اور وہ اتنا زیادہ روتے ہم خیال کرتے شاید کہ وہ ابھی ابھی فوت ہو جائیں گے۔ [2]

## ۶۔ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وہ امام، پیشوا، عبادت گزار اور شیخ الاسلام تھے۔''

☆......سہل بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: آپ فضیل کو نہیں دیکھتے کہ اس کے آنسو رکتے ہی نہیں؟ چنانچہ انہوں نے فرمایا: (( إِذَا قَرِحَ الْقَلْبُ نَدِيَتِ الْعَيْنَانِ . )) ''جب دل زخمی ہو جاتا ہے تو آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔'' [3]

☆......اور محمد بن ناجیہ فرماتے ہیں کہ میں نے فضیل کے پیچھے نماز پڑھی، سورۃ'' الحاقة '' کی تلاوت کرتے ہوئے جب وہ ﴿ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴾ ''اسے پکڑلو پھر اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔'' پر پہنچے تو رو رو کر نڈھال ہو گئے، اور ان کے بیٹے پر غشی طاری ہو گئی اور وہ مجھ پر گر پڑا۔ [4]

## ۷۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وہ شیخ الاسلام، امام الحفاظ فی زمانہ، سید العلماء العالمین اور مجتہد تھے۔''

---

[1] السير: ۳۹٤/۸، تاريخ بغداد: (۱٦۷/۱۰).
[2] السير: ۸۷/۱۲
[3] السير: ٤۳۹/۸.
[4] السير(٤٤/۸)

Khofe Elahi se behne wale aanso www.altafsheed.com

☆......ابن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی قرأت کرتے ہوئے بہت زیادہ رویا کرتے تھے، اس وجہ سے میں ان کی قرأت نہیں سمجھ سکتا تھا (کہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟) [1]

☆......سیدنا عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سیدنا سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے رات میرے پاس گزاری، جب زیادہ پریشان ہوئے تو رونے لگے: ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ''اے ابو عبداللہ! کیا کثرت گناہ کی وجہ سے رو رہے ہو؟'' سیدنا سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے زمین سے ایک تنکا اُٹھایا اور فرمانے لگے: ''واللہ! گناہوں کا معاملہ میرے نزدیک اس تنکے سے بھی زیادہ ہلکا ہے، مجھے تو سوءِ خاتمہ کا ڈر ہے یعنی کہیں موت سے پہلے میرا ایمان نہ چھن جائے۔ [2]

## ۸۔ عمر بن ذر رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وہ امام اور بڑے عبادت گزار تھے۔''

☆......زکریا بن اَبی زائدہ فرماتے ہیں کہ عمر بن ذر رحمہ اللہ جب لوگوں کو وعظ کیا کرتے، خود روتے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتے: تم اپنے آنسو بھی مجھے ادھار دے دو کہ میں رو لوں۔ [3]

## ۹۔ محمد بن المسیب رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حافظ الوقت، شیخ الاسلام اور بڑے عبادت گزار تھے۔''

☆......اَبوالحسین بن یعقوب الحافظ فرماتے ہیں کہ ''محمد بن المسیب رحمہ اللہ ہم پر حدیث کی قرأت کیا کرتے تھے، اور جب وہ لفظ '' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ '' کہتے تو رونا شروع کر دیتے،

---

[1] السیر: ۷/ ۲۷۷.

[2] صفة الصفوة: ۳/ ۱۵۰. [3] سیرأعلام النبلاء: ۶/ ۳۸۹.

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

حتی کہ ان کی حالت پر ہمیں رحم آتا۔''

ایک وقت آیا کہ تلاوتِ حدیث اور رات کی آخری گھڑیوں میں اپنے اللہ کے حضور رَو رَو کر ان کی بینائی ختم ہوگئی۔ ❶

## ۱۰۔ أبوالحسین محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ:

''امام الوقت، عالم زماں، محدث دوراں، اور عراق کے عظیم محدث تھے۔''

☆......الزاہد یوسف الھمدانی فرماتے ہیں: أبوالحسین محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم پر تلاوت کیا کرتے، اور بڑے عبادت گزار تھے، ایک دفعہ انہوں نے ہم پر '' حدیث المَلَکَیْنِ ''(دو فرشتوں والی حدیث) تلاوت کی تو بہت زیادہ روئے حتی کہ حاضرین کو بھی رلا دیا۔ ❷

نوٹ:......یہ حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو میت کو خوب ڈانٹتے ہیں، اسے بٹھا دیتے ہیں اور سوال کرتے ہیں: ''تیرا رب کون ہے؟'' مومن میت کہتی ہے: ''میرا رب اللہ ہے۔'' فرشتے سوال کرتے ہیں: ''تیرا دین کیا ہے؟'' میت کہتی ہے: ''میرا دین اسلام ہے۔'' پھر وہ سوال کرتے ہیں: ''وہ شخص جو تمہارے درمیان مبعوث ہوا، کون تھا؟'' میت کہتی ہے: ''وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔'' فرشتے سوال کرتے ہیں: ''تمھیں یہ ساری باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟'' میت کہتی ہے: ''میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان رکھا اور اس کی تصدیق کی۔''

یہی مطلب ہے اس فرمانِ باری تعالیٰ کا کہ:

﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ ﴾ (ابراهيم: ۲۷)

---

❶ سير أعلام النبلاء: ١٤/٤٢٣ـ٤٢٤.

❷ السير: ١٨/٢٤٣.

Khofe ilahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

''اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات یعنی کلمۂ طیبہ پر ثابت قدم رکھتا ہے۔''

آسمان سے پکارنے والا کہتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو، جنتی لباس پہنا دو، جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو، جہاں سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہے، اس کی قبر تاحد نگاہ فراخ کردی جاتی ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے کافر اور فاسق بندے کی حالت بیان فرمائی:

''گنہگار (میت) اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے، جب اس کے ساتھی واپس پلٹتے ہیں، پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس کی میت کو خوب ڈانٹتے ہیں، اسے بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں: ''تیرا رب کون ہے؟'' گنہگار میت کہتی ہے: ''ہائے افسوس......! میں نہیں جانتی۔'' فرشتے سوال کرتے ہیں: ''تیرا دین کیا ہے؟'' میت کہتی ہے: ''ہائے افسوس! مجھے معلوم نہیں۔'' پھر وہ سوال کرتے ہیں: ''وہ شخص جو تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا وہ کون تھا؟'' میت کہتی ہے: ''میں نہیں جانتی۔'' بہرحال میں نے لوگوں کو ان کے متعلق کچھ کہتے ہوئے سنا تھا۔'' اسے کہا جائے گا ''تو نے نہ تو خود عقل سے کام لیا نہ (قرآن وسنت) پڑھی۔'' آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے: ''اس نے جھوٹ کہا ہے، اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔'' چنانچہ جہنم کی گرم اور زہریلی ہوا اسے آنے لگتی ہے، اس کی قبر اس پر تنگ کردی جاتی ہے حتی کہ اس کی ایک طرف پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں پیوست ہو جاتی ہیں۔'' [1]

---

[1] احمد شاکر فرماتے ہیں: اسناده صحيح۔ مسند أحمد: ٤/ ٢٨٧۔٢٨٨، سنن أبو داؤد، كتاب السنة/ رقم: ٤٠٥٣، مصنف ابن أبي شيبه: ٣/ ٣٨٠، مستدرك حاكم: ١/ ٣٧.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

## ۱۱۔عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام، الحافظ، علامہ، مجتہد، پرہیزگار اور امیر المؤمنین تھے۔''

☆......سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ﴿إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝﴾ [غافر: ۷۱، ۷۲]

''جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی جن سے پکڑ کر وہ کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے، اور پھر جہنم کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔''

تو بار بار اسی آیت کو پڑھتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی۔ [1]

☆......سیدہ فاطمہ بنت عبدالملک بن مروان رحمۃ اللہ علیہا جو کہ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی تھیں، فرماتی ہیں: لوگوں میں عمر رحمۃ اللہ علیہ سے نماز، روزہ زیادہ کرنے والے تو بہت تھے لیکن اپنے رب کے ڈر سے رونے والا میں نے سیدنا عمر رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا، جب نمازِ عشاء سے فارغ ہو جاتے تو (اللہ کے حضور) ہاتھ بلند کر لیتے اور مسلسل روتے رہتے حتی کہ نیند غالب آ جاتی، جگایا جاتا تو پھر اپنے ہاتھ بلند کر کے رونا شروع کر دیتے حتیٰ کہ آنکھوں میں نیند غالب آ جاتی۔ [2]

☆......سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خلافت سے قبل شہزادوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے، خلافت کی ذمہ داری آن پڑی تو سارا دن سلطنت کی ذمہ داریاں پوری فرماتے اور رات کو بیٹھ کر گریہ زاری کرتے۔ بیوی نے پوچھا تو فرمایا: میری سلطنت کے اندر جتنے بھی غریب، مسکین، یتیم، مسافر، گمشدہ، مظلوم اور قیدی موجود ہیں ان سب کی ذمہ داری مجھ پر ہے، اللہ تعالیٰ

---

[1] حلية الأولياء (۱/۵۱) احياء العلوم (۱/۳۵۵).

[2] تذكرة الحفاظ: ۱/۹۱، السير (۵/۱۳۷).

Khofe Elahi se behnewaly aanso www.altoheed.com

قیامت کے روز ان سب کے بارے میں مجھ سے پوچھے گا، رسول اللہ ﷺ ان سب کے متعلق مجھ پر دعویٰ کریں گے۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہی نہ کر سکا تو میرا انجام کیا ہوگا؟ جب ان باتوں کو سوچتا ہوں تو میری طاقت گم ہو جاتی ہے، دل بیٹھ جاتا ہے اور آنکھوں سے بے دریغ آنسو بہنے لگتے ہیں۔

☆......ایک دفعہ اپنی بیوی سے پوچھا: ''کیا گھر میں ایک درہم ہے انگور کھانے کو جی چاہ رہا ہے؟ بیوی صاحبہ نے کہا: ''خلیفۃ المسلمین ہو کر کیا آپ میں ایک درہم خرچ کرنے کی استطاعت نہیں؟ فرمایا: ''ہاں! جہنم کی ہتھکڑیاں پہننے سے یہ تنگی میرے لیے زیادہ آسان ہے۔''

☆......سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ رات بھر جاگ کر آخرت کی جواب دہی پر غور کرتے اور پھر اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑتے۔ آپ کی بیوی بڑی تسلی دیتی لیکن آپ کے دل کو قرار نہ آتا اپنے جانشین کو وفات سے پہلے یہ وصیت فرمائی ''اب میں آخرت کی طرف جا رہا ہوں وہاں اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا، اور حساب لے گا میں اس سے کچھ چھپا نہیں سکوں گا اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو گیا، تو کامیاب رہوں گا اگر راضی نہ ہوا تو میرے انجام پر افسوس، تمہیں میرے بعد تقویٰ اختیار کرنا چاہیے اور یاد رکھو تم میرے بعد زیادہ دیر زندہ نہ رہو گے۔ ایسا نہ ہو کہ غفلت میں پڑ جاؤ اور وقت ضائع کر دو۔'' [1]

اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مدینہ سے نکلے تو مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور رونا شروع کر دیا، پھر اپنے ساتھ مزاحم سے کہا: کیا آپ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ شاید مدینہ نے ہمیں برداشت نہ کیا ہو۔'' [2]

## ۱۲۔ مروان بن رباب رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......جناب مروان بن رباب الاسدی رحمۃ اللہ علیہ رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے اور کبھی کبھی یہی آیت صبح تک دہراتے رہتے اور روتے رہتے۔

[1] السیر (۵/ ۱۲۰۔۱۴۴). [2] مؤطا مالك : ۲/ ۸۸۹.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.aforeed.com

﴿فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانعام: ۲۷)

''اس وقت وہ کہیں گے: کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں، اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں۔''[1]

## ۱۳۔ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام، نمونہ سلف، عبادت گزار، کبار تابعین سے تھے، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک بھی پایا ہے۔''

☆......سیّدنا ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر نکلے ہمارے ساتھ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ سیدنا عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے ایک تنور کے پاس سے گزرے جب اس کے اندر دھکتی اور بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا﴾ (فرقان: ۱۲)

''جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا چیخنا چنگھاڑنا سن لیں گے۔''

یہ سن کر ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو کر گر پڑے، لوگ انہیں چارپائی پر ڈال کر گھر لائے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس (صبح سے لے کر) ظہر تک بیٹھ کر ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے، لیکن سیدنا ربیع رحمۃ اللہ علیہ کو ہوش نہ آیا۔''[2]

## ۱۴۔ ابومیسرۃ عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[1] الصلاة والتهجد للأشبيلي، (ص: ۲۷۷). [2] ابن كثير صفحه نمبر: ۶۵۰.

Khofe Elahi se behny waly aanso www.altafseer.com

''عبادت گزار اور اولیاء اللہ سے تھے۔''

(( كَانَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِذَا اَوٰى إِلىٰ فِرَاشِهٖ قَالَ يٰلَيْتَ اُمِّىْ لَمْ تَلِدْنِىْ ثُمَّ يَبْكِىْ فَقِيْلَ: مَايُبْكِيْكَ يَا أَبَا مَيْسَرَةِ؟ فَقَالَ: أُخْبِرْنَا أَنَّا وَارِدُوْهَاوَلَم تجرأنا صَادِرُوْنَ عَنْهَا . ))[1]

''سیدنا ابومیسرہ رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے: ''اے کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی'' اور رونے لگتے، ان سے کہا گیا: ''اے ابومیسرہ! کیوں روتے ہو؟'' سیدنا ابومیسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ''ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ ہم نے جہنم کے اوپر سے گزرنا ہے لیکن یہ علم نہیں کہ نجات ہوگی یا نہیں؟''

## ۱۵۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ثقات تابعین سے ہیں، اور کاتبین قرآن سے ہیں۔''

(( قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَجَبًا لِّمَنْ يَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ مَصِيْرُهُ وَالْقَبْرَ مَوْرِدُهُ كَيْفَ تَقِرُّ بِالدُّنْيَا عَيْنُهُ وَكَيْفَ يَطِيْبُ فِيْهَا عَيْشُهُ؟ قَالَ ثُمَّ يَبْكِىْ مَالِكٌ حَتّٰى يَسْقُطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ . ))

''سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس شخص پر تعجب ہے جو جانتا ہے کہ موت اس کا انجام ہے، اور قبر اس کا ٹھکانہ ہے (اس کے باوجود اسے اس دنیا میں قرار حاصل ہے اور وہ سکون کی زندگی بسر کر رہا ہے) راوی کہتا ہے کہ سیدنا مالک بن دینار نے یہ کہا اور زار و قطار رونے لگے حتی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔''[2]

## ۱۶۔ عطاء السلمی رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

[1] ابن كثير: ۳/ ۱۷۹.
[2] صفه الصفوه: ۳/ ۲۸۸.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altohees.com

''عبادت گزار اور صغار بصری تابعین سے تھے۔''

(( دَخَلَ الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَى عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ غُشِيَ عَلَيْهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ أُمِّ جَعْفَرٍ مَا شَانُ عَطَاءٍ؟ فَقَالَتْ سَجَّرَتْ جَارَتُنَا التَّنُّوْرَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ وَخَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ . ))

''سیدنا علاء بن محمد رحمۃ اللہ علیہ عطا سلیمی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر آئے تو انہیں بے ہوشی کی حالت میں پایا، ان کی بیوی ام جعفر سے پوچھا: عطاء سلیمی کو کیا ہوا ہے؟ بیوی نے کہا: ہمارے ہمسائے نے تنور دہکایا، عطا سلیمی اسے دیکھ کر بے ہوش ہوکر گر پڑے۔''[1]

**فائدہ**: ......یعنی انھیں جہنم کی آگ یاد آ گئی، تب بے ہوش ہوکر گر پڑے ہیں۔

## ۱۷۔ یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے آنسو:

☆......علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام، پیشوا، حافظ الوقت اور شیخ الاسلام تھے۔''

(( قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَأَيْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ اَحْسَنُ النَّاسِ عَيْنَيْنِ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ بِعَيْنٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ وَقَدْ ذَهَبَتْ عَيْنَاهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا خَالِدٍ مَا فَعَلَتِ الْعَيْنَانِ الْجَمِيْلَتَانِ؟ قَالَ ذَهَبَ بِهِمَا بُكَاءُ الْاَسْحَارِ . ))[2]

''حسن بن عرفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ لوگوں میں سے ان کی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت تھی، ایک زمانہ کے بعد دیکھا تو ان کی ایک ہی آنکھ تھی (ایک ختم ہوچکی تھی) پھر کچھ زمانے کے بعد دیکھا تو دونوں آنکھیں ختم ہوچکی تھیں، میں نے پوچھا: اے ابوخالد! تمہاری خوبصورت آنکھوں کو

[1] صفة الصفوه: ٣٢٦/٣.

[2] صفة الصفوة (١٨/٣)، تذكرة الحفاظ (٧٩٠/٣)

Khofe Elahi se behne waly aanso www.altoheed.com

کیا ہوا؟ کہنے لگے: آہ سحر گاہی میں چلی گئیں۔''

## ۱۸۔ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کے آنسو:

''امام، پیشوا، زاہد، عابد، کریم اور انتہائی ذکی انسان تھے۔'' [مواهب الوفي]

☆ عمر بن نباتہ رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ شافعی رحمہ اللہ نے ایک روز تلاوت کی:

﴿هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ○﴾

(المرسلات: ٣٥۔٣٦)

''یہ وہ دن ہوگا جب وہ لوگ بات نہ کرسکیں گے، اور نہ انھیں اجازت دی جائے گی تاکہ کوئی عذر پیش کرسکیں۔''

توان کا رنگ فق ہوگیا، اور رونے لگے حتی کہ ان پر غشی طاری ہوگئی۔''[1]

## ۱۹۔ ثابت البنانی رحمہ اللہ کے آنسو:

علامہ ذہبی فرماتے ہیں:

''امام، پیشوا، تابعی، ثقہ، عابد اور زاہد تھے۔''

☆ ''حماد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے ثابت رحمہ اللہ کو گریہ کرتے ہوئے دیکھا حتی کہ ان کی پسلیاں ادھر سے اُدھر ہوجاتیں۔''

☆ ''ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم جنازوں میں شریک ہوا کرتے تھے، ہم چادر اوڑھ کر رویا کرتے تھے۔''

یاد رہے کہ یہ ان کا گریہ کرنا خوفِ الٰہی کی وجہ سے ہوتا تھا۔[2]

## ۲۰۔ وہیب بن الورد رحمہ اللہ کے آنسو:

''وہیب، عبداللہ بن المبارک، فضیل بن عیاض اور عبدالرزاق وغیرھم کے اُستاد اور

---

[1] مواهب الوفي، ص: ٦٦ بتحقيق حافظ حامد محمود الخضرى، ومنير أحمد الوقار.

[2] سير أعلام النبلاء.

Khofe Elahi se behne waly ansoo www.altoreed.com

بڑے عابد اور زاہد آدمی تھے۔''

☆ ابن اَبی حاتم نے وہیب بن الورد رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے جاتے تھے:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝﴾ (البقرۃ: ۱۲۷)

''اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اس عمل کو قبول کر، تو بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اور روتے جاتے تھے، اور کہتے تھے کہ خلیل الرحمٰن! آپ اللہ کا گھر بنا رہے تھے اور ڈر رہے تھے کہ کہیں آپ کا عمل قبول نہ کیا جائے۔

معلوم ہوا کہ مومن مخلص عمل کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں اس کا عمل اس کے منہ پر نہ مار دیا جائے۔ [1]

❀❀❀❀

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altoheed.com

[1] تفسیر ابن ابی حاتم، تحت آیت ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ......﴾

باب:۹

# صالحات کے آنسو

## (۱)معاذہ بنت عبداللہ رحمہا اللہ کے آنسو:

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عابدہ، عالمہ اور ثقہ تھیں۔''

☆ ''معاذہ رحمہا اللہ کا یہ معمول تھا کہ جب دن آجاتا تو وہ کہتیں: آج کے دن میں مرجاؤنگی، پھر وہ شام تک نہ سوتیں، اور جب رات آجاتی تو کہتیں: آج رات میں فوت ہوجاؤنگی، پس وہ تھوڑا سا سوتیں اور صبح ہونے تک نماز پڑھتی رہتیں، اور گریہ کرتی رہتیں، اور فرماتی کہ آنکھ کے لیے تعجب ہے جو سوئی رہتی ہے حالانکہ اسے معلوم ہے قبر کی تاریکی میں دیر تک سوئے رہنا ہے۔''[1]

## (۲)منیفہ بنت اَبی طارق رحمہ اللہ کے آنسو:

ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عبادت گزار، صالحہ اور لمبا قیام کرنے والی تھیں۔''

☆ عامر بن ملیک رحمہ اللہ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ''میں ایک رات منیفہ بنت اَبی طارق کے ہاں رہی (میں نے دیکھا کہ) اس نے ایک آیت کریمہ بار بار پڑھتے ہوئے اور گریہ کرتے ہوئے ساری رات گزاردی۔ (وہ آیت یہ ہے)

﴿ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ

---

[1] سیر أعلام النبلاء: ٤/ ٥٠٨.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.alhideed.com

﴿وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

(آل عمران: ۱۰۱)

''اور تم کفر کو کیسے قبول کر لو گے؟ جبکہ اللہ کی آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی ہیں، اور اللہ کے رسول تمہارے درمیان موجود ہیں، اور جو شخص اللہ سے اپنا رشتہ استوار کر لیتا ہے، وہ سیدھی راہ پر آ جاتا ہے۔''❶

## (۳) عجردہ بصریہ رحمہا اللہ کے آنسو:

ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عبادت گزار اور اپنے رب کی انتہا درجے کی فرمانبردار تھی۔''

☆ ان کے متعلق آتا ہے کہ رات مصلی پر کھڑی ہو جاتی، بہت روتی اور رب تعالیٰ سے مغفرت کی دعائیں کرتی۔ (ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی کرتی تھی)

''اے اللہ! عبادت گزار لوگوں کو صرف تجھ پر اعتماد اور یقین ہے، وہ تیری رحمت اور فضل و کرم کی طرف جلدی کرتے ہیں۔ لہٰذا اے اللہ! میں صرف تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری طرف سبقت لے جانے والے ہیں، مجھے مقرب لوگوں کے درجات تک پہنچا دے، اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے، تو سب سے زیادہ سخی، رحم کرنے والا اور بڑا ہے۔''

☆ ایک دن اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے کہا: ''تو رات کچھ زیادہ سو جایا کر (یہ تیرے لیے بہتر ہے) تو وہ یہ کہتے ہوئے رو پڑی: ''موت کی یاد مجھے سونے نہیں دیتی۔''❷

❀❀❀❀

❶ صفة الصفوة: ٤/ ٧٣ـ٧٤.
❷ صفة الصفوة: ٤/ ٣١.

Khofe Elahi se behne waly aanso
www.altcheed.com

باب نمبر:۱۰

# اہل جہنم کا آنسو بہانا

آخر میں ہم یہ بات بطور عبرت کے ذکر کر رہے ہیں تاکہ ہر شخص ضرور بہ ضرور اس دنیا میں آنسو بہالے اور جنت میں چلا جائے، وگرنہ ساری زندگی عیش وعشرت میں گزار کر اگر جہنم میں چلا گیا تو پھر وہاں اس کا آنسو بہانا اس کے کچھ کام نہیں آئے گا، لہٰذا اس فانی دنیا میں شیطان کی عبادت سے اجتناب کرنا چاہیے اور ایک اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا قَرَءَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُوْلُ: يَاوَيْلِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ))[1]

''جب کوئی آدمی سجدہ والی آیت پڑھ کر سجدہ کر لے تو شیطان روتے ہوئے دور ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: میرا ستیاناس! آدمی کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کرلیا۔ اس کے لیے جنت ہے، اور مجھے بھی سجدے کا حکم ملا تھا لیکن میں نے انکار کردیا، میرے لیے جہنم ہے۔''

اگر کوئی شیطان کا کہنا مانتا ہے، اس کی اتباع کرتے ہوئے احکاماتِ الٰہیہ اور فرامین محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالتا ہے تو اسے یاد رہنا چاہیے جب اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ فرمائے گا، جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے، تو شیطان جہنمیوں سے کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کی زبانی تم سے سچا وعدہ کیا تھا کہ اگر تم اس کی اتباع کرو گے تو اللہ کے عذاب سے

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، رقم الحديث: ٢٤٤.

Khof Elahi se behne waly aansoo www.altoheed.com

نجات پاؤ گے، ورنہ جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے، چنانچہ آج اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اور میں نے تم سے جھوٹ کہا تھا کہ موت کے بعد زندہ اُٹھائے جانے اور جزا وسزا کا عقیدہ غلط ہے، اور اگر بالفرض اسے صحیح مان لیا جائے تو تمہارے اصنام (معبودانِ باطلہ) تمہارے لیے سفارشی بنیں گے، اور میں نے بغیر دلیل وحجت تمہیں اپنی اتباع کی دعوت دی تھی تو تم نے قبول کر لیا تھا، اور رسولوں نے اپنی دعوت کی صداقت پر دلائل پیش کیے تھے، لیکن تم نے ان کی بات ٹھکرا دی تھی، اس لیے آج جو کچھ تمہارے ساتھ ہو۔ اس پر مجھے نہیں بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو، میں تمہیں نجات نہیں دلا سکتا ہوں اور نہ تم میرے کام آسکتے ہو۔ آج میں اس بات کا قطعی طور پر انکار کرتا ہوں کہ کسی بھی حیثیت سے میں اللہ کا شریک ہوں اور تم سے ہر طرح براءت کا اعلان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ ظالموں کو اس دن بڑا دردناک عذاب دیا جائے گا۔

علامہ زمخشری اپنی تفسیر الکشاف (۵۵۲/۲) پر رقمطراز ہیں: قیامت کے دن شیطان جو کچھ کہے گا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے نقل کیا ہے، تاکہ سامعین قیامت کے دن اپنے انجام کے بارے میں غور کریں اور ابھی سے اپنی نجات کے لیے تیاری کریں جب شیطان اپنے تمام پیروکاروں سے اپنی براءت کا اعلان کر دے گا۔

﴿وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (ابراهيم: ۲۲)

''جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کیے تھے ان کا خلاف کیا، میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں۔ ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی۔ پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ

خود اپنے تئیں ملامت کرو، نہ میں تمہارا فریادرس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے، میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے، یقیناً ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

جو مجرمین دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں افتراپردازی کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اس کے شرکاء ہیں، اس کی بیوی ہے، اور اس کی اولاد ہے، روزِ محشر جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے، اور اللہ ان کی ان افتراپردازیوں پر شدید غضبناک ہوگا، تو رعب و دہشت کی شدت سے ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، اللہ، جبار و قہار کا فرمان ہے:

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝﴾ (زمر: ٦٠)

''اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں؟''

ان کے چہروں کی کھال نوچ لی ہوگی، اور ان کے جبڑے باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔ اللہ قادر و قدیر کا فرمان ہے:

﴿تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون: ١٠٤)

''آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی، اور وہ لوگ اس میں نہایت بدشکل اور ڈراونی صورت والے ہوں گے۔''

جہنم میں کافر کا ایک دانت اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا، اور کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ضِرْسُ الْكَافِرِ اَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ ، وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ .)) [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، رقم: ٢٨٥١.

Khofe Elahi se behne waly aansu www.altonexu.com

''کافر کا دانت یا اس کی کچلی (جہنم میں) اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی، اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔''

جہنم کے عذاب سے جہنمی جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو جائیں گے۔ سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب قرآن نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حساب کتاب کے بعد جنتی جنت میں چلے جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ (جب چاہے گا) ارشاد فرمائے گا جس آدمی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال دو۔ چنانچہ جہنمی نکالے جائیں گے اور وہ (جل کر کوئلے کی طرح) سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ نہر برسات یا نہر حیات (حدیث کے راوی امام مالک رحمہ اللہ کو شک ہے کہ نہر برسات ہے یا نہر حیات) میں ڈالے جائیں گے اور وہ اس طرح صحیح ہو جائیں گے جیسے کسی ندی کے کنارے دانہ اُگ آتا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ (ندی کے کنارے) دانہ (کیسا خوبصورت) زرد زرد لپٹا ہوا اُگتا ہے۔'' [1]

عذابِ جہنم کی وجہ سے جہنمی اونچی اونچی بڑی خوف ناک آوازیں نکالیں گے، اور ایسا شور و غوغہ ہوگا کہ کانوں میں پڑی آواز سنائی نہ دے سکے گی، جیسا اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ○﴾ (الأنبياء: ١٠٠)

''وہ لوگ (اہل جہنم) اس میں چیخیں گے، اور اس میں کچھ بھی نہیں سن پائیں گے۔''

وہاں جہنم میں انہیں نہ موت آئے گی تاکہ غم والم سے چھٹکارا مل جائے، اور نہ ایک لمحہ کے لیے ان سے عذاب کو ہلکا کیا جائے گا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ○﴾ (فاطر: ٣٦)

''اور اہل کفر کے لیے جہنم کی آگ ہوگی، نہ انہیں ختم ہی کر دیا جائے گا کہ مر جائیں،

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٢٨٤.

Khofe Ilahi se bahne waly aansoo www.altoheed.com

اور نہ اس کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔''

جہنمیوں کو آگ میں اس طرح عذاب دیا جائے گا، کہ جب بھی ان کی کھالیں پک جائیں گی، اللہ تعالیٰ ان کی کھالوں کو بدل دے گا، قرآن مجید میں ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ (النساء: ٥٦)

''بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا، ہم انہیں آگ کا مزا چکھائیں گے، جب بھی ان کے چمڑے پک جائیں گے، ہم ان کے چمڑوں کو بدل دیں گے، تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں، بے شک اللہ زبردست اور بڑی حکمتوں والا ہے۔''

امام فخر الدین رازی ''تفسیر کبیر'' میں اس آیت کے تحت رقم طراز ہیں: ''ممکن ہے اس میں عذاب کے دوام اور عدم انقطاع کی طرف اشارہ ہو۔''

امام ابن جریر نے اپنی تفسیر (معروف بہ تفسیر طبری) میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام وغیرھم سے روایت نقل کی ہے کہ اہل جہنم کے چمڑے دن یا گھنٹے میں کئی کئی بار بدلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر جہنم کی آگ کو حرام کر دے۔ آمین یا ارحم الراحمین.

اور انہیں لگام میں ڈال دی جائیں گی، شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ .)) [1]

''جس شخص سے دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے چھپایا، قیامت کے روز اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔''

اور جہنمی بہت زیادہ روئیں گے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مبشرو

---

[1] صحيح جامع الترمذي، ابواب العلم، باب ماجاء في كتمان العلم، رقم الحديث: ٢٦٤٩.

Khofe Elahi se behne wale aanso www.alhikmat.com

نذیر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُوْنَ حَتّٰى لَوْ اُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِى دُمُوْعِهِمْ لَجَرَتْ ، وَاَنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ الدَّمَ يَعْنِىْ مَكَانَ الدَّمْعِ . ))

''جہنمی اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلنے لگیں (آنسو ختم ہو جائیں گے تو) جہنمی خون کے آنسو بہائیں گے، یعنی پانی کے آنسوؤں کی جگہ۔'' ❶

بالآخر جب جنتی ان کی یہ حالت دیکھ کر اُن سے سوال کریں گے تو ان کا جواب ہوگا۔

﴿فِیْ جَنّٰتٍ ۛ یَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۙ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۙ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۙ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ۝﴾ (مدثر: ٤٠-٤٧)

''کہ وہ بہشتوں میں بیٹھے ہوئے گناہ گاروں سے سوال کرتے ہوں گے: تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے، اور ہم بحث کرنے والے انکاریوں کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے، اور جزا اور سزا کے دن کو بھی ہم سچا نہیں جانتے تھے۔''

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

وما توفيقى إلا بالله عليه توكلت وإليه أنيب .

Khofe Elahi se behne waly
www.altomeed.com

---

❶ سلسله احادیث صحیحه، رقم الحدیث: ۱٦٧٩.